UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232177
UNIVERSAL
LIBRARY

یہ کتاب و در فہرست مندرجہ کتاب ہذا کی جملہ کتب لالہ جوالا پرشاد دوکاندار لکڑی ٹیکا واقع چوڑا بازار لدھیانہ سے بھی مل سکتی ہیں

حل ترکیب بوستان

باب اول

مع ترجمہ اردو با محاورہ

جسکو

منشی محمد بلال صاحب مدرس مدرسۂ قصبۂ کا ضلع شملہ نے

برائے استفادہ

طلبائے جماعتِ اوّل مڈل سکول سنہ ۱۸۸۰ع میں تالیف کیا

اب چھٹی دفعہ بعد نظر ثانی نہایت صحت و صفائی

کے ساتھ

سنہ ۱۸۹۰ء مطابق سنہ ۱۳۰۷ ہجری نبوی

۲ مطبع افتخار دہلی میں منشی محمد ابراہیم صاحب کے اہتمام سے چھپوایا

دفعہ ششم {قیمت فی جلد ۵/ } محصول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

{منتخب بوستاں (باب اول)}

حکایت

یکے دیدم از عرصۂ رودبار	کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار
چناں ہول از آں حال بر من نشست	کہ ترسیدنم پائے رفتن ببست
تبسم کناں دست بر لب گرفت	کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت
تو ہم گردن از حکم داور مپیچ	کہ گردن نپیچد ز حکم تو ہیچ

بوستاں کا انتخاب (پہلا باب)

کہانی

میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ رودبار کے میدان میں تیندوے پر چڑھا ہوا میرے سامنے آیا۔

اس حال سے مجھ پر ایسا خوف چھایا کہ اس طرح ڈر نے میرے پاؤں چلنے سے روک لیے۔

اس نے مسکرا کر ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا (اور کہا) کہ اے سعدی اس حال سے جو تو نے دیکھا ہے تعجب مت کر۔

کہ تو بھی خدا کے حکم سے گردن نہ پھیر تاکہ تیرے حکم سے بھی کوئی گردن نہ پھیرے۔

٢

چو خسرو بفرمانِ داور بود	خدایش نگہبان و یاور بود
محال است چون دوست دارد ترا	که در دستِ دشمن گزارد ترا
رہ این است رو از طریقت متاب	بنہ گام و کامے کہ خواہی بیاب
نصیحت کسے سودمند آیدش	کہ گفتارِ سعدی پسند آیدش

پند دادن کسرےٰ ہرمز را

شنیدم کہ در وقتِ نزعِ روان	بہرمز چنین گفت نوشیروان
کہ خاطر نگہدارِ درویش باش	نہ در بندِ آسائشِ خویش باش

لہ جب بادشاہ خدا کے حکم پر ثابت قدم ہوتا ہے۔ تو خدا اُسکا نگہبان اور مددگار رہتا ہے

ٹہ جب خدا تجھ کو دوست رکھے تو نا ممکن ہے۔ کہ تجھ کو دشمن کے حوالے کر دے +

تہ (اچھا) رستہ یہی ہے تو اس سے منہ نہ پھیر اِس رستہ میں قدم رکھ اور جو تیرا مطلب ہے اسکو حاصل کر

کہ نصیحت اُس شخص کو فائدہ دیتی ہے۔ جسکو سعدی کی بات پسند آتی ہے +

نوشیرواں کا ہرمز کو نصیحت کرنا

ھہ مَیں نے سُنا کہ جان کنی کے وقت۔ نوشیرواں نے ہرمز سے یہ بات کہی +

لہ کہ درویش کی خاطرداری کرتے رہنا۔ اپنے ہی آرام کے فکر میں نہ رہنا +

ہوکر فعل شرط ہوا نیست فعل ناقص بوئے مضاف آسودگی مضاف الیہ مضاف و مضاف الیہ ملکر اسم ہوا تو جود خبر محذوف در جار آں کشور اسم اشارہ و مشار الیہ ملکر مجرور ہوا

نیاید بنزدیکِ دانا پسند	شبان خفتہ و گرگ در گوسپند
برو پاسِ درویش محتاج دار	کہ شاہ از رعیت بود تاجدار
رعیت چو بیخ است و سلطان درخت	درخت اے پسر باشد از بیخ سخت
مکن تا توانی دلِ خلق ریش	وگر میکنی میکنی بیخ خویش
اگر جادۂ بایدت مستقیم	رہِ پارسایان امید است و بیم
گزندِ کسانش نیاید پسند	کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند
وگر در سرشت وے ایں خوی نیست	دراں کشور آسودگی بوی نیست

ف١ عقلمند کو یہ بات پسند نہیں آتی۔ کہ چرواہا سوتا رہے اور بھیڑیا بکریوں میں ہو

ف٢ جا محتاج فقیر کی نگہبانی کر۔ کیونکہ بادشاہ تو رعیت ہی سے تاجدار ہوتا ہے

ف٣ رعیت جڑ اور بادشاہ درخت کی مانند ہے۔ اے لڑکے درخت جڑ ہی سے مضبوط ہوتا ہے

ف٤ جہانتک تیرے سے ہوسکے خلقت کو دلگیر مت کر۔ اور اگر تو کرتا ہے تو اپنی جڑیں کھاڑتا ہے

ف٥ اگر تجھے سیدھا رستہ درکار ہے۔ تو فقیروں کا رستہ اختیار کر کہ امید اور خوف کا ہے

ف٦ آدمیوں کی تکلیف اسکو پسند نہیں آتی۔ جو کوئی ڈرتا ہے کہ اسکے ملک کو صدمہ نہ پہنچے

ف٧ اور اگر اسکی طبیعت میں یہ خوے نہیں تو اس ولایت میں آرام کی بو نہیں +

٣

اگر پابندی رضا پیش گیر	وگر یکسواری رہ خویش گیر
فراخی در آن مرز و کشور مخواہ	کہ دلتنگ بینی رعیت ز شاہ
ز مستکبران دلاور بترس	از آن کو نترسد ز داور بترس
دگر کشور آباد بیند بخواب	کہ دارد دل اہل کشور خراب
خرابی و بدنامی آید ز جور	بزرگان رسند این سخن را بغور
رعیت نشاید بہ بیداد کشت	کہ مر سلطنت را پناہند و پشت
مراعات دہقان کن از بہر خویش	کہ مزدور خوشدل کند کار بیش

۵۱ اگر تو پابند ہے تو (سب کی) خوشی اختیار کر اور اگر اکیلا ہے تو جو جی چاہے سو کر +
۵۲ اُس زمین اور ولایت میں آسودگی مت چاہ جہاں تو رعیت کو بادشاہ سے ناخوش دیکھے
۵۳ تکبر کرنیوالے بہادروں سے ڈر (کیونکہ وہ خدا سے نہیں ڈرتے) اور جو کوئی خدا سے نہ ڈرتا ہو اس سے ڈر
۵۴ پھر وہ اپنے ملک کو خواب میں آباد دیکھیگا جو رعیت کا دل دُکھی رکھتا ہے +
۵۵ خرابی اور بدنامی ظلم ہی سے ہوتی ہے بزرگ لوگ اس بات کی تہ کو پہنچتے ہیں +
۵۶ رعیت کو ظلم سے نہ مارنا چاہئے کیونکہ رعیت بادشاہت کی پشت و پناہ ہوتی ہے
۵۷ کسانوں کی مدد اپنے لئے کر کیونکہ خوشدل مزدور زیادہ کام کرتا ہے +

۵

مروت نباشد بدی با کسے	کز و نیکوئی دیدہ باشی بسے

حکایت

شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت	در آندم کہ چشمش ز دیدن بخفت
بر آن باش تا ہرچہ نیت کنی	نظر در صلاحِ رعیت کنی
مپیچ اے پسر گردن از عقل و رائے	کہ مردم ز دستت نپیچند پائے
گریزد رعیت ز بیدادگر	کند نامِ زشتش بہ گیتی سمر
بسے بر نیاید کہ بنیاد خود	بکند آنکہ بنہاد بنیادِ بد

۵۱ اس شخص کے ساتھ بدی کرنی جوانمردی نہیں ہے جس سے تونے بہت دفعہ نیکی دیکھی ہو

کہانی

۵۲ میں نے سنا کہ خسرو نے شیرویہ سے کہا جب اسکی آنکھیں دیکھنے سے رہ گئیں +

۵۳ اسبات پر قائم رہ کہ تو جو کچھ نیت کرے اس سے رعیت کی بھلائی میں تیری نظر ہو

۵۴ اے لڑکے عقل اور دانائی سے گردن نہ پھیر تاکہ لوگ تیرے ہاتھ سے نا راضی نہ کریں

۵۵ رعیت ظالم (بادشاہ) سے بھاگتی ہے (اور) اسکا برا نام جہان میں مشہور کرتی ہے

۵۶ بہت مدت نہیں گزرتی کہ وہ (یعنی) بنیاد اکھاڑ لیتا ہے جو بری بنیاد رکھتا ہے

خرابی کند مرد شمشیر زن	نہ چندانکہ دود دل پیر زن
چراغیکہ بیوہ زنے برفروخت	بسے دیدہ باشی کہ شہرے بسوخت
ازاں بہرہ ور تر در آفاق کیست	کہ در ملکرانی بانصاف زیست
چو نوبت رسد زیں جہاں غربتش	ترحم فرستند بر تربتش
بد و نیک مردم چو می بگذرند	ہماں بہ کہ نامت بہ نیکی برند
خداترس را بر رعیت گمار	کہ معمار ملکست پرہیزگار
بداندیش تست آن و خونخوار خلق	کہ نفع تو جوید در آزار خلق

١ بہادر آدمی تباہی تو کرتا ہے پر اتنی نہیں جتنی بڑھیا عورت کی دل کی آہ کا دھواں کرتا ہے

٢ جو آہ کا چراغ بیوہ عورت نے روشن کیا۔ تو نے اکثر دیکھا ہوگا کہ اس نے ایک شہر کو جلا دیا

٣ اس سے زیادہ نصیبے والا دنیا میں کون ہے جس نے بادشاہی میں انصاف سے زندگانی کی

٤ جب اس جہان سے اسکے سفر کی نوبت آتی ہے۔ اسکی قبر پر سب لوگ فاتحہ درود بھیجیں

٥ جبکہ بد اور نیک آدمی سب گزر جاتے ہیں۔ تو بہتر یہی ہے کہ تیرا نام نیکی سے لیں

٦ خدا سے ڈرنے والے کو رعیت کے اوپر مقرر کر۔ کیونکہ پرہیزگار آدمی ملک کا آباد کرنے والا ہے

٧ وہ شخص تیرا دشمن اور خلقت کا خونخوار ہے جو کوئی خلقت کے ستانے میں تیرا نفع ڈھونڈھتا ہے

ریاست بدستِ کسانی خطاست	که از دستشان دستها بر خداست
نکوکار پرور نبیند بدی	چو بد پروری خصمِ جانِ خودی
مکافاتِ دشمن بمالش مکن	که بیخش برآورده باید زبن
مکن صبر بر عاملِ ظلم دوست	که از فربهی بایدش کند پوست
سرِ گرگ باید هم اول برید	نه چون گوسفندان مردم درید

حکایت

چه خوش گفت بازارگانِ اسیر	چو گردش گرفتند دزدان به تیر

۱ه ان لوگوں کے ہاتھ میں حکومت دینی خطا ہے جنکے ہاتھ سے خدا کے سامنے ہاتھ اٹھتے ہوں
۲ه نیک آدمی کا پالنے والا کبھی بدی نہیں دیکھتا۔ جب تو بد کو پالے تو تو اپنی جان کا دشمن ہے
۳ه دشمن کا بدلا اسکے مال سے مت لے۔ بلکہ اسکی جڑ بنیاد سے اکھاڑنی چاہیے
۴ه ظالم حاکم پر کبھی صبر مت کر۔ بلکہ موٹا ہونے سے پہلے ہی اسکا چمڑا اتارنا چاہیے
۵ه بھیڑیے کا سر پہلے ہی کاٹنا چاہیے۔ نہ اسوقت جبکہ اسنے لوگوں کی بھیڑیں پھاڑ ڈالیں

کہانی

۱ه گھرے ہوئے سوداگر نے کیا اچھی بات کہی۔ جب جنگل میں چوروں نے اسے تیروں سے گھیر لیا

چو مردانگی آید از رہزناں — چہ مردانِ لشکر چہ خیلِ زناں

شہنشہ کہ بازارگاں را بخست — درِ خیر بر شہر و لشکر ببست

کے آنجا دگر ہوشمنداں روند — چو آوازۂ رسمِ بد بشنوند

اگر بایدت نامِ نیک و قبول — نکودار بازارگان و رسول

بزرگاں مسافر بجاں پرورند — کہ نامِ نکوشاں بعالم برند

تبہ گردد آں مملکت عنقریب — کزو خاطر آزردہ آید غریب

غریب آشنا باش و سیاح دوست — کہ سیاح جلّابِ نامِ نکوست

٥١ جب ڈاکوؤں سے جوانمردی ہوتی ہے تو لشکر کے جوانمرد اور عورتوں کی گروہ برابر ہے

٥٢ جس بادشاہ نے سوداگروں کو ستایا اُسنے نیکی کا دروازہ شہر اور لشکر پر بند کیا

٥٣ اور عقلمند وہاں پر کیا جائیں جب بُری رسم کا شہرہ سُنیں +

٥٤ اگر تجکو نیک اور مقبول نام درکار ہے تو قاصد اور سوداگر ونکو خوش رکھ

٥٥ بزرگ لوگ مسافروں کو جان کی برابر پالتے ہیں کیونکہ مسافر اُنکی نیکنامی جہانمیں پہیلاتے ہیں

٥٦ وہ بادشاہی بہت جلد برباد ہوجاتی ہے جس سے مسافر رنجیدہ دل ہوکر آئے

٥٧ تو مسافر کا آشنا اور سیاح کا دوست ہو کیونکہ سیاح نیکنام کا مشہور کرنیوالا ہے

٨

نکو دار ضیف و مسافر عزیز | وز آسیب شان بر حذر باش نیز
ز بیگانہ پرہیز کردن نکوست | کہ دشمن توان بود در زی دوست
قدیمان خود را بیفزای قدر | کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر
چو خدمتگزاریت گردد کہن | حق سالیانش فرامش مکن
گر او را ہرم دست خدمت ببست | ترا بر کرم ہمچنان دست ہست

حکایت

شنیدم کہ شاپور دم در کشید | چو خسرو برسمش قلم در کشید

٥١ مہمان کو خوش اور مسافر کو عزیز رکھ۔ اور اُنکے فساد سے بھی پرہیز کر +
٥٢ بیگانہ سے پرہیز کرنا ہی اچھا ہے۔ کیونکہ دشمن دوست کے بھیس میں ہوسکتا ہے
٥٣ اپنے قدیمی نوکروں کی قدر بڑھا۔ کیونکہ پالے ہوئے سے کبھی بیوفائی نہیں ہوتی +
٥٤ جب کوئی تیرا خدمتگار بڈھا ہو جائے تو اُسکے برسوں کے حق مت بھول +
٥٥ اگر بڑھاپے نے اُسکی خدمت کا ہاتھ باندھ دیا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ تجھے تو بخشش کی ویسی ہی قدرت ہے +

کہانی

٥٦ میں نے سنا کہ شاپور چپ ہو رہا۔ جب خسرو نے اُسکی تنخواہ پر قلم پھیرا +

چو شد حالش از بینوائی تباہ | نبشت این حکایت بنزدیک شاہ
که ای شاہِ آفاق گستر بعدل | اگر من نماندم تو مانی بفضل
چو بذلِ تو کردم جوانی خویش | بہنگامِ پیری مرانم ز پیش
غریبی که پُر فتنه باشد سرش | میازار و بیروں کن از کشورش
تو گر خشم بر وے نگیری رواست | که خوی بدش دشمنے در قفاست
و گر پارسی باشدش زاد و بوم | بصنعاش مفرست و سقلاب و روم
هم آنجا امانش مده تا بچاشت | نشاید بلا بر دگر کس گماشت

لہ جب اُسکا حال تنگی سے خستہ ہو گیا۔ تو اُس نے بادشاہ کے پاس یہ عرضی لکھی +
ٹہ کہ اے بادشاہ انصاف سے جہان کو آباد کرنیوالے ۔ اگر میں نہ رہا تو تو خدا کے فضل سے رہیگا
سہ جب میں نے اپنی جوانی تیرے ہاں خرچ کر دی تو بڑھاپے کے وقت میں مجھکو اپنے دروازہ سے نکال
کہ جس مسافر کا سر فتنہ سے بھرا ہوا ہو۔ اُسکو مت ستا اور ولایت سے نکال دے +
ھہ اگر تو اُسکے اوپر خفا ہو تو روا ہے کیونکہ بُری خو ہی اُسکے پیچھے دشمن لگا ہوا ہے +
لہ اگر اُسکی پیدائش کی جگہ پارس ہے تو اُسے صنعا سقلاب و روم میں نہ بھیج
شہ (اور) وہاں بھی اُسے دوپہر تک (صبح تک) امن نہ دے کیونکہ اپنی بلا دوسرے پر ڈالنی نہ چاہیئے

که گویند برگشته باد آن زمین | کزو مردم آیند بیرون چنین

عمل گر دهی مرد منعم شناس | که مفلس ندارد ز سلطان هراس

چو مفلس فرو برد گردن بدوش | ازو بر نیاید دگر جز خروش

چو مشرف دو دست از امانت بداشت | بباید برو ناظرے برگماشت

ور او نیز درساخت با خاطرش | ز مشرف عمل برکن و ناظرش

خدا ترس باید امانت گزار | امین کز تو ترسد امینش مدار

امین باید از داور اندیشناک | نه از رفع دیوان و زجر و هلاک

۱ اسواسطے کہ لوگ کہینگے وہ زمین برباد ہو جس سے ایسے آدمی آتے ہیں +
۲ اگر تو کام دیتا ہے دولتمند آدمی کو دے۔ کیونکہ مفلس بادشاہ سے نہیں ڈرتا
۳ جب مفلس نے اپنا سر نیچے کو جھکا لیا۔ تو اس سے شور کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا +
۴ جب مشرف نے دونو ہاتھ امانت سے اٹھا لئے تو اسپر ایک ناظر مقرر کرنا چاہیے +
۵ اور اگر اس نے بھی اسکے ساتھ موافقت کر لی تو مشرف اور ناظر دونو کو موقوف کر +
۶ خدا سے ڈرنیوالا امین چاہیے۔ جو امین فقط تیرے ہی سے ڈرے اسکو امین مت کہ
۷ امین خدا سے ڈرنیوالا چاہیے۔ نہ کچہری کے محاسبہ اور جھڑکنے اور مار ڈالنے سے

جملہ فاعل و متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول و صلہ ملکر مبتدا ہوا اندر فعل با فاعل ش ضمیر مفعول سے امین مفعول

بیفشان و بشمار و فارغ نشین | کہ از صد یکے را نبینی امین
دو ہمجنس دیرینہ و ہم قلم | نباید فرستاد یکجا بہم
چہ دانی کہ ہمدست گردند و یار | یکے دزد باشد یکے پردہ دار
چو دزدان ز ہم باک دارند و بیم | رود در میان کاروانے سلیم
یکے را کہ معزول کردی ز جاہ | چو چندے برآید ببخشش گناہ
برآوردن کام امیدوار | بہ از قید بندی شکستن ہزار
نویسندہ را گر ستون عمل | بیفتد نبرد طناب امل

۱ (اچھی طرح) جھاڑ بہور کر اور فارغ ہوکر بیٹھ کیونکہ سو میں سے ایک شخص کو بھی تو امانتدار نہیں دیکھیگا
۲ دو پرانے ہمجنس اور ہم قلم ایک جگہ اکٹھے نہ بھیجے چاہئیں +
۳ تو کیا جانے کہ وہ آپس میں ساجھی اور یار ہو جائیں ایک چور اور دوسرا اسکا پردہ پوش ہو
۴ جب چور آپس کا ڈر اور خوف رکھتے ہیں تو قافلہ انکے بیچ میں سے سلامت چلا جاتا ہے
۵ تونے جس شخص کو مرتبہ سے موقوف کیا جب کچھ مدت گزر جائے تو اسکے گناہ معاف کردے
۶ ایک امیدوار کے مطلب کا پورا کرنا۔ ہزار قیدیوں کی قید توڑنے سے اچھا ہے
۷ اگر منشی کے کام کا ستون گر جائے (تو اسکے ساتھ ترک کر) وہ امید کی رسی نہ کاٹے

بفرمانبران بر شه دادگر — پدروار خشم آورد بر پسر

گهش میزند تا شود دردناک — گهے میکند آبش از دیده پاک

چو نرمی کنی خصم گردد دلیر — وگر خشم گیری شوند از تو سیر

درشتی و نرمی بهم در بہ است — چو رگ زن که جراح و مرہم نه است

جوانمرد و خوش خلق و بخشنده باش — چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش

نیاید کسے در جہاں کو بماند — مگر آں کزو نام نیکو بماند

نمرد آنکه ماند پس از وے بجائے — پل و مسجد و چاه و مہماں سرائے

۱ منصف بادشاہ نوکروں پر ایسا خفا ہوتا ہے جیسا باپ بیٹے پر +

۲ کبھی اُسے مارتا ہے تاکہ وہ دُکھے (اور) کبھی اُسکی آنکھوں سے آنسو صاف کرتا ہے

۳ جب تو نرمی کرے تو دشمن دلیر ہو جائے۔ اور اگر تو غصہ کرے تو لوگ تجھ سے بیزار ہو جائیں

۴ سختی اور نرمی دونوں ملی ہوئی اچھی ہیں جراح کی طرح کہ وہ چیرا دینیوالا اور مرہم لگانیوالا ہے

۵ جوانمرد اور خوش خلق اور بخشنیوالا ہو۔ جب خدا تجھ کو دیتا ہے تو خلقت کو دے

۶ دنیا میں کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا جو ہمیشہ رہا ہو مگر وہ جس کا نیک نام دنیا میں قائم رہا

۷ (مگر) وہ شخص مرا ہی نہیں جسکے بعد پل و مسجد اور کنواں اور مہمان سرا باقی رہتی ہے

اسم وخبر متعلق ہنگے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول وصلہ ملکر مستثنیٰ ہوا مستثنیٰ منہ و مستثنیٰ ملکر فاعل ہوا نماند کا و جہان

هر آن کو نماند از پسش یادگار
درخت وجودش نیاورد بار

وگر رفت و آثار خیرش نماند
نشاید پس مرگش الحمد خواند

چو خواهی که نامت بود در جهان
مکن نام نیک بزرگان نهان

همین نقش برخوان پس از عهد خویش
که دیدی پس از عهد شاهان پیش

همین کام و ناز و طرب داشتند
به آخر برفتند و بگذاشتند

یکی نام نیکو ببرد از جهان
یکی رسم بد ماند ازو جاودان

به سمع رضا مشنو ایذای کس
وگر گفته آید به غورش برس

۱ جسکے بعد کوئی یادگار نہ رہے اُسکے وجود کے درخت میں گویا پھل ہی نہیں لگا
۲ اور اگر وہ مر گیا اور اُسکی نیکی کی نشانیاں نہ رہیں اُسکے مرنے کے بعد اسکے واسطے الحمد پڑھنی نہ چاہئے
۳ جب تجھے یہ چاہیے کہ تیرا نام دنیا میں ہمیشہ قایم رہے تو بزرگوں کے نیک نام کو مت چھپا
۴ یہی نقشہ زمانہ کا اپنے عہد میں بیان کر جیسا تونے پہلے بادشاہوں کے زمانہ کا دیکھا
۵ وہ بھی ایسے ناز اور خوشی کے سامان رکھتے تھے آخر سب اُن چھوڑ کر چلے گئے
۶ ایک شخص نہایت نیکنامی کما لیگیا اور ایک ہمیشہ کے لیے بُری رسم چھوڑ گیا
۷ خوشی کے کان سے کسی کی غیبت مت سُن اور اگر کہی جائے تو اُسکی تہ کو پہنچ +

۱۵

گنہگار را عذر نسیاں بنہ ۔ چو زنہار خواہد تو زنہار دہ
گر آید گنہگارے اندر پناہ ۔ نہ شرط است کشتن باوّل گناہ
چو بارے بگفتی و نشنید پند ۔ بدہ گوشمالش بزندان و بند
وگر پند و بندش نیاید بکار ۔ درختِ خبیث است بیخش برآر
چو خشم آیدت بر گناہ کسے ۔ تامل کند در عقوبت بسے
کہ سہل است لعلِ بدخشاں شکست ۔ شکستہ نیاید دگر بارہ بست
صوابست پیش از کشش بند کرد ۔ کہ نتواں سرِ کشتہ پیوند کرد

۱ گنہگار کی بھول کا عذر سماعت کر جب وہ پناہ چاہیے تو اسکو پناہ دے +
۲ اور اگر کوئی گنہگار پناہ میں آئے تو اسکو پہلے ہی گناہ میں مار ڈالنا ضرور نہیں
۳ جب تو نے ایکدفعہ سمجھایا اور اس نے نصیحت نہ مانی تو اسکو قیدخانے اور قید کی سزا دے
۴ اور اگر نصیحت اور قید سے اسے اثر نہو تو وہ خبیث درخت ہے۔ اسکی جڑ اکھاڑ
۵ جب تجھے کسی کے گناہ پر غصہ آئے تو اسکے سزا دینے میں بہت فکر کر +
۶ اسواسطے کہ لعل بدخشاں کا توڑ ڈالنا تو آسان ہے لیکن ٹوٹے ہوئے کو پھر کوئی جوڑ نہیں سکتا
۷ مار ڈالنے سے پہلے قید کرنا اچھا ہے کیونکہ قتل کیے ہوئے کے سر کو کوئی جوڑ نہیں سکتا

گفتار اندر بخشایش بر ضعیفان

ای به حکم شرع آب خوردن خطاست	وگر خون بفتوی بریزی رواست
گر شرع فتوی دهد بر هلاک	الا تا نداری ز کشتنش باک
وگر دانی اندر تبارش کسان	بر ایشان ببخشا و راحت رسان
گنه بود مرد ستمگاره را	چه تاوان زن و طفل بیچاره را
تنت زورمند است و لشکر گران	ولیکن در اقلیم دشمن مران
که وی بر حصاری گریزد بلند	رسد کشور بیگنه را گزند

کمزوروں پر بخشش کرنے کے بیان میں کہانی

۱ شرع کے حکم کے بغیر پانی پینا بھی گناہ ہے اور اگر شرع کے حکم سے تو کسی کو قتل کرے تو روا ہے

۲ شرع جسکے قتل کا حکم دے بے خبر مار کے مارنے سے خوف نہ کرنا

۳ اور اگر تو جانتا ہے کہ اسکے قبیلے میں اور لوگ ہیں۔ تو ان پر رحم کر اور آرام پہنچا

۴ کیونکہ اس ظالم آدمی کی خطا تھی۔ بیچاری عورت اور لڑکوں کا کیا قصور

۵ تیرا بدن طاقتور اور لشکر بہت ہے لیکن دشمن کے ملک میں مت جا

۶ اسواسطے کہ وہ تو بلند قلعے پر بھاگ جائیگا (اور) بیگناہ ملک کو تکلیف پہنچیگی +

نظر کن در احوال زندانیاں ۔ کہ ممکن بود بیگنہ در میاں

چو بازارگاں در دیارت بمرد ۔ بمالش خیانت بود دستبرد

کزاں پس کہ بروے بگریند زار ۔ بہم باز گویند خویش و تبار

کہ مسکین در اقلیم غربت بمرد ۔ متاعے کزو ماند ظالم ببرد

بیندیش ازاں طفلک بے پدر ۔ وز آہِ دلِ دردمندش حذر

بسا نامِ نیکوے پنجاہ سال ۔ کہ یک نامِ زشتش کند پایمال

پسندیدہ کاراں جاوید نام ۔ تطاول نکردند بر مالِ عام

۵۱ قیدیوں کے حال پر نظر کر۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اُن میں کوئی بیگناہ ہو +

۵۲ جب کوئی سوداگر تیری ولایت میں مرگیا اُسکے مال کو ہاتھ لگانا خیانت ہے

۵۳ کیونکہ اُسکے پیچھے جب اُسپر زار زار روئینگے تو اُسکے کنبے کے اور رشتہ دار لوگ کہینگے

۵۴ کہ مسکین پردیس میں مرگیا اور اُسکی جو پونجی باقی بچی تھی وہ ظالم نے لے لی +

۵۵ اُس یتیم لڑکے پر غور کر۔ اور اُسکے دردمند دل کی آہ سے بھی ڈر +

۵۶ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پچاس سال کی نیکنامی کو ایک بدنامی خراب کر دیتی ہے

۵۷ ہمیشہ کی نیکنامی چاہنیوالے بھلے لوگوں نے رعیت کے مال پر زبردستی نہیں کی

نکردند فعل پسندیدہ کاراں موصوف جاوید نام صفت موصوف و صفت ملکر فاعل ہوا تطاول مفعول ہو جار مال عام مضاف و مضاف الیہ

بر آفاق گر سر بسر پادشاہست	چو مال از توانگر ستانند گداست
بمرد از تہیدستی آزاد مرد	ز پہلوے مسکین شکم پر نکرد

حکایت در معنی شفقت بر رعیت

شنیدم کہ فرماندہِ دادگر	قبا داشتے ہر دو رو آستر
یکے گفتش اے خسرو نیکرو	قبائے ز دیبائے چینی بدوز
بگفت این قدر ستر و آسایش است	وزیں بگذری زیب و آرائش است
نہ از بہر آں میستانم خراج -	کہ زینت کنم بر خود و تخت و تاج

۱؎ اگر کوئی سارے جہان کا بادشاہ ہے جب دولت دوسرے کا مال کھینچتا ہے تو وہ فقیر ہے

۲؎ جوانمرد تہیدستی سے مرگیا (لیکن) غریب کے مال سے (کبھی اپنا) پیٹ نہ بھرا

رعیت پر مہربانی کرنے کے بیان میں کہانی

۳؎ میں نے سنا کہ ایک منصف بادشاہ دونوں طرف استر والی قبا رکھتا تھا -

۴؎ ایک شخص نے اس سے کہا اے نیک بخت بادشاہ! تو چینی دیبا کی قبا سلا +

۵؎ بادشاہ نے کہا کہ اسقدر تو پردہ اور آرام ہے اور اگر تو اس سے بڑھ جائے تو زیب و زینت ہے

۶؎ میں رعیت سے کچھ اس واسطے محصول نہیں لیتا کہ اپنے اوپر اور تخت و تاج پر زینت کروں

۱۹

اگر چون زناں حلہ بر تن کنم ۔ بمردی کجا دفع دشمن کنم

مرا ہم ز صد گونہ آز و ہواست ۔ ولیکن خزینہ نہ تنہا مراست

خزائن پر از بہر لشکر بود ۔ نہ از بہر آئین و زیور بود

سپاہی کہ خوشدل نباشد ز شاہ ۔ ندارد حدود ولایت نگاہ

چو دشمن خر روستائی برد ۔ ملک باج دہ یک چرا میخورد

مخالف خرش برد و سلطان خراج ۔ چہ اقبال بینی دراں تخت و تاج

مروت نباشد بر افتادہ زور ۔ برد مرغ دوں دانہ از پیش مور

لہ اگر میں عورتوں کی طرح اچھے اچھے کپڑے پہنوں تو پھر جوانمردی سے دشمن کو کسطرح نکالونگا
لہ مجھے بھی سو طرح کی حرص اور آرزو ہے لیکن خزانہ فقط میرے لئے نہیں ہے
لہ خزانے لشکر کے واسطے بھرے جاتے ہیں نہ آرائش اور زیور کے لئے +
لہ جو سپاہی بادشاہ سے خوش نہیں تو ۔ وہ سلطنت کی حدوں کی حفاظت نہیں کرتا
لہ جب دشمن زمیندار کا گدھا چھین کر لیجائے ۔ تو پھر بادشاہ سر دہیں کا محصول کیوں لیتا ہے
لہ جب دشمن اسکا گدھا چھین لیگیا اور بادشاہ نے محصول لیلیا تو تو اس بادشاہی میں کیا اقبال دیکھیگا
لہ غریب پر زبردستی کرنی جوانمردی نہیں۔ کیونکہ چیونٹی کے آگے سے کم ہمت جانور دانہ لیجاتا

و مجرور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معلول ہوا برد فعل مرغ دوں موصوف و صفت ملکر فاعل ہوا دانہ مفعول از جار پیش مور مضاف

رعیت درخت است اگر پروری[1]	بکام دل دوستان برخوری
بہ بیرحمی از بیخ و بارش مکن[2]	کہ ناداں کند حیف بر خویشتن
کساں برخورند از جوانی و بخت[3]	کہ بر زیر دستاں نگیرند سخت
اگر زیر دستے برآید ز پاے[4]	حذر کن ز نالیدنش بر خداے
چو شاید گرفتن بنرمی دیار[5]	بہ پیکار خون از مسامے میار
بمردی کہ ملک سراسر زمین[6]	نیرزد کہ خونے چکد بر زمین

حکایت

لہ رعیت درخت کی مانند ہے اگر تو اُسکو پالیگا تو دوستوں کے دل کے مقصد کے موافق اُسکا پھل کھائیگا

سہ ظلم سے اُسکو جڑ پیڑ سے مت اُکھاڑ کیونکہ اپنے اُوپر نادان ظلم کرتا ہے +

سہ وہ لوگ جوانی اور نصیبے سے پھل کھاتے ہیں جو غریبوں پر ظلم نہیں کرتے ہیں +

سہ اگر کوئی کمزور عاجز ہو جاے۔ تو اُسکے خدا کے سامنے رونے سے خوف کر +

سہ جب تو نرمی سے ملک کر لے سکے تو لڑائی کر کے ایک رونگٹے سے بھی خون مت نکال

سہ جوانمردی کی قسم ہے کہ روے زمین کے ملک اُسکے برابر نہیں کہ اسکے لیے ایک آدمی کے خون کا قطرہ زمین پر ٹپکے

کہانی

^۱ شنیدم کہ جمشید فرخ سرشت	بسرچشمہ بر بہ سنگے نوشت
^۲ بریں چشمہ چوں ما بسے دم زدند	برفتند چوں چشم برہم زدند
^۳ گرفتند عالم بمردی و زور	ولیکن نبردند با خود بگور
^۴ چو بر دشمنے باشدت دسترس	مرنجانش کو را ہمیں غصہ بس
^۵ عدو زندہ سرگشتہ پیرامنت	بہ از خون او کشتہ در دامنت

حکایت در شناختن ملوک دوست و دشمن را

^۱ شنیدم کہ دارائے فرخ تبار	ز لشکر جدا ماند روزے شکار

۱ میں نے سنا کہ مبارک طبیعت جمشید نے ۔ کسی چشمے کے کنارے ایک پتھر پر یہ لکھا +
۲ ہمارے جیسے بہتیروں نے اس چشمے پر دعوے کیا (اور) آنکھ جھپکنے کے اندر ہی گزر گئے
۳ جوانمردی و زور سے جہانکو فتح کیا ۔ لیکن اپنے ساتھ قبر میں نہ لیگئے +
۴ جب کسی دشمن پر تجھے غلبہ ہو تو اسکو مت ستا ۔ کیونکہ اسکو یہی رنج کافی ہے ۔
۵ دشمن زندہ اور تیرے آس پاس پریشان اس سے بہتر ہے کہ اسکے خون کا چھینٹا تیرے دامن میں لگا ہو

بادشاہوں کے دوست او ر دشمن کے پہچاننے کے بیان میں گفتگو

۱ میں نے سنا کہ مبارک خاندان دارا شکار کے دن لشکر سے جدا ہو گیا +

دوان آمدش گلّه بانے بہ پیش	بدل گفت دارائے فرخنده کیش
مگر دشمن است این کہ آمد بجنگ	ز دورش بدوزم بہ تیر خدنگ
بصحرا در از دشمنان داریاک	کہ در خانہ باشد گل از خار پاک
کمان کیانی بزه راست کرد	بیکدم وجودش عدم خواست کرد
بر آورد چوپانِ بیدل خروش	کہ دشمن نیم در ہلاکم مکوش
من آنم کہ اسپانِ شہ پرورم	بخدمت درین مرغزار اندرم
ملک را دل رفتہ آمد بجائے	بخندید و گفت اے نکوہیده رائے

۱ ایک چرواہا اسکے پاس دوڑا آیا۔ مبارک مذہب دارا نے یہ بات اپنے دلمیں کہی
۲ شاید یہ شخص جو لڑائی کے واسطے آیا دشمن ہے۔ میں اسکو دور ہی سے تیر خدنگ سے ہلاک کردوں
۳ جنگل میں دشمنوں سے خوف نہ کر۔ کیونکہ اپنے گھر میں پھول کانٹے سے پاک ہوتا ہے ٭
۴ بادشاہ نے کیانی کمان کا چلّہ چڑھایا۔ اور ایکدم میں اسکے وجود کو نابود کرنا چاہا
۵ ڈرپوک چرواہے نے شور مچایا۔ کہ میں دشمن نہیں ہوں مجھے مارنے میں کوشش مت کر
۶ میں تو وہی ہوں جو حضور کے گھوڑے چراتا ہوں اور خدمت کے واسطے اس مرغزار میں رہتا ہوں
۷ بادشاہ کا گیا ہوا دل ٹھکانے آیا۔ یہ سنکر کہا اے بیوقوف!

ترا یاوری کرد فرخ سروش[1] — وگرنه زه آورده بودم بگوش

نگهبان مرعی بخندید و گفت[2] — نصیحت ز منعم نشاید نهفت

نه تدبیر محمود و رای نکوست[3] — که دشمن نداند شهنشه ز دوست

چنانست در مهتری شرط زیست[4] — که هر کهتری را بداند که کیست

مرا بارها در حضر دیده‌ای[5] — ز خیل و چراگاه پرسیده‌ای

کنونت بمهر آمدم پیش باز[6] — نمی‌دانیم از بداندیش باز

توانم من ای نامور شهریار[7] — که اسپی برون آرم از صد هزار

۲۶

۱ مبارک فرشتے نے (آج) تیری مدد کی نہیں تو میں چلّے کو کان تک کھینچ چکا تھا
۲ یہ سن کر نگہبان نے ہنس کر کہا کہ بادشاہ سے نصیحت چھپانی بُرا ہے +
۳ یہ اچھی تدبیر اور نیک عقل نہیں ہے کہ بادشاہ دوست اور دشمن میں تمیز نہ کرے
۴ سرداری میں زندگی کی یہ شرط ہے کہ بادشاہ ہر ایک غریب کو جانے کہ یہ فلاں ہے
۵ تم نے تو مجھے بہت دفعہ کچہری میں دیکھا ہے اور گھوڑوں اور چراگاہ کا (حال) پوچھا ہے
۶ اب (جو) میں محبت سے تیرے پاس آیا تو تو مجھ میں اور دشمن میں تمیز نہ کر سکا
۷ اے نامور بادشاہ میں کر سکتا ہوں کہ لاکھ میں سے ایک گھوڑا نکال لاؤں +

[illegible]

مرا گلہ بانی بعقلست و رای — تو ہم گلہ خویش داری بپای
چو دارا شنید این حکایت ز مرد — نکوئیش گفت و نکوہش نکرد
ہمی رفت و میگفت در خود خجل — ببايد نوشت این نصیحت بدل
در آن تخت و ملک از خلل غم بود — کہ تدبیر شاہ از شبان کم بود

گفتار اندر نظر پادشاہان در حق رعیت

تو کی بشنوی نالۂ دادخواہ — بکیوان برت کلۂ خوابگاہ
چنان خسپ کاید فغانت بگوش — اگر دادخواہے برآرد خروش

۱ میری گلہ بانی عقل اور تدبیر سے ہے۔ تو بھی اپنے ریوڑ کو سنبھال کر رکھ +
۲ جب دارا نے اُس مرد سے یہ بات سنی اُسکی بہت تعریف کی اور بُرا نہ کہا +
۳ دارا اپنے دل میں شرمندہ ہو کر کہتا جاتا تھا کہ یہ نصیحت تو دل پر لکھنی چاہیئے +
۴ اُس تخت و ملک میں ضرور ابتری کا اندیشہ ہوتا ہے جہاں بادشاہ کی تدبیر چرواہے سے بھی کم ہو

رعیت کے حق میں بادشاہوں کی نظر کرنے کے بیان میں گفتگو

۵ تو فریادی کی فریاد کب سنیگا جبکہ تیرے سونے کی مسہری زحل (یعنی ساتویں آسمان) پر ہو
۶ ایسا سو کہ فریادی کا شور تیرے کان میں پہنچے۔ اگر کوئی فریادی غل مچائے +

که نالد ز ظالم که در دور تست	که هر جور کو میکند جور تست
نه سگ دامن کاروانی درید	که دهقانِ نادان که سگ پرورید
دلیر آمدی سعدیا در سخن	چو تیغت بدست است فتحے بکن
بگو آنچه دانی که حق گفته به	نه رشوت ستانی و نه عشوه ده
طمع بند و دفتر ز حکمت بشوی	طمع بگسل و هرچه دانی بگوی
طمع را سه حرف است هر سه تهی	ازاں نیست مر طامعاں را بہی

حکایت در تحریص بر کام برآری مسکینان

۱ اُس ظالم حاکم سے جو تیرے زمانہ میں ہے کون روتا ہے (بلکہ تیرے ظلم کیونکہ جو ظلم وہ کرتا ہے
۲ کتے نے قافلہ والے کا دامن نہیں پھاڑا۔ بلکہ نادان کسان نے کہ جس نے کتا پالا +
۳ اے سعدی تو نصیحت کرنے میں بڑا دلیر ہے جب تلوار تیرے ہاتھ میں ہے تو فتح کر
۴ جو کچھ تو جانتا ہے اُسکو بیان کر کیونکہ سچ کہنا اچھا ہے نہ تو رشوت لینے والا ہے نہ دھوکا دینے والا
۵ طمع اپنے ساتھ نہ لگا اور حکمت سے دفتر کو دھو ڈال۔ طمع چھوڑ پھر جو کچھ تو جانتا ہے کہہ
۶ طمع کے تین حرف ہیں اور تینوں خالی۔ اسواسطے طمع کرنیوالوں کو کچھ فائدہ نہیں

مسکینوں کی حاجت روائی کرنیکے لیے رغبت دلانیکے بیان میں حکایت

خواہی فعل با فاعل اور امفعول محذوف متعلق ہے فاعل و مفعول کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول و صلہ مل کر مقولہ

خبر یافت گردنکشے در عراق	کہ میگفت مسکینے از زیر طاق
تو ہم بر درے ہستی امیدوار	پس امید بر در نشیناں برآر
دل دردمنداں برآور ز بند	کہ ہرگز نباشد دلت دردمند
پریشانی خاطر دادخواہ	براندازد از مملکت بادشاہ
تو خفتہ خنک در حرم نیمروز	غریب از بروں گو بگرما بسوز
ستانندۂ داد آنکس خداست	کہ نتواند از پادشہ داد خواست

حکایت در معنی شفقت ملوک یمین بر مسکینان

یکے از بزرگان اہل تمیز | حکایت کند ز ابن عبدالعزیز

۱ عراق کے ملک میں ایک مغرور بادشاہ نے سنا کہ ایک مسکین اسکے محل کے نیچے کھڑا کہہ رہا تھا
۲ تو بھی تو ایک دروازہ کا امیدوار ہے پس تو اپنے دروازے پر بیٹھنے والوں کی مراد پوری کر
۳ دردمندوں کا دل فکر سے نکال تاکہ تیرا دل بھی کبھی دردمند نہو +
۴ فریادی کے دل کی پریشانی بادشاہ کو بادشاہی سے گرا دیتی ہے +
۵ تو محل میں دوپہر کو چین سے سوتا ہے مظلوم سے کہہ کہ تو باہر دھوپ میں جل +
۶ اس شخص کا انصاف کرنیوالا خدا ہے۔ جو بادشاہ سے انصاف کو نہ پہنچے +
مسکینوں پر اگلے بادشاہوں کی مہربانی کرنے کے بیان میں حکایت
۷ تمیز والے بزرگوں میں سے ایک شخص عبدالعزیز کے بیٹے کا ذکر کرتا ہے +

کہ بودش نگینے بر انگشتری — فرو ماندہ در قیمتش جوہری

بشب گفتے آن جرمِ گیتی فروز — دُرے بود در روشنائی چو روز

قضارا درآمد یکے خشک سال — کہ شد بدرِ سیماے مردم ہلال

چو در مردم آرام و قوت ندید — خود آسودہ بودن مُروت ندید

چو بیند کسے زہر در کام خلق — کیش بگذرد آبِ نوشین بحلق

بفرمود بفروختندش بسیم — کہ رحم آمدش بر غریب و یتیم

لہ کہ اسکی انگوٹھی میں ایک ایسا نگینہ تھا کہ جوہری بھی اُسکی قیمت میں عاجز تھے

ے رات کو وہ جہان کا روشنی کرنیوالا گوہر گویا روشنی میں دن کی مانند ایک موتی تھا

ے اتفاق سے ایک ایسا کال پڑا کہ لوگوں کی پیشانی کا بدر (سوکھکر) ہلال (جیسا) ہو گیا

ے بادشاہ نے جب لوگوں میں آرام اور طاقت نہ دیکھی تو آپ آرام سے رہنا جوانمردی نہ سمجھی

ے جب کوئی شخص لوگوں کے حلق میں زہر دیکھے تو میٹھا پانی اُسکے حلق میں کب گذر سکتا ہے

ے (بادشاہ نے) فرمایا تو وہ نگینہ روپے کے بدلے بیچ ڈالا کیونکہ اسکو مسافروں اور یتیموں پر رحم آیا

بیک هفته نقدش بتاراج داد	بدرویش و مسکین و محتاج داد
فتادند در وی ملامت کنان	که دیگر بدست نیاید چنان
شنیدم که میگفت و باران دمع	بعارض فرو میدویدش چو شمع
گذشتست پیرایه بر شهریار	دل شهری از ناتوانی فگار
مرا شاید انگشتری بی نگین	نشاید دل خلق اندوهگین
خنک آنکه آسایش مرد و زن	گزیند بر آسایش خویشتن
نکردند رغبت هنر پروران	بشادی خویش از غم دیگران

۱ ایک ہفتہ میں اسکا روپیہ لٹا دیا۔ درویشوں اور مسکینوں اور محتاجوں کو دیدیا +
۲ ملامت کرنیوالے اسکے پیچھے پڑے۔ کہ ایسا نگینہ اور تیرے ہاتھ نہ آئیگا +
۳ میں نے سنا کہ بادشاہ کہتا تھا اور آنسوؤں کا مینہ اسکے رخساروں پر شمع کی طرح بہتا تھا
۴ کہ بادشاہ پر زینت حرام ہے جبکہ شہر والوں کا دل ناتوانی سے رنجیدہ ہو +
۵ میری انگوٹھی بے نگینہ ہی اچھی ہے لیکن خلقت کا دل دکھی نہیں چاہیے +
۶ وہ شخص بہت اچھا ہے جو لوگوں کا آرام اپنے آرام پر اختیار کرتا ہے +
۷ دانا لوگوں نے اوروں کے غم سے اپنی خوشی کی طرف رغبت نہ کی +

اگر خوش بخسپد ملک بر سریر	نه پندارم آسوده خسپد فقیر
وگر زنده دارد شب دیریاز	بخسپند مردم بآرام و ناز
بحمد الله این سیرت راه راست	اتابک ابوبکر بن سعد راست

حکایت اتابک مرحوم تکلہ بن زنگی رحمة الله علیہ

در اخبار شاهان پیشینہ است	کہ چون تکلہ بر تخت زنگی نشست
بدورانش از کس نیازرد کس	سبق برد گر خود همین بود و بس
چنین گفت یکره بصاحبدلے	کہ عمرم بسر رفت بیحاصلے

لہ اگر بادشاہ تخت پر آرام سے سوئے۔ تو میں نہیں گمان کرتا کہ فقیر بھی آرام سے سوئیگا
سلہ اور اگر بادشاہ راتوں جاگے۔ تو اور لوگ آرام اور چین سے سوئیں +
سلہ الله کا شکر ہے کہ یہ خصلت اور سیدھا رستہ۔ سعد کے بیٹے اتابک ابوبکر کا ہے +

زنگی کے بیٹے تکلہ اتابک مرحوم کی کہانی اُس پر الله کی رحمت ہو

سلہ اگلے بادشاہوں کی تاریخ میں ہے کہ جب تکلہ زنگی کے تخت پر بیٹھا +
شہ اُسکے زمانہ میں کوئی شخص کسی سے رنجیدہ نہوا سبقت لیگیا اگرچہ اُسمیں صرف یہی خصلت تھی
لہ تکلہ نے ایکدفعہ ایک صاحبدل سے کہا کہ میری ساری عمر بیفائدہ گزر گئی +

چو مے بگذرد ملک و جاہ و سریر	نبرد از جہاں دولت الا فقیر
بخواہم بکنج عبادت نشست	کہ دریابم این پنج روزے کہ ہست
چو بشنید دانائے روشن نفس	بہ تندی برآشفت کاے تکلہ بس
طریقت بجز خدمتِ خلق نیست	بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست
تو بر تخت سلطانی خویش باش	باخلاق پاکیزہ درویش باش
بصدق و ارادت میان بستہ دار	ز طاماتِ دعوی زبان بستہ دار
قدم باید اندر طریقت نہ دم	کہ اصلے ندارد دمِ بے قدم

۱ جبکہ ملک و مرتبہ اور تخت نہیں رہتا۔ تو جہان سے فقیر کے سوا کوئی دولت نہ کما لیگیا

۲ میں عبادت کے کونے میں بیٹھنا چاہتا ہوں تاکہ عمر کے ان چند دنوں میں جو باقی رہ رہے ہیں کچھ کما لوں

۳ جب روشن دل دانا نے یہ بات سنی تو غصّے سے گھبرا کر کہا۔ اے تکلہ بس چپ رہ!

۴ خلقت کی خدمت کرنا طریقت ہے۔ تسبیح اور مصلے اور گدڑی نہیں +

۵ تو اپنے بادشاہت کے تخت پر رہ۔ اور پاکیزہ اخلاق کے سبب درویش رہ

۶ صدق اور ارادے کی کمر باندھ رکھ بیہودہ باتوں اور جھوٹے دعووں سے زبان بند رکھ

۷ طریقت میں قدم رکھنا چاہیئے نہ شیخی کیونکہ دعوے عمل کے بغیر کچھ اصل نہیں رکھتا

چنیں خرقہ زیرِ قبا داشتند	بزرگاں[1] کہ نقدِ صفا داشتند

حکایت

بر نیکمردے ز اہلِ علوم	شنیدم[2] کہ بگریست سلطانِ روم
جز ایں قلعہ و شہر با من نماند	کہ پایاں[3] از دستِ دشمن نماند
پس از من شود سرورِ انجمن	بسے[4] جہد کردم کہ فرزندِ من
سرِ دستِ مردی و جہدم بتافت	کنوں[5] دشمنِ بدگہر دست یافت
کہ از غم بفرسود جان و تنم	چہ[6] تدبیر سازم چہ درماں کنم

لہ جو بزرگ کہ صفائی کی نقدی رکھتے تھے۔ وہ ایسا ہی جبہ قبا کے نیچے رکھتے تھے

کہانی

لہ میں نے سنا کہ روم کے بادشاہ نے ایک نیک مرد عالم کے پاس رو کر کہا +

سلہ کہ دشمن کے ہاتھ سے میری طاقت (قیام) نہ رہی اس قلعے اور شہر کے سوا میرے پاس کچھ نہیں بچا

سلہ میں نے بہت کوشش کی کہ میرا بیٹا میرے بعد مجلس کا سردار بنے

ھہ اب جو بدذات دشمن نے غلبہ پایا میری جوانمردی اور کوشش کا پنجہ مروڑ ڈالا

لہ میں کیا تدبیر اور کیا علاج کروں۔ کیونکہ اس غم سے میرا تن اور خون خشک ہو گیا

برآشفت دانا که این گریه چیست	برین عقل و همت بباید گریست
ولایت چه باشد غم خویش خور	که از عمر بهتر شد و بیشتر
ترا این قدر تا بمانی بس است	چو رفتی جهان جای دیگر کس است
اگر هوشمند است گر بی خرد	غم او مخور کو غم خود خورد
مشقت نیرزد جهان داشتن	گرفتن بشمشیر و بگذاشتن
بدین پنج روزه اقامت مناز	باندیشه تدبیر رفتن بساز
کرا دانی از خسروان عجم	ز عهد فریدون و ضحاک و جم

لہ دانا خفا ہوا کہ یہ کیسا رونا ہے۔ تیری اس عقل اور ارادہ پر رونا چاہیے +
٢ ولایت کیا ہے تو اپنا غم کھا۔ کیونکہ تیری عمدہ اور بہتر عمر گزر چکی +
٣ جب تک تو جئے تجکو اسیقدر کافی ہے۔ جب تو گزر گیا تو جہان دوسرے کی جگہ ہے
٤ اگر (وہ تیرا لڑکا) عقلمند ہے یا بےعقل۔ تو اسکا غم مت کھا کیونکہ وہ اپنا فکر آپ کریگا
٥ بادشاہی اس محنت کی برابر نہیں (کہ اسکو) تلوار سے لینا اور مفت چھوڑ دینا ہے
٦ اس پانچ دن کی زندگی پر ناز مت کر۔ فکر کے ساتھ چلنے کی تدبیر کر +
٧ عجم کے بادشاہوں میں سے تو کسکو ایسا جانتا ہے۔ فریدون و ضحاک و جمشید کے زمانہ سے آجتک

که در تخت و ملکش نیاید زوال
نماند بجز ملک ایزد تعال

کرا جاودان ماندن امید نیست
که گیتی همین جای جاوید نیست

کرا سیم و زر ماند و گنج و مال
پس از وی بچندی شود پایمال

وز آنکس که خیری بماند روان
دمادم رسد رحمتش بر روان

بزرگی کزو نام نیکو نماند
توان گفت با اهل دل کو نماند

الا تا درخت کرم پروری
که بیشک بر کامرانی خوری

کرم کن که فردا چو دیوان نهند
منازل بمقدار احسان دهند

٣٣

۱ کہ اُسکے تخت و ملک میں زوال نہ آیا۔ خدا تعالی کے ملک کے سوا کسیکا قائم نہ رہیگا
۲ کسیکو ہمیشہ رہنے کی اُمید نہیں کیونکہ یہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے
۳ جس کیلئے روپیہ اور چاندی اور خزانہ اور مال رہجاتا ہے اُسکے بعد چند روز میں برباد ہوجاتا ہے
۴ اور جس شخص کی نیکی جاری رہے اُسکی جان پر ہر دم رحمت پہنچے
۵ جس بزرگی کا نیکنام باقی رہے۔ صاحبدل سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ (دنیا میں) رہا
۶ خبردار بخشش کے درخت کی ضرور پرورش کر۔ کہ بیشک تو اُس سے مقصدوری کا میوہ کھائیگا
۷ بخشش کریو کہ جب قیامت میں عدالت قائم کرینگے تو نیکی کے اندازہ کے موافق مرتبہ دینگے

یکے را بسعیش قدم بیشتر — بدرگاہِ حق منزلت بیشتر

یکے باز پس خائن و شرمسار — بنایدہے مزد ناکردہ کار

بہل تا بدنداں گزد پشت دست — تنورِ چنیں گرم و نانے نہ بست

ندانی کہ بر غلہ برداشتن — کہ سستی بود تخم ناکاشتن

حکایتِ بادشاہِ بیدادگر و زاہد

خردمندے مرے را قضا در شام — گرفتہ ز جہاں کنج غارے مقام

بصبرش در آں کنج تاریک جاے — بگنج قناعت فرو رفتہ پاے

لہ جس شخص کا قدم کوشش میں آگے ہے۔ خدا کی درگاہ میں اُسکا مرتبہ زیادہ ہوگا

لہ اور جسکا قدم پیچھے ہے وہ آنکھ چرانیوالا اور شرمندہ ہے کا کیونکہ ناکردہ کار آدمی مزدوری نہیں پاسکتا

لہ اسکو چھوڑ تاکہ وہ قیامت میں اپنے ہاتھوں کی پیٹھ کاٹے کہ تنور ایسا گرم تھا اور اُسنے روٹی نہ لگائی

لہ (کیا) تو اناج اُٹھانے کے وقت نہیں جانیگا کہ بیج نہ بونا سستی ہے +

عالم بادشاہ اور زاہد کی حکایت

لہ ایک عقلمند آدمی نے شام کے ملک میں کسی غار کے کونے میں جگہ اختیار کی +

لہ اُس صبر کی بدولت اندھیرے کونے میں۔ قناعت کے خزانہ میں اُسکا پاؤں اُتر گیا تھا

شنیدم که نامش خدادوست بود	ملک سیرت آدمی پوست بود
بزرگاں نهادند سر بر درش	که در مے نیاید بدر ہا سرش
تمنا کند عارف پاکباز	بدریوزه از خویشتن ترک آز
چو ہر ساعتش نفس گوید بده	بخواری بگرداندش ده بده
در آں مرز کیں پیر ہشیار بود	یکے مرزبان ستمگار بود
که ہر ناتواں را که دریافتے	بسر پنجگی پنجه برتافتے
جہانسوز و بیرحمت و خیره کش	ز تلخیش روے جہانے ترش

لہ میں نے سنا کہ اُسکا نام خدادوست تھا۔ خصلت میں فرشتہ اور صورت میں انسان تھا
سہ امیروں نے اُسکے دروازے پر سر جھکایا۔ کیونکہ اُسکا سر لوگوں کے دروازوں پر نہیں آتا تھا
سہ پاکباز درویش بھیک کے سبب اپنے سے حرص چھوڑنے کی آرزو کرتا ہے +
سکہ جب ہر گھڑی اُسکا نفس کہے (یہ چیز) دے اُسے بے عزتی کے ساتھ گانو گانو پھرائے
شہ جس ملک میں یہ عقلمند بوڑھا تھا وہاں ایک ظالم بادشاہ تھا +
نہ کہ جس ناتوان کو وہ پاتا تھا ظلم سے اُسکا پنجہ مروڑ دیتا تھا
شہ ظالم اور بیرحم اور بقصور کا مار ڈالنے والا تھا اُسکے ظلم سے ایک جہان کا منہ ترش تھا

گروہے برفتند ازاں ظلم و عار	ببردند نام بدش در دیار
گروہے بماندند مسکین ریش	پس چرخہ نفرین گرفتند پیش
یدِ ظلم جائیکہ گردد دراز	نہ بینی لب مردم از خندہ باز
بدیدار شیخ آمدی گاہ گاہ	نکرے خدادوست دیدے نگاہ
ملک نوبتے گفتش اے نیک بخت	بہ نفرت ز من درکش روئے سخت
مرا با تو دانی سرِ دوستی است	ترا دشمنی با من از بہر چیست
گرفتم کہ سالارِ کشور نیم +	بعزت ز درویش کمتر نیم

۱ے ایک گروہ اُس ظلم اور غیرت سے وطن چھوڑ گئی اور اُسکا بُرا نام جہان میں مشہور کر دیا
۲ے اور محتاجوں و زخمیوں کی ایک گروہ رہگئی انہوں نے چرخہ کے پیچھے بُرا کہنا شروع کیا
۳ے جس جگہ ظلم کا ہاتھ دراز ہوگا تو وہاں لوگوں کے ہونٹ ہنسی سے کھُلے نہ دیکھیگا
۴ے (وہ بادشاہ) شیخ کی زیارت کو کبھی کبھی آتا تھا (لیکن) خدادوست اُسکی طرف نگاہ نکرتا
۵ے ایکدفعہ بادشاہ نے اُس سے کہا کہ اے نیک بخت تو نفرت سے میری طرف سے منہ پھیرتا ہے
۶ے مجھے تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے ساتھ دوستی کا خیال ہے (لیکن میں نہیں جانتا) تجکو مجھ سے کیوں عداوت ہے
۷ے میں نے فرض کیا کہ میں ملک کا بادشاہ نہیں لیکن عزت میں فقیر سے کمتر نہیں ہوں

نگویم فضیلت نہم بر کسے
چناں باش با من کہ با ہر کسے

شنید این سخن عابد ہوشیار
برآشفت و گفت اے ملک گوش دار

وجودت پریشانی خلق ازوست
ندارم پریشانی خلق دوست

تو با دوستداران من دشمنی
نہ پندارمت دوستدار منی

گر افتد ہمے دوستی با منت
مکن آنکہ دارد خدا دشمنت

خدا دوست را گر بدرند پوست
نخواہد شدن دشمن دوست دوست

عجب دارم از خواب آں سنگدل
کہ خلقے بخسپند ازو تنگدل +

۱ میں یہ نہیں کہتا کہ تو مجھ کسی پر بزرگی دے۔ تیرے ساتھ ایسا رہ جیسا ہر ایک کے ساتھ رہتا ہے
۲ ہوشیار عابد نے یہ بات سنی۔ خفا ہوکر کہا کہ اے بادشاہ سن!
۳ تیرے وجود سے خلقت کی پریشانی ہے۔ میں خلقت کی پریشانی کو دوست نہیں رکھتا
۴ تو میرے دوستوں کا دشمن ہے۔ میں تجھ کو گمان نہیں کرتا کہ تو میرا دوست ہے
۵ اگر میرے ساتھ تیری دوستی ہو جائے (تو کیا فائدہ) تو ایسا مت کر جس سے خدا تجھے دشمن رکھے
۶ اگر خدا دوست کی کھال بھی اتار ڈالینگے تب بھی دوست کے دشمن کا دوست نہ ہوگا +
۷ میں اس بے رحم کے سونے سے تعجب کرتا ہوں کہ جس سے ایک خلقت تنگدل ہوکر سوتی ہے

الا اگر ہنر داری و عقل و ہوش | بفضل و ترحم میان بند و کوش

گفتار در نگاہداشتن خاطر درویشان

مہا زور مندی مکن بر کہان | کہ بر یک نمط مے نماند جہاں

سر پنجۂ ناتواں بر مپیچ | کہ گر دست یابد بر آید بہیچ

مبر گفتمت پاے مردم زجاے | کہ عاجز شوی گر در آئی زپا

دل دوستاں جمع بہتر کہ گنج | خزینہ تہی بہ کہ مردم برنج

مینداز در پاے کار کسے | کہ افتد کہ در پایش افتی بسے

۵۱ خبردار اگر تو ہنر اور عقل اور ہوش رکھتا ہے تو بخشش اور رحم پر کمر باندھ اور کوشش کر

درویشوں کی نگہبانی کرنے کے بیان میں گفتگو

۵۲ اے سردار غریبوں پر ظلم مت کر کیونکہ جہان ہمیشہ ایکہی روش پر نہیں رہتا

۵۳ کمزور کا پنجہ مت مروڑ کیونکہ اگر اسکا جی بولاگ گیا تو وہ دلئے چیز میں غالب آ جائیگا

۵۴ میں نے تجھے کہدیا کہ لوگوں کو مرتبہ سے نہ گرا اسواسطے کہ تو بھی عاجز ہو جائیگا اگر مرتبہ سے گر جائیگا

۵۵ خزانے سے دوستوں کی دلجمعی اچھی ہے لوگوں کے تکلیف میں رہنے سے خزانہ خالی اچھا ہے

۵۶ تو کسی کے کام کو پاؤں میں مت ڈال یعنی خراب نہ کیونکہ کبھی ایسا اتفاق ہوگا کہ تجھے اس کام سے ٹھوکر لگیگا

٣٨

تحمل کن اے ناتوان از قوی[1]	که روزے توانا تر از وے شوی
بہمت بر آر از ستیزندہ شور[2]	که بازوے ہمت بہ از دستِ زور
لبِ خشک مظلوم را گو بخند[3]	که دندانِ ظالم بخواہند کند
ببانگِ دہل خواجه بیدار گشت[4]	چه داند شبِ پاسبان چون گذشت
خورد کاروانے غمِ بارِ خویش[5]	نسوزد دلش بر خرِ پشت ریش
گرفتم کز افتادگان نیستی[6]	چو افتادہ بینی چرا ایستی
برین گفته بگویم یکے سرگذشت[7]	که سستی بود زین سخن درگذشت

[1] اے کمزور زبردست کی سختی کی برداشت کر۔ کیونکہ تو کبھی کسی دن اُس سے زیادہ طاقتور ہو جائیگا
[2] دشمن کی بربادی ہمت سے کرے کیونکہ دعا کا بازو زور کے ہاتھ سے اچھا ہے
[3] مظلوم کے خشک ہونٹوں سے کہہ کہ ہنسو اسلئے کہ ظالم کے دانت اُکھاڑے جائینگے
[4] جب بادشاہ ڈھول کی آواز سے جاگا تو وہ کیا جانے کہ پاسبان کی رات کیونکر گزری
[5] قافلہ والا اپنے بوجھ کا غم کھاتا ہے اُسکا دل زخمی پیٹھ والے گدھے پر ترس نہیں کھاتا
[6] میں نے فرض کیا کہ تو گرا ہوا (یا عاجز) نہیں ہے لیکن جب تو کسی گرے ہوئے کو دیکھے تو کیوں کھڑا ہے
[7] میں تجھکو اسپر ایک حکایت سناتا ہوں کیونکہ اس سے درگزر کرنی سستی ہے +

مو سالے یائے وحدت ظرف زمان فعل ہو

حکایت

چناں قحط سالے شد اندر دمشق	کہ یاراں فراموش کردند عشق
چناں آسمان بر زمیں شد بخیل	کہ لب تر نکردند زرع و نخیل
بخوشید سرچشمہائے قدیم	نماند آب جز آب چشم یتیم
نبودے بجز آہِ بیوہ زنے	اگر بر شدے دودے از روزنے
چو درویش بے برگ دیدم درخت	قوی بازواں سست و درماندہ سخت
نہ بر کوہ سبزی نہ در باغ شخ	ملخ بوستاں خورد و مردم ملخ

کہانی

۱ ایک سال دمشق میں ایسا کال پڑا کہ یار عشق (یا سلام علیک) بھول گئے
۲ زمین پر آسمان ایسا بخیل ہوا کہ کھیتی اور پودوں نے اپنے لب تر نہ کئے +
۳ پرانے پرانے چشمے خشک ہو گئے یتیم کے آنسوؤں کے سوا کہیں پانی نہ رہا
۴ بیوہ عورت کی آہ کے سوا نہ ہوتا تھا اگر کسی روزن سے دھواں نکلتا تھا +
۵ بے سامان درویش کی مانند میں نے درختوں کو دیکھا۔ پہلوان لوگ سست اور بہت عاجز ہو گئے تھے
۶ نہ پہاڑ پر سبزی تھی نہ باغ میں ٹہنیاں کیونکہ ٹڈیوں نے باغ اور لوگوں نے ٹڈیاں کھالی تھیں

دران حال پیش آمدم دوستے | ازو مانده بر استخوان پوستے

شگفت آمدم کو قوی حال بود | خداوند جاه و زر و مال بود

بدو گفتم اے یار فرخنده خو | چه درماندگی پیشت آمد بگوے

بخندید بر من که عقلت کجاست | چو دانی و پرسی سوالت خطاست

نه بینی که سختی بغایت رسید | مشقت بحد نہایت رسید

نه باران همی آید از آسمان | نه بر میرود دود فریاد خوان

بدو گفتم آخر ترا باک نیست | کشد زہر جائیکه تریاک نیست

۵۱ اُس حال میں ایک دوست میرے پاس آیا - کہ اُسکی ہڈیوں پر چمڑا ہی باقی رہگیا تھا +
۵۲ مجھے تعجب ہوا کہ یہ آسودہ حال تھا - مرتبہ اور روپیہ اور مال والا تھا +
۵۳ میں نے اُس سے کہا کہ اے مبارک خو یار! تجھے کیا مصیبت پیش آئی بیان تو کر
۵۴ اُس نے مجھپر ہنسکر کہا تیری عقل کہاں ہے۔ جب تو جان کے پوچھتا ہے تو تیرا پوچھنا بیجا ہے
۵۵ تو نہیں دیکھتا کہ سختی انتہا کو پہنچگئی - اور محنت، انتہا کی حد کو جا ملی ہے +
۵۶ نہ تو آسمان سے مینہ برستا ہے - نہ فریادیوں کی آہ اوپر جاتی ہے +
۵۷ میں نے اُس سے کہا کہ تجھے تو کچھ خوف نہیں زہر وہاں اثر کرتا ہے جہاں تریاق نہیں ہوتا

فعل فاعل و متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا ۵۷ گفتم فعل با فاعل بدو مفعول با بنیت فعل ناقص بلکہ اسم ہوا یعنی برائے تو

۵۱ گر از نیستی دیگرے شد ہلاک	ترا ہست بط را ز طوفاں چہ باک
۵۲ نگہ کرد رنجیدہ در من فقیہ	نگہ کردن عالم اندر سفیہ
۵۳ کہ مرد ار چہ بر ساحل ست اے رفیق	نیاساید و دوستانش غریق
۵۴ من از بینوائی نیم روے زرد	غم بینوایاں دلم خستہ کرد
۵۵ نخواہم کہ بیند خردمند ریش	نہ بر عضو مردم نہ بر عضو خویش
۵۶ بحمد اللہ ار چہ ز ریش ایمنم	چو ریشے ببینم بلرزد تنم
۵۷ منغص بود عیش آں تندرست	کہ باشد بہ پہلوے بیمار سست

۵۱ اگر بے سامانی سے اور کوئی ہلاک ہو گیا ہو تو ہو جانے دے (تو وہ مرتا ہے) کیونکہ تیری یا بس بطخ کو طوفان سے کیا ڈر ہے

۵۲ اُس عقلمند نے رنجیدہ ہو کر میری طرف دیکھا جیسے عالم احمق کی طرف دیکھتا ہے

۵۳ (اور کہا) کہ اے یار مرد اگرچہ کنارے پر ہو لیکن چین نہیں پاتا جبکہ اُسکے یار ڈوبے ہوں

۵۴ کچھ میں اپنی بے سامانی سے رنجیدہ نہیں ہوں بلکہ بے سامانوں کے غم نے میرا دل دکھایا ہے

۵۵ میں پسند کرتا ہوں کہ عقلمند آدمی لوگوں کے بدن پر زخم نہ دیکھے۔ بلکہ اپنے بدن پر خیال کرے

۵۶ اللہ کا شکر ہے کہ میں زخم سے تو بچا ہوا ہوں لیکن جب کوئی زخم دیکھتا ہوں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے

۵۷ اُس تندرست کا عیش گدلا ہوتا ہے جو سست بیمار کے پاس بیٹھا ہو ؛

چو بینم که درویش مسکین نخورد	بکام اندرم لقمه زهرست و درد
یکی را بزندان درش دوستان	کجا ماندش عیش در بوستان

حکایت

شبی دود خلق آتشی بر فروخت	شنیدم که بغداد نیمی بسوخت
یکی شکر گفت اندران خاک و دود	که دکان ما را گزندی نبود
جهاندیده گفتش ای بوالهوس	ترا خود غم خویشتن بود و بس
پسندی که شهری بسوزد بنار	وگرچه سرایت بود بر کنار

۱؎ جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ مسکین فقیر نے (کھانا) نہیں کھایا تو میرے حلق میں کھانا زہر اور تکلیف ہے

۲؎ جس شخص کے دوست قید خانہ میں قید ہوں اُسکو باغ میں کہاں عیش ہوتا ہے +

کہانی

۳؎ ایک رات خلقت کی آہوں کے دھوئیں نے آگ لگائی - میں نے سنا کہ آدھا بغداد جل گیا

۴؎ ایک شخص نے اُس خاک اور دھوئیں میں کہا شکر ہے کہ ہماری دکان کو تو کچھ ایذا نہ پہنچی

۵؎ ایک جہاندیدہ نے اُس سے کہا اے حریص! کیا تجھ کو فقط اپنا ہی غم تھا

۶؎ کیا تو پسند کرتا ہے کہ سارا شہر آگ میں جل جائے - اگرچہ تیرا گھر کنارہ پر ہو +

بجز سنگدل[۱] کے کند معدہ تنگ	چو بیند کساں بر شکم بستہ سنگ
توانگر[۲] خود آں لقمہ چوں میخورد	چو بیند کہ درویش خوں میخورد
مگو[۳] تندرست است رنجوردار	کہ مے پیچد از غصہ رنجور وار
سبکپایاں[۴] بمنزل رسند	نخسپند کہ واماندگاں در پس اند
دل[۵] پادشاہاں شود بارکش	چو بینند در گل خرِ خارکش
اگر[۶] در سرائے سعادت کس است	ز گفتار سعدیش حرفے بس است
ہمینت[۷] بسندست اگر بشنوی	کہ گر خار کاری سمن ندروی

۱ بے رحم کے سوا کون پیٹ بھر سکتا ہے جب لوگوں کو (بھوک کے مارے) پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے دیکھے

۲ دولتمند کس طرح کھانا کھاتا ہے جب دیکھتا ہے کہ فقیر خون کھاتا ہے +

۳ یہ مت کہہ کہ بیمار دار تندرست ہے۔ کیونکہ وہ رنج سے بیمار کی طرح پیچتاب کھاتا ہے

۴ جب یار منزل پر پہنچ جاتے ہیں تو تیز رفتار نہیں سوتا اس خیال سے کہ تھکے ماندے پیچھے ہیں

۵ بادشاہوں کا دل اسوقت بڑا رنجیدہ ہوتا ہے جب لکڑی والے گدھے کو کیچڑ میں پھنسا دیکھتے ہیں

۶ اگر کوئی شخص نیکبختی کے گھر میں ہو تو اسکو سعدی کی بات کا ایک حرف ہی کافی ہے

۷ اگر تو دل سے سنے تو تجھ کو یہی کافی ہے کہ اگر تو کانٹے بوئیگا تو چنبیلی کے پھول نہ چنیگا

نصیحت

۱ خبرداری از خسروانِ عجم	که کردند بر زیر دستاں ستم
۲ نہ آں شوکت و پادشاہی بماند	نہ آں ظلم بر روستائی بماند
۳ خطا بیں کہ بر دستِ ظالم برفت	جہاں ماند و با مظالم برفت
۴ خنک روزِ محشر تنِ دادگر	کہ در سایۂ عرش دارد مقر
۵ بقومے کہ نیکی پسندد خدائے	دہد خسرو عادل و نیک رائے
۶ چو خواہد کہ ویراں کند عالمے	نہد ملک بر پنجۂ ظالمے

نصیحت

۱ کیا تجھ کو عجم کے اُن بادشاہوں کی خبر ہے جنہوں نے زبردستوں پر ظلم کیا تھا

۲ نہ وہ دبدبہ اور بادشاہی رہی نہ زمینداروں پر وہ ظلم رہا

۳ وہ خطا دیکھ جو ظالم کے ہاتھ سے ہوئی - جہان قایم رہا اور وہ (ظلموں کے) ساتھ گیا

۴ قیامت کے دن منصف بادشاہ کا بدن آرام سے ہوگا - کیونکہ عرش کے سایہ میں اسکا مقام ہوگا

۵ جس قوم پر خدا نیکی پسند کرتا ہے اُسپر عادل اور نیک رائے بادشاہ بھیجتا ہے

۶ اور جب چاہتا ہے کہ جہان کو اُجاڑے تو ملک کو ظالم کے پنجے میں پھنسا دیتا ہے

سگالند ازو نیکمرداں خذر — کہ خشم خدا ایست بیدادگر

بزرگی ازو داں و منت شناس — کہ زائل شود نعمت ناسپاس

نہ خود خواندۂ در کتاب مجید — کہ در شکر نعمت شود بر مزید

اگر شکر کردی بریں ملک و مال — بمالے و ملکے رسی بے زوال

وگر جور در پادشاہی کنی — پس از پادشاہی گدائی کنی

حرام ست بر بادشہ خواب خوش — چو باشد ضعیف از قوی بارکش

میازار عامی بیک خردلہ — کہ سلطاں شبانست عامی گلہ

۱ بھلے مانس اُس سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ ظالم (بادشاہ) خدا کا قہر ہے +

۲ بزرگی اُسی کی طرف سے سمجھ اور احسان پہچان۔ کیونکہ ناشکر کی نعمت برباد ہو جاتی ہے،

۳ کیا تو نے قرآن شریف میں نہیں پڑھا ہے۔ کہ شکر کرنے سے دولت بڑھتی ہے +

۴ اگر تو نے اس ملک و مال پر شکر کیا تو تو بیزوال مال و ملک پر پہنچ جائیگا

۵ اگر تو بادشاہی میں ظلم کریگا تو اس بادشاہی کے بعد فقیری کریگا +

۶ بادشاہ کو میٹھی نیند سونا حرام ہے جبکہ کمزور زور آور سے تکلیف اُٹھا رہا ہو

۷ غریبوں کو رائی کے دانے کے بھی برابر تکلیف نہ دے کیونکہ بادشاہ چرواہا ہے اور رعیت ریوڑ

چو پرخاش بینند و بیداد ازو / شبان نیست گرگ است فریاد ازو

بد انجام رفت و بد اندیشه کرد / که با زیردستان جفا پیشه کرد

نخواہی کہ نفریں کنند از پست / نکو باش تا بد نگوید کست

حکایت دو برادر عادل و ظالم

شنیدم کہ در مرزے از باختر / برادر دو بودند از یک پدر

سپہدار و گردنکش و پیلتن / نکو روے و دانا و شمشیرزن

پدر ہر دو را سہمگیں مرد یافت / طلبگار جولان و ناورد یافت

۵۱ جب کسی سے (خلقت) لڑائی اور ظلم دیکھے تو وہ چرواہا نہیں بھیڑیا ہے اس سے فریاد ہے

۵۲ وہ بدانجام مرا اور اس نے بری سوچ سوچی جس نے غریبوں پر ظلم کیا +

۵۳ جب تو نہیں چاہتا کہ لوگ تیرے بعد تجھے برا کہیں تو سب کے ساتھ اچھا رہ کہ کوئی تجھے برا نہ کہے

دو ظالم اور منصف بھائیوں کی کہانی

۵۴ میں نے سنا کہ مغرب کے کسی ملک میں۔ دو بھائی ایک باپ سے تھے

۵۵ سپہ سالار اور متکبر اور ہاتھی کے سے موٹے تازے بدن۔ خوبصورت اور عقلمند اور بہادر

۵۶ باپ نے دونوں کو خوفناک مرد معلوم کیا۔ میدان اور لڑائی کا طلبگار جانچا +

دراں ملک قاروں بُرفتے دلیر | کہ شہ دادگر بود و درویش سیر
نیابد ۓ دراتامِ او بر دلے | نہ گویم کہ خارے کہ برگِ گلے
سر آمد بتائید ملک از سراں | نہادند سر بر خطش سروراں
دگر خواست کافزوں کند تخت و تاج | بیفزود بر مردِ دہقاں خراج
طمع کرد در مالِ بازارگاں | بلا ریخت بر جانِ بیچارگاں
بگویم کہ بدخواہ درویش بود | حقیقت کہ او دشمنِ خویش بود
باُمیدِ بیشی نداد و نخورد | خردمند داند کہ ناخوب کرد

لہ اُس ملک میں قارون بے کھٹکے جاتا ۔ کیونکہ بادشاہ منصف اور فقیر بے فکر ہوئے تھے
لہ میں نہیں کہتا اُسکے زمانہ میں کسی کے دل پر ایک تنکے کا بلکہ ایک پھول کی پتے کا بھی صدمہ نہیں پہنچا
لہ رعیت کی مدد کرنے سے تمام سرداروں پر غالب آیا ۔ اور سب سردار اُسکے مطیع بن گئے +
لہ دوسرے نے چاہا کہ تخت اور تاج کو بڑہائے اسلئے زمینداروں پر محصول بڑہا دیا
لہ سوداگروں کے مال میں طمع کی اور اُن بیچاروں کی جان پر بلا ڈالی +
لہ میں نہیں کہتا وہ غریبوں کا دشمن تھا ۔ بلکہ حقیقت میں وہ اپنا ہی دشمن تھا
لہ بہتری کی آس پر نہ تو کسی کو دبایا اور نہ آپ کہایا دانا سمجھتا ہے کہ اُسنے بُرا کیا

که تا جمع کرد آن زر از گربزی	پراگنده شد لشکر از عاجزی
شنیدند بازارگانان خبر	که ظلمست در بوم آن بی‌هنر
بریدند از آنجا خرید و فروخت	زراعت نیامد رعیت بسوخت
چو اقبالش از دوستی سر بتافت	بناکام دشمن برو دست یافت
ستیز فلک بیخ و بارش بکند	سم اسپ دشمن دیارش بکند
وفا در که جوید چو پیمان گسیخت	خراج از که خواهد چو دهقان گریخت
چه نیکی طمع دارد آن بی‌صفا	که باشد دعای بدش در قفا

۵۱ کیونکہ وہ اتنی حیلہ گری سے مال جمع کرتا رہا لشکر تنگدستی کے سبب پریشان ہوگیا

۵۲ اور سوداگروں نے بھی یہ خبر سنی - کہ اس بے ہنر کے ملک میں ظلم ہے +

۵۳ وہاں سے سوداگری کا سلسلہ موقوف کردیا - محصول کا روپیہ آیا جب رعیت بھاگ گئی

۵۴ جب اقبال نے اُسکی دوستی سے سر پھیرا تو ناچار دشمن اُس پر غالب آگیا +

۵۵ آسمان کی لڑائی نے اُسکی جڑ اور بنیاد اُکھیڑ دی دشمن کے گھوڑوں کے سُم نے اُسکا ملک تباہ کردیا

۵۶ وفا کس میں ڈھونڈی جب اُسنے خود ہی پیمان توڑ دیا اور محصول کس سے مانگے جب کسان بھاگ گئے

۵۷ وہ بے صفا نیکی کی کیا اُمید رکھے جسکے پیچھے (خلقت کی) بُری دعا لگی ہوئی ہو +

چو نجتش نگوں بود درکارکن	نکرد انچه نیکانش گفتند کن
چه گفتند نیکاں برآں نیکمرد	تو برخور که بیداد گر برنخورد
گمانش خطا بود و تدبیر ست	که در عدل بود انچه در ظلم جست

حکایت

یکے بر سر شاخ و بن می برید	خداوند بستاں نگہ کرد و دید
بگفتا گر ایں شخص بد میکند	نہ با من که با نفس خود میکند
نصیحت نجات است اگر بشنوی	ضعیفاں میفگن بکتف قوی

۱ جب اُسکا نصیبا ازل ہی سے اُلٹا تہا تو جو کچہہ اُسکو نیکوں نے کہا کہ یہ کر اُسنے نہ کیا +

۲ نیکوں نے اُس بھلے انس سے کیا کہا کہ تو (اپنے کئے کا) پھل کھا کیونکہ ظالم نے کبھی پھل نہ کھایا

۳ اُسکا گمان بیجا اور تدبیر سست تھی کیونکہ جو کچہہ اُسنے ظلم میں تلاش کیا وہ انصاف میں تھا

کہانی

۴ ایک شخص ٹہنی پر بیٹہا جڑ کاٹ رہا تہا باغ کے مالک نے (اُسکی طرف) نگہ کی اور دیکہا

۵ کہا کہ اگر یہ شخص برا کرتا ہے تو مجھ سے نہیں بلکہ اپنے نفس کے ساتھ کرتا ہے

۶ نصیحت چھٹکارا ہے اگر تو سنے - عاجزوں کو اپنے زبردست بازوؤں سے مت گرا +

که فردا بداور برد خسروے | گدائے که پیشت نیرزد جوے
چو خواهی که فردا شوی مهترے | مکن دشمن خویشتن کهترے
که چون بگذرد بر تو این سلطنت | بگیرد بکین آن گدا دامنت
مکن پنجه از ناتوانان بدار | که گر بفگنندت شوی شرمسار
که زشتست در چشم آزادگان | بیفتادن از دست افتادگان
بزرگان که روشندل و نیکبخت | بفرزانگی تاج بردند و تخت
بدنباله راستان کج مرو | وگر راست خواهی ز سعدی شنو

۱ کیونکہ قیامت کو خدا کے پاس بادشاہ کو لیجائیگا وہ فقیر جو تیرے آگے جَو کے برابر قیمت نہیں رکھتا
۲ جب تو چاہتا ہے کہ قیامت میں سردار بنے تو کسی غریب کو بھی اپنا دشمن نہ بنا
۳ کیونکہ جب تیرے سے یہ بادشاہی جاتی رہیگی تو وہ فقیر اُس دشمنی کے سبب تیرا دامن پکڑیگا
۴ غریبوں سے ہاتھ اُٹھا اور ایسا مت کر کہ اگر وہ تجھے گرادیں تو تو شرمندہ بنے +
۵ کیونکہ آزادوں کی نظروں میں عاجزوں کے ہاتھ سے گرنا بُرا ہے +
۶ روشندل اور نیکبخت بزرگوں نے دانائی سے تاج و تخت حاصل کیا +
۷ بزرگوں کے پیچھے ٹیڑھا نہ چل اور اگر تو سیدھا چاہتا ہے تو سعدی سے سُن +

۵۳

صفت جمعیت اوقات درویش راضی

مگو جاہے از سلطنت بیش نیست ۔ کہ ایمن تر از ملکِ درویش نیست

سبکبار مردم سبکتر روند ۔ حق اینست صاحبدلان بشنوند

تہیدست تشویش نانے خورد ۔ ملکِ عالم بقدرِ جہانے خورد

گدا را چو حاصل شود نانِ شام ۔ چناں خوش بخسپد کہ سلطان شام

غم و شادمانی بسر میرود ۔ بمرگ ایں دو از سر بدر میرود

چہ آں را کہ بر سر نہادند تاج ۔ چہ آں را کہ بر گردن آمد خراج

رضائے الٰہی پر خوش رہنے والے درویش کے دلجمعی سے وقت گزارنے کی تعریف

۵۱ یہ مت کہہ کہ کوئی مرتبہ بادشاہی سے زیادہ نہیں بلکہ فقیر کے ملک سے زیادہ کوئی ملک امن میں نہیں

۵۲ ہلکے بوجھ والے لوگ تیز چلتے ہیں۔ حق بات یہی ہے اور صاحبدل اسی کو سنتے ہیں

۵۳ خالی ہاتھ آدمی تو ایک روٹی ہی کا فکر کرتا ہے بادشاہ جہان کے اندازہ کے موافق غم کھاتا ہے

۵۴ فقیر کو جب شام کی روٹی حاصل ہو جاتی ہے تو وہ ایسا خوش سوتا ہے جیسا کہ شام کا بادشاہ

۵۵ غم اور خوشی گزر جاتی ہے۔ موت کے وقت دونوں سر سے الگ ہو جاتے ہیں +

۵۶ یہ شخص جسکے سر پر تاج رکھا۔ اور وہ شخص جسکی گردن پر محصول آیا دونوں برابر

اگر سر فرازے بکیواں برست	وگر تنگدستے بزنداں درست
در آندم کاجل بسر برتاخت	نمی شاید از یکدگر شاں شناخت

حکایت عابد و کلہ پوسیدہ

شنیدم کہ یکبارہ در دجلۂ	سخن گفت با عابدے کلۂ
کہ من فرّ ِ فرماندہی داشتم	بہ سر بر کلاہ مہی داشتم
سپہرم مدد کرد و نصرت وفاق	گرفتم ببازوی دولت عراق
طمع کردہ بودم کہ کرماں خورم	کہ ناگہ بخوردند کرماں سرم

۵۱ اگر کوئی بادشاہ زحل پر ہو۔ یا کوئی تنگدست جیلخانے میں ہو ✦
۵۲ جسوقت ان دونوں کے سر پر موت پہنچیگی پہر کوئی انمیں سے ایکدوسرے سے پہچانا نہیں سکیگا
عابد اور بوسیدہ کھوپری کی حکایت
۵۳ میں نے سنا کہ ایک دفعہ دریا میں۔ ایک کھوپری نے عابد سے کہا ✦
۵۴ کہ میں بہی بادشاہی کا دبدبہ رکہتی تہی۔ اور بادشاہی تاج سر پر رکہتی تہی ✦
۵۵ (جب) آسمان نے میری مدد کی اور مدد نے موافقت تو میں نے بہیبے کی مدد سے عراق فتح کرلیا
۵۶ میں نے یہ خواہش کی تہی کہ کرمان کو فتح کروں یکایک قبر میں کیڑوں نے میرا سر کہالیا

۵۵

بکن پنبۂ غفلت از گوش ہوش | کہ از مردگاں پندت آید بگوش

گفتار در نکوکاری و بدکاری و انجام آں

نکوکار مردم نباشد بدش	نورزد کسے بد کہ نیک آیدش
شر انگیز مردم سوے شر رود	چو کژدم کہ در خانہ کمتر رود
اگر نفع کس در نہاد تو نیست	چنیں جوہر و سنگ خارا یکے ست
غلط گفتم اے یار شائستہ خوے	کہ نفعست در آہن و سنگ و روے
چنیں آدمی مردہ بہ ننگ را	کہ بر وے فضیلت بود سنگ را

ك غفلت کی روئی ہوش کے کانوں میں سے نکال تاکہ مردوں سے نصیحت تیرے کان میں آئے

نیکی اور بدی اور اُسکے انجام کے بیان میں گفتگو

٥٢ نیک آدمی کا بُرا نہیں ہوتا اور جو کوئی بدی کرتا ہے اُسکو نیکی نہیں ملتی +

٥٣ شریر آدمی شرارت کی طرف جاتا ہے۔ بچھو کی طرح کہ وہ اپنے گھر میں اکثر نہیں جاتا

٥٤ اگر کسیکا نفع تیری ذات میں نہیں ایسا جوہر اور سخت پتھر یکساں ہے +

٥٥ اے مبارک خو یار میں نے تو غلطی کی کیونکہ لوہے اور پتھر اور کانسی میں تو نفع ہے

٥٦ ایسے آدمی کا شرم کے مارے مرنا اچھا ہے جسپر پتھر کو بھی بزرگی ہو +

نہ ہر آدمی زادہ از دد بہ است	کہ دد ز آدمی زادۂ بد بہ است
بہ است از دد انسان صاحب خرد	نہ انسان کہ در مردم افتد چو دد
چو انسان نداند بجز خورد و خواب	کدامش فضیلت بود بر دواب
سوار نگوں بخت بے راہ رو	پیادہ برو زود برفتن گرو
کسے دانۂ نیکمردی نکاشت	کزو خرمن کام دل برنداشت
نہ ہرگز شنیدیم در عمر خویش	کہ بدمرد را نیکی آید بہ پیش

حکایت سرہنگ مردم آزار

لہ ہر آدمی درندہ جانور سے اچھا نہیں بلکہ بُرے آدمی سے تو درندہ ہی اچھا ہے

ٹہ عقلمند آدمی تو درندہ جانور سے اچھا ہے وہ نہیں جو لوگوں میں درندوں کی طرح پڑے

تہ جب آدمی کھانے اور سونے کے سوا کچھ نہ جانے۔ تو اُسکو چوپایوں پر کونسی بزرگی ہے

کہ بدبخت بے راہ چلنے والے سوار سے تو چلنے میں پیدل سبقت لیجاتا ہے +

ہ ایسا کسی نے نیکمردی کا بیج نہ بویا کہ اُس سے دل کے مقصد کا کھلیان نہ اُٹھایا ہو

لہ ہم نے اپنی عمر میں کبھی نہیں سُنا کہ بد آدمی کو نیکی پیش آئی +

لوگوں کو تکلیف دینے والے سپاہی کی کہانی

[illegible]

گرازے بچاہے درافتادہ بود — کہ از ہول او شیر نر مادہ بود

بد اندیش مردم بجز بد ندید — بیفتاد و عاجز تر از خود ندید

ہمہ شب ز فریاد و زاری نخفت — یکے بر سرش کوفت سنگے و گفت

تو ہرگز رسیدی بفریاد کس — کہ میخواہی امروز فریاد رس

ہمہ تخم نامردمی کاشتی — ببیں لاجرم بر کہ برداشتی

کہ بر جانِ ریشت نہد مرہمے — کہ دلہا ز ریشت بنالد ہمے

تو مارا ہمے چاہ کندی براہ — بسر لاجرم درفتادی بچاہ

لہ ایک بہادر کنوئیں میں گر پڑا تھا کہ جسکے خوف سے شیر نر بھی مادہ تھا +

ﷺ لوگوں کے برا چاہنے والے نے بدی کے سوا کچھ نہ دیکھا کنوئیں میں گرا اور اپنے سے زیادہ جو بیکس تھا نہ دیکھا

ﷺ فریاد اور زاری سے ساری رات سویا۔ ایک شخص نے اُسکے سر پر پتھر مار کر کہا

ﷺ کہ تو کبھی کسی کی فریاد کو پہنچا ہے۔ جو تو آج فریاد رس کو پکار رہا ہے +

ﷺ تو نے تمام بیمروتی کے بیج بوئے ہیں۔ دیکھ کہ آخر کو تو نے کیا پھل اُٹھایا

ﷺ تیری زخمی جان پر کون مرہم لگائے۔ اسواسطے کہ سینکڑوں لوگ تیرے زخمی کیے ہوئے ہیں

ﷺ تو ہمارے واسطے رستے میں کنواں کھودتا تھا۔ ناچار تو ہی سر کے بل کنوئیں میں گرا +

[illegible]

دو کس چه کنند از پی خاص و عام	یکی نیک محضر دگر زشت نام
یکی تا کند تشنه را تازه حلق	دگر تا بگردن در افتند خلق
اگر بد کنی چشم نیکی مدار	که هرگز نیارد گز انگور بار
نپندارم ای در خزان کشته جو	که گندم ستانی بوقت درو
درخت زقوم ار بجان پروری	مپندار هرگز کز و برخوری
رطب نا ورد چوب خرزهره بار	چو تخم افگنی برهمان چشم دار

حکایت حجاج بن یوسف و مرد حق گوے

۵۱ دو آدمی خاص و عام کے واسطے کنواں کھودتے ہیں ایک تو نیک خصلت اور دوسرا بدذات

۵۲ ایک تو اسلیے کہ پیاسوں کے حلق کو تر کرے دوسرا اسواسطے کہ اسمیں لوگ سر کے بل گریں

۵۳ اگر تو بدی کرتا ہے تو نیکی کی امید نرکھ کیونکہ جھاؤ کے درخت میں کبھی انگور کا پھل نہیں لگتا

۵۴ اے خزاں کے موسم میں جو بونیوالے میں خیال نہیں کرتا کہ تو کاٹنے کے وقت گیہوں کاٹیگا

۵۵ اگر تو تھوہر کے درخت کو جان کی برابر پالے تو کبھی یہ خیال نہ کرنا کہ تو اس سے پھل کھائیگا

۵۶ کنیر کے درخت میں کھجور کا پھل نہیں لگتا۔ پس تو جس کا بیج بوتا ہے اسی کی امید رکھ

یوسف کے بیٹے حجاج اور سچ بولنے والے فقیر کی کہانی

حکایت کنند از یکے نیکمرد ¹ / که اکرام حجاج یوسف نکرد

بسوداچناں بروافتاندست ² / که حجاج رادست صحبت ببست

بسرہنگِ دیواں نگه کرد تیز ³ / که نطعش بینداز و خونش بریز

چو حجت نماند جفاجوے را ⁴ / بپرخاش درہم کشند روے را

بخندید و بگریست مردِ خداے ⁵ / عجب داشت سنگیں دل تیره راے

چو دیدش که خندید و دیگر گریست ⁶ / بپرسید کیں خنده و گریه چیست

بگفتا ہمے گریم از روزگار ⁷ / که طفلانِ بیچاره دارم چہار

سلہ ایک نیکمرد کا ذکر کرتے ہیں کہ اُس نے یوسف کے بیٹے حجاج کی تعظیم نہ کی +

سلہ دیوانے پن سے اُسپر ایسا خفا ہوا کہ حجاج کی صحبت کا ہاتھ باندھ دیا

سلہ بادشاہ نے کچہری کے جمعدار کی طرف تیز نگاہ کی (اور کہا) کہ اُسکے واسطے زیرانداز بچھا اور خون گرا

سلہ جب ظالم کو دلیل نہیں رہتی تو لڑائی کے واسطے تیوری چڑھاتا ہے +

سلہ وہ خدا کا مرد ہنسا اور پھر رو دیا۔ بے رحم اور بے عقل تعجب میں ! +

سلہ جب بادشاہ نے اُسکو دیکھا کہ وہ ہنسا اور پھر رو دیا تو پوچھا کہ یہ ہنسا اور رونا کیسا ہے ؟

سلہ اُسنے کہا کہ میں زمانہ کی گردش سے روتا ہوں اسواسطے کہ میں بیچارے چار بچے رکھتا ہوں

همی خندم از لطفِ یزدانِ پاک	که مظلوم رفتم نه ظالم بخاک
یکی گفتش ای نامور شهریار	چه خواهی ازین سیر زود دست دار
که خلقی بدو جمله دارند پشت	روا نیست خلقی بیکبار کشت
بزرگی و عفو و کرم پیشه کن	ز خردانِ اطفالش اندیشه کن
مگر دشمنِ خاندانِ خودی	که بر خاندانها پسندی بدی
مپندار دلها بداغِ تو ریش	که روزِ پسین آیت خیر بیش
نخفتست مظلوم ز آهش بترس	ز دودِ دلِ صبحگاهش بترس

سلہ اور خدائے پاک کی مہربانی سے ہنستا ہوں اسلئے کہ مظلوم ہو کر خاک میں گیا ہوں نہ ظالم

سلہ ایک شخص نے اُس سے کہا اے نامور بادشاہ تو اس ٹیپے سے کیا لیتا ہے اس سے ہاتھ اُٹھا

سلہ اسواسطے کہ ایک خلقت اُسیر پشت و پناہ رکھتی ہے اور ایک خلقت کو ایکدفعہ ہی مار ڈالنا نہیں

سلہ بزرگی اور بخشش کا پیشہ اختیار کر۔ اور اُسکے چھوٹے چھوٹے لڑکوں کا بھی خیال کر

سلہ شاید تو اپنے خاندان کا دشمن ہے جو اور خاندانوں پر بدی پسند کرتا ہے

سلہ جب بہت دل تیرے داغ سے زخمی ہوں تو یہ گمان مت کر کہ قیامت کے دن تیرے آگے بھلائی آئیگی

سلہ مظلوم نہیں سویا اُسکی آہ سے ڈر اور اُسکے دل کے صبح کے وقت کی آہ کے دھوئیں سے ڈر

نترسی که پاک اندرونی شبی
برآرد ز سوز جگر یاربی

نه ابلیس بد کرد و نیکی ندید
بر پاک ناید ز تخم پلید

مدر پرده کس بهنگام جنگ
که باشد ترا نیز در پرده ننگ

مزن بانگ بر شیر مردان درشت
چو با کودکان بر نیائی بمشت

شنیدم که نشنید و خونش بریخت
ز فرمان داور که داند گریخت

بزرگی در آن فکرت آن شب بخفت
بخواب اندرون دید درویش گفت

دمی بیش بر من سیاست نراند
عقوبت بر او تا قیامت بماند

۱ تو نہیں ڈرتا کہ کوئی نیک مرد کسی روز رات کو۔ جگر کی جلن سے یا رب نکالے (یعنے بددعا کرے)
۲ کیا شیطان نے برا کیا نیکی دیکھی۔ ناپاک بیج میں پاک پھل نہیں لگتا +
۳ لڑائی کے وقت کسی کا پردہ نہ پھاڑ۔ کیونکہ تیرے پردے میں بھی شرم ہوگی
۴ بہادروں پر سخت آواز نہ مار۔ جب تو لڑکوں کے ساتھ مکّے میں غالب نہیں آتا +
۵ میں نے سنا کہ بادشاہ نے کہنا نہ مانا اور اسکو قتل کر ڈالا۔ خدا کے حکم سے کون بھاگ سکتا ہے
۶ ایک بزرگ اس فکر میں اس رات سویا۔ اسنے خواب میں درویش کو دیکھا اور یہ کہتے ہوئے
۷ کہ اسنے مجھکو ایکدم سے زیادہ تکلیف نہ دی۔ اُس پر قیامت تک تکلیف رہی +

حکایت

یکے پند میداد فرزند را — نگہدار پند خردمند را
مکن جور بر خوردکاں اے پسر — کہ یکروزت افتد بزرگی بسر
نمے ترسی اے گرگ ناقص خرد — کہ روزے پلنگیت برہم درد
بخردی درم زور سرپنجہ بود — دل زیر دستاں ز من رنجہ بود
بخوردم یکے مشت زور آوراں — دگر دم نکردم ز زور بر لاغراں

گفتار اندر نواختن رعیت رحمت بر افتادگاں

کہانی

(١) ایک شخص اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا - کہ عالم کی نصیحت کو یاد رکھ
(٢) اے بیٹا غریبوں پر ظلم مت کر - کیونکہ ایکدن یہ بزرگی تیرے سر سے جاتی رہیگی
(٣) اے بیوقوف بھیڑیے تو نہیں ڈرتا - کہ کسی دن کوئی تیندوا تجھے بھی پھاڑ ڈالیگا
(٤) لڑکپن میں میرے پنجے میں بھی طاقت تھی - کمزوروں کا دل مجھ سے بھی دکھی تھا
(٥) ایک دفعہ میں نے زور آوروں کا مکا کھایا - تو پھر کبھی کمزوروں پر زبردستی کی

رعیت کو نوازنے اور محتاجوں پر رحم کرنے کے بیان میں گفتگو

الا تا[1] بغفلت نخسپی که نوم	حرامست بر چشم سالار قوم
غم[2] زیر دستان بخور زینهار	بترس از زبردستی روزگار
نصیحت[3] که خالی بود از غرض	چو داروی تلخست دفع مرض

حکایت ہم درین معنی

یکے[4] را حکایت کنند از ملوک	که بیماری رشته کردش چو دوک
چنانش[5] در انداخت ضعف جسد	که می برد بر زیردستان حسد
که[6] شاه ارچه بر عرصه نام آور است	چو ضعف آید از بیذقے کمتر است

۱ خبردار تو کبھی غفلت میں نہ سونا - کیونکہ قوم کے سردار کی آنکھ پر نیند حرام ہے

۲ کمزوروں کا غم ضرور رکھ - اور زمانہ کی زبردستی سے ڈر +

۳ جو نصیحت غرض سے خالی ہوتی ہے وہ کڑوی دارو کی طرح بیماری کھونیوالی ہے

اسی بیان میں کہانی

۴ ایک بادشاہ کا ذکر کرتے ہیں کہ دوے کی بیماری نے اُسکو تکلے کی مانند کر دیا تھا

۵ بدن کی کمزوری نے اُسکو ایسا عاجز کر دیا تھا کہ وہ ادنیٰ لوگوں کی تندرستی پر حسد کرتا تھا

۶ کیونکہ اگرچہ بادشاہ شطرنج کے میدان میں نامآور ہے لیکن جب اُسکو ضعف آیا تو پیدل سے بھی کمتر ہے

ندیمے زمین ملک بوسه داد	که عمر خداوند جاوید باد
درین شهر مردے مبارک دم است	که در پارسایان چنوی کم است
بردند پیشش مهمات کس	که مقصود حاصل نشد در نفس
نرفت است هرگز برو ناصواب	دل روشن و دعوتش مستجاب
بخوان تا بخواند دعائے برین	که رحمت ببارد ز آسمان بر زمین
بفرمود تا مهتران خدم	بخوانند پیر مبارک قدم
بگفتا دعائے کن اے هوشمند	که در رشته چون سوزنم پائے بند

۱ ایک ہمنشین نے بادشاہ کی زمین چومی ـ کہ خدا کرے حضور ہمیشہ سلامت رہیں
۲ اس شہر میں ایک مبارک دم بزرگ ہے کہ درویشوں میں اُس جیسا کوئی نہیں +
۳ اُسکے پاس ایسی مہمیں کوئی نہیں لیگیا کہ اُسیوقت اُنکا مطلب حاصل نہ ہوگیا ہو
۴ اُس سے کبھی بُرا کام سرزد نہیں ہوا ـ اُسکا دل روشن اور اُسکی دعا مقبول ہے +
۵ اُسکو بلا کہ وہ اُسپر کوئی دعا پڑھے ـ تاکہ آسمان سے زمین پر رحمت نازل ہو +
۶ بادشاہ نے فرمایا تو سپاہیوں نے مبارک قدم بڈھے کو بلایا +
۷ بادشاہ نے کہا اے عقلمند (میرے واسطے) دعا کر کہ میں تاگے کی بیماری میں ایسا پھنسا ہوا ہوں

شنیدایں سخن پیر خم کرده پشت
به تندی برآورد بانگ درشت

که حق مهربانست بر دادگر
ببخشا و بخشایش حق نگر

دعای منت کی شود سودمند
اسیران مظلوم در چاه بند

تو ناکرده بر خلق بخشایشی
کجا بینی از دولت آسایشی

بباید عذر خطا خواستن
پس از شیخ صالح دعا خواستن

کجا دستگیرد دعای ویت
دعای ستمدیدگان در پیت

شنید ایں سخن شهریار عجم
ز خشم و خجالت برآمد بهم

۵۱ کبڑے بوڑھے نے یہ بات سنی تو جھنجلا کر ایک سخت آواز ماری ۔
۵۲ کہ خدا منصف پر مہربان ہے ۔ تو بخشش کر اور پھر خدا کی بخشش دیکھ ۔
۵۳ میری دعا تجھے کب فائدہ مند ہو ۔ جب مظلوم قیدی کنویں میں بند ہوں
۵۴ تو خلق پر رحم کیے بغیر دولت کہاں آرام دیکھ سکتا ہے ۔
۵۵ پہلے خطا کا عذر کرنا چاہیے ۔ پھر شیخ صالح سے دعا کرانی چاہیے ۔
۵۶ اسکی دعا تیری مدد کہاں کرے ۔ جب مظلوموں کی بد دعا تیرے پیچھے لگی ہو ۔
۵۷ فارس کے بادشاہ نے جب بات سنی ۔ غصہ اور شرم کے سبب ناراض ہوا ۔

برنجید و پس با دل خویش گفت	چه رنجم حق است اینکه درویش گفت
بفرمود تا هر که در بند بود	بفرمانش آزاد کردند زود
جهاندیده بگذارد و رکعت نماز	بداور برآورد دست نیاز
کر ای برفرازندهٔ آسمان	بجنگش گرفتی بصلحش بمان
ولی همچنان بر دعا داشت دست	که رنجور افتاده بر پای جست
تو گفتی ز شادی بخواهد پرید	چو طاؤس چون رشته در پا ندید
بفرمود گنجینهٔ گوهرش	فشانند در پای و زیر سرش

سله رنجیدہ ہوا اور پھر اپنے دل میں کہا میں کیوں رنجیدہ ہوں بات جو درویش نے کہی سچ ہے
سلہ بادشاہ نے حکم دیا (کہ قیدیوں کو آزاد کردو) تو فقیر تھے اسکے حکم سے جلد چھوڑ دیئے
سلہ جہاندیدہ درویش نے دو رکعت نماز کے بعد خدا کے سامنے دعا کا ہاتھ پھیلایا +
سلہ (اور کہا) کہ اے آسمان کے بلند کرنیوالے تو نے اسکو لڑائی کے سبب پکڑا اب صلح کی وجہ سے چھوڑ دے
سلہ ولی ابھی دعا مانگ ہی رہا تھا کہ پڑا ہوا بیمار تندرست ہو گیا +
سلہ گویا خوشی سے مور کی طرح اڑ جائیگا جب اسنے اپنے پاؤں میں تار نہ دیکھا +
سلہ بادشاہ نے فرمایا تو غلاموں نے موتیوں کے خزانے اسکے پاؤں میں ڈالے اور اسکے سر کے نیچے بھی بچھائے

٦٧

حق از بہر باطل نشاید نہفت | از انجملہ دامن بیفشاند و گفت
مرو بر سر رشتہ بار دگر | مبادا کہ دیگر گسلد رشتہ سر
چو بارے فتادی نگہدار پاے | کہ تا بار دیگر نلغزد ز جاے
ز سعدی شنو کیں سخن راست است | نہ ہر بارے اُفتادہ برخاست است

گفتار در بیوفائی ملک و نعمت دنیا کہ بقا ندارد

جہاں اے پسر ملک جاوید نیست | ز دنیا وفاداری امید نیست
نہ بر باد رفتے سحرگاہ و شام | سریر سلیمان علیہ السلام

سلہ جھوٹ کے واسطے سچ نہ چھپانا چاہیئے - اسنے سب سے دامن جھاڑ کر کہا +

سلہ پھر بارِ دیگر ہو کر نہ چلنا (یعنی خلقت کو نہ ستانا) ایسا نہو کہ پھر ناروا ظاہر ہو جائے +

سلہ جب ایک دفعہ گر پڑا پھر اپنے پاؤں کو سنبھال تاکہ تیرا پاؤں دوبارہ جگہ سے نہ پھسلجائے

سلہ سعدی سے سُن کہ یہ بات سچ ہے - ہر بار گرا ہوا ہر دفعہ نہیں اُٹھتا +

دنیا کے ملک و دولت کی بیوفائی کے بیان میں جسے بقا نہیں گفتگو

سلہ اے لڑکے یہ جہان ہمیشہ کو رہنے کا ملک نہیں - اور دنیا سے وفاداری کی اُمید نہیں ہے

سلہ کیا صبح اور شام سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر نہیں چلتا تھا +

باخر ندیدی کہ بادر رفت	خنک آنکہ با دانش و داد رفت
کسے زیں میاں گوی دولت ربود	کہ در بند آسایش خلق بود
بکار آمد آنہا کہ برداشتند	نہ گرد آوریدند و بگذاشتند

حکایت در تغیر روزگار و انتقال دولت

شنیدم کہ در مصر میر اجل	سپہ تاخت بر روزگارش اجل
جمالش برفت از رخ دلفروز	چو خور زرد شد بس نماند ز روز
گزیدند فرزانگان دست فوت	کہ در طب ندیدند دارو ے موت

۱ آخر تونے دیکھا نہیں کہ برباد ہوگیا۔ آرام سے وہ شخص ہے جو عقل اور انصاف ساتھ لیگیا

۲ یہاں سے تو وہ شخص دولت کی گیند لیگیا جو خلقت کے آرام کی فکر میں رہا +

۳ وہ چیزیں کام آئیں جو اپنے ساتھ لیگیا - نہ وہ جو جمع کیں اور چھوڑ کر مر گئے

زمانے کے بدلنے اور دولت کے جاتے رہنے کی ہیانیں کہانی

۴ مینے سُنا کہ مصر میں ایک بڑا امیر تھا - موت نے اپنی فوج اُسکے زمانے پر دوڑائی

۵ اُسکے دلفروز چہرے سے جمال جاتا رہا کیونکہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے تو پھر دن نہیں رہتا

۶ طبیب افسوس کرنے لگے - کیونکہ طب میں موت کا علاج نہ ملا +

۵۱ همه تخت و ملکے پذیرد زوال	بجز ملک فرمانده لایزال
۵۲ چو نزدیک شد روز عمرش بشب	شنیدم که میگفت در زیر لب
۵۳ که در مصر چوں من عزیزے نبود	چو حاصل همین بود چیزے نبود
۵۴ جهاں گرد کردم نخوردم برش	برفتم چو بیچارگاں از سرش
۵۵ پسندیده رایے که بخشید و خورد	جهاں از پے خویشتن گرد کرد
۵۶ دراں کوش تا با تو ماند مقیم	که هرچه از تو آید دریغست و بیم
۵۷ کند خواجه بر بستر جاں گداز	یکے دست کوتاه دیگر دراز

۵۱ تمام تخت اور ملک زوال قبول کرتے ہیں۔ ہمیشہ رہنیوالے حاکم (یعنی خدا) کے ملک کے سوا

۵۲ جب اسکی عمر کا دن رات کے نزدیک ہوا (یعنے مرنے لگا) تو میں نے سنا کہ وہ (آہستہ آہستہ) ہونٹوں میں کہتا تھا

۵۳ کہ مصر میں مجھ سا کوئی وزیر نہ تھا - جب انجام یہی تھا تو کچھ بھی نہیں تھا +

۵۴ میں نے جہان کی دولت جمع کی اور اسکا پھل نہ کھایا اور بیچاروں کی طرح اسکے سر سے گزر گیا

۵۵ جس پسندیدہ عقل نے (اوروں کو) بانٹا اور (آپ) کھایا - اسنے جہان کی دولت اپنے لئے جمع کی

۵۶ اسمیں کوشش کر کہ تیرے ساتھ ہمیشہ کو قائم رہے - کیونکہ جو کچھ تجھ سے رہجائیگا اس سے افسوس اور خوف آئیگا

۵۷ امیر آدمی (جان کنی کے وقت) جانگداز بستر پر ایک ہاتھ سکیڑتا اور دوسرے کو پھیلاتا ہے

در آندم ترا مینماید بدست	که دهشت زبانش بگفتن ببست
که دستے بجود و کرم کن دراز	دگر دست کوته کن از ظلم و آز
کنونت که دستست خارے بکن	دگر کے بر آری تو دست از کفن
بتابد بسے ماه و پروین و هور	که سر بر نداری ز بالین گور

حکایت قزل ارسلان با دانشمند

قزل ارسلاں قلعۂ سخت داشت	که گردن بالوند بر می فراشت
نه اندیشه از کس نه حاجت بهیچ	چو زلف عروساں رهش پیچ پیچ

۵۱ اسوقت تجھے ہاتھ سے بتلاتا ہے کہ دہشت سے اُسکی زبان بولنے سے بند کر دی ہے

۵۲ کہ ایک ہاتھ تو سخاوت اور بخشش کے واسطے بڑھا۔ دوسرا ظلم اور حرص سے کوتاہ کر

۵۳ اب جو تجھ کو قدرت ہے تو (کسی کام) کا کانٹا نکال۔ پھر تو کفن سے کیونکر ہاتھ نکال سکیگا

۵۴ چاند اور ستارے اور سورج بہت مدت تک چمکینگے اور تو قبر کے سرہانے سے سر نہیں اُٹھائیگا

قزل ارسلان سے دانشمند کی کہانی

۵۵ قزل ارسلان ایک مضبوط قلعہ رکھتا تھا جو الوند کی برابری کرتا تھا +

۵۶ کسیکا اندیشہ اور نہ کسی چیز کی ضرورت۔ معشوقوں کی زلفوں کی طرح اسکا رستہ پیچ در پیچ تھا

چنان در فتاده در روضه‌اش ۱ — که در لاجوردی طبق بیضه‌اش

شنیدم که مردے مبارک حضور ۲ — بنزدیک شاه آمد از راه دور

حقایق شناسے جهاندیده‌ۂ ۳ — هنرمند آفاق گردیده‌ۂ

بزرگے زبان‌آورے کاردان ۴ — حکیمے سخنگوے بسیاردان

قزل گفت چندین که گردیده‌ۂ ۵ — چنین جاے محکم کجا دیده‌ۂ

بخندید کین قلعه خرم است ۶ — ولیکن نپندارمش محکم است

نه پیش از تو گردنکشان داشتند ۷ — دمے چند بودند و بگذاشتند

۱ باغ میں ایسا خوب سبز بنا ہوا تھا۔ جیسے سبز طباق میں انڈا (دھرا ہوتا ہے)

۲ میں نے سنا کہ ایک مبارک حضور مرد۔ بادشاہ کے پاس دور کے رستے سے آیا +

۳ حقیقتوں کا پہچاننے والا جہان کی نیک بد کو دیکھے ہوئے ہنر والا جہان کی سیر کئے ہوئے

۴ بزرگ اور شاعر اور کام جاننے والا۔ بات کہنے والا اور بہت جاننے والا حکیم +

۵ قزل نے کہا کہ تو جہان میں اتنا پھرا ہے۔ ایسا مضبوط قلعہ بھی کہیں دیکھا ہے +

۶ درویش نے ہنسکر کہا کہ یہ قلعہ بہت اچھا ہے۔ لیکن میں اسکو مضبوط نہیں سمجھتا

۷ کیا تیرے سے پہلے اور بادشاہ اس پر قابض نہیں تھے۔ وہ بھی چند روز اس میں رہے، اور چھوڑ گئے

نہ بعد از تو شاہانِ دیگر برند	درختِ امیدِ ترا بر خورند
ز دورانِ ملکِ پدر یاد کن	دل از بندِ اندیشہ آزاد کن
چنانش بہ کنجے نشاند	کہ بر یک پشیزش تصرف نماند
چو نومید ماند از ہمہ چیز و کس	امیدش بفضلِ خدا ماند و بس
بر مردِ ہشیار دنیا خس است	کہ ہر مدتے جائے دیگر کس است

حکایت

چنیں گفت شوریدهٔ در عجم	بکسرےٰ کہ اے وارثِ ملکِ جم

۱ کیا تیرے بعد اور بادشاہ نہ لینگے ۔ تیری امید کے درخت کا پھل کھائینگے +

۲ (اپنے) باپ کے بادشاہی زمانہ کو یاد کر (اور طولِ امل کے) فکر کی قید سے دل کو آزاد کر

۳ زمانہ نے اسکو ایک کونہ میں ایسا بٹھلایا ہے کہ دمڑی پر اسکا قبضہ نہیں رہا +

۴ جب وہ سب چیزوں اور آدمیوں سے نا امید ہو گیا ۔ تو اسکے امید فقط خدا ہی کے فضل پر رہی

۵ ہشیار آدمی کے نزدیک دنیا ہیچ ہے کیونکہ ہر زمانے میں نئے آدمی کی جگہ ہے +

کہانی

۶ فارس کے ملک میں ایک دیوانہ نے نوشیرواں سے کہا کہ اے جمشید کے ملک کے وارث !

اگر ملک بر جم بماندے و بخت	ترا کے میسر شدے تاج و تخت
اگر گنج قارون بدست آیدی	نماند مگر آنچہ بخشی بری

حکایت

چو الپ ارسلان جان بجان بخش داد	پسر تاج شاہی بسر بر نہاد
بتربت سپردندش از تاج گاہ	نہ جائے نشستن بہ آماج گاہ
چنیں گفت دیوانۂ ہوشیار	چو دیدش پسر روز دیگر سوار
زہے ملک و دوران سر در نشیب	پدر رفت و پائے پسر در رکیب

۱ اگر یہ بادشاہی اور نصیبہ جمشید ہی کے ساتھ رہتا — تو یہ تاج اور تخت تجھے کب میسر ہوتا
۲ اگر تو قارون کا خزانہ بھی حاصل کر لے — تو وہ تیرے پاس قائم نہ رہیگا لیکن جو کچھ تو

کہانی

۳ جب الپ ارسلان نے خدا کو جان دی (تو مر گئے) بیٹے نے بادشاہی کا تاج سر پر رکھا +
۴ اُسکو تختگاہ سے قبر میں دفن کیا (کہ قبر) بیٹھنے اور آرام کی جگہ نہیں ہے +
۵ ایک ہوشیار دیوانے نے ایسا کہا جبکہ دوسرے دن اسکا بیٹا تخت پر بیٹھا تھا
۶ سبحانی میں سر رکھنے والے زمانے کا عجب ملک ہے۔ باپ مرا اور بیٹے کا پاؤں رکاب میں ہے +

چنین است گردیدنِ روزگار	سبک سیر بدعہد ناپائدار
چو دیرینہ روزے سر آورد عہد	جوان دولتے سر برآورد ز مہد
منہ بر جہان دل کہ بیگانہ ایست	چو مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست
نکوئی کن امسال چون دہ تراست	کہ سالِ دگر دیگرے دہ خدا است

حکایت بادشاہ ظالم کہ خر را بسخرہ میگرفت

شنیدم کہ از پادشاہانِ غور	یکے پادشہ خر گرفتے بزور
خران زیر بارِ گران بے علف	بروزے دو مسکین شدندے تلف

۱ زمانے کی گردش ایسی۔ تیز رفتار اور بدعہد اور ناپائدار ہے ✦

۲ کہ جب کوئی پرانا اپنا عہد پورا کر چکتا ہے۔ تو ایک جوان دولت پالنے سے سر نکالتا ہے

۳ اس جہان پر دل مت لگا کیونکہ بیگانہ ہے۔ ڈوم کی طرح کہ ہر روز نئے گھر میں ہے

۴ اس سال نیکی کر جب گاؤں تیرا ہے۔ کیونکہ دوسرے برس کوئی شخص گاؤں کا مالک ہوگا

ظالم بادشاہ کی حکایت جو گدھوں کو بیگار میں پکڑا کرتا تھا ✦

۵ میں نے سنا کہ غور کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ غریبوں کے گدھے زبردستی پکڑ لیتا تھا

۶ گدھے بیچارے گھاس کے بغیر بھاری بوجھ کے نیچے چند روز میں ہلاک ہو جاتے تھے

چو منعم کند سفلہ را روزگار | نہد بر دل تنگ درویش بار

چو بام بلندش بود خود پرست | کند بول و خاشاک بر بام پست

شنیدم کہ بارے بعزم شکار | بروں رفت بیدادگر شہریار

تگاور بدنبال صیدے براند | شبش در گرفت از حشم دور ماند

بہ تنہا ندانست روئے رہے | بینداخت ناکام شب در دہے

خرے دید پوئندہ کارگر | توانا و زور آور و باربر

یکے مرد کرد استخوانے بدست | چناں میزدش کاستخواں می شکست

۵۱ جب زمانہ کمینہ کو مالدار بنا دیتا ہے تو وہ مفلس کے دُکھیا دل پر بوجھ رکھتا ہے

۵۲ جب مغرور کی چھت بلند ہوتی ہے تو نیچے چھت کے کوٹھوں پر پیشاب اور کوڑا ڈالتا ہے

۵۳ میں نے سُنا کہ ایک دفعہ شکار کے ارادہ سے ظالم بادشاہ باہر گیا +

۵۴ (اور) ایک شکار کے پیچھے گھوڑا دوڑایا اور اُسکو رات ہوگئی اور وہ لشکر سے دور رہا

۵۵ وہ اکیلا رستہ نہ پہچان سکا - ناچار رات کو ایک گاؤں میں آ پڑا +

۵۶ (وہاں) اُسنے ایک دوڑنیوالا اور کام کرنیوالا - زور آور اور بوجھ اُٹھانیوالا گدھا دیکھا

۵۷ ایک کُردستانی آدمی اُستخواں ہاتھ میں لئے ہوئے اسکو ایسا مارتا تھا کہ اُسکی ہڈیاں ٹوٹی جاتی تھیں

۱ شہنشہ برآشفت و گفت ایجواں	ز حد رفت جورت بریں بے زباں
۲ چو زور آوری خود نمائی مکن	بر افتادہ زور آزمائی مکن
۳ پسندش نیامد فرو مایہ قول	یکے بانگ بر بادشہ زد ز ہول
۴ کہ بیہودہ نگرفتم ایں کار پیش	برو چوں ندانی بپس کار خویش
۵ بسا کس کہ پیش تو معذور نیست	چو وا بینی از مصلحت دور نیست
۶ ملک را درشت آمد از وے خطاب	بگفتا بگو تا چہ دانی صواب
۷ کہ پندارم از عقل بیگانۂ	نہ مستی ہمانا کہ دیوانۂ

۱ بادشاہ نے خفا ہو کر کہا اے جوان اِس بے زبان پر تیرا ظلم حد سے گزر گیا

۲ جب تو زور آور ہے تو شیخی مت کر۔ عاجز پر زور آزمائی مت کر +

۳ اُس کو کمینی بات پسند نہ آئی۔ بادشاہ پر خفگی سے ایک آواز ماری +

۴ کہ میں نے یہ کام بیہودہ نہیں اختیار کیا۔ جب تو نہیں جانتا ہے تو جا اپنا کام کر

۵ بہت سے آدمی جو تیرے نزدیک معذور نہیں جب تو اچھی طرح دیکھے تو اُنکا کام مصلحت سے خالی نہیں ہے

۶ بادشاہ کو اُسکا کہنا بُرا معلوم ہوا۔ کہا کہ تو اسمیں کیا بھلائی سمجھتا ہے بتلا +

۷ کیونکہ میں تجھ کو جانتا ہوں کہ تو عقل سے خالی ہے مست نہیں بلکہ بیشک دیوانہ ہے

بخندید کاے ترکِ ناداں خموش	مگر حالِ خضرت نیاید بگوش
نہ دیوانہ خواند کس اورا نہ مست	چرا کشتی ناتواناں شکست
جفا جوے گفت اے ستمگارہ مرد	چہ دانی کہ خضر آں برا چہ کرد
دراں بحر مرد جفا پیشہ بود	کہ دلہا ازو بحر اندیشہ بود
جزائر زکردار او پُر خروش	جہانے ز دستش چو دریا بجوش
پس آں نزاز بہر مصالح شکست	کہ سالار ظالم نگیرد بدست
شکستہ متاعے کہ در حرز تست	ازاں بہ کہ در دستِ دشمن درست

۵۱ کنو ہرنے ہنسکر کہا کہ اے ناداں ترک چپ رہ۔ شاید خضر کا حال تجہیں سننا +

۵۲ نہ کوئی اُسکو دیوانہ کہتا ہے اور نہ مست۔ اُس نے غریبونکی کشتی کیوں توڑ ڈالی تھی +

۵۳ بادشاہ نے کہا اے ظالم آدمی۔ تو کیا جانے کہ خضر نے وہ کام کیوں کیا تہا +

۵۴ اُس سمندر میں ایک ظالم بادشاہ تہا۔ کہ سب لوگ اُسکے ظلم سے خوفناک تھے

۵۵ تمام ٹاپو اُسکے ظلم سے شور کرتے تہے۔ ایک جہان اُسکے ہاتھ سے دریا کی طرح جوش میں تھا

۵۶ پس اُسکو اس مصلحت کیواسطے توڑا تھا۔ کہ ظالم بادشاہ چہین نہ لیجا سکے +

۵۷ جو ٹوٹی ہوئی چیز کہ تیرے قبضے میں ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ دشمن کے ہاتھ میں درست ہو

۵۶ بہر جار و مجرور متعلق شکست ... فعل ... سالار ظالم موصوف و صفت ملکر فاعل ہوا ...

بخندید دهقانِ روشن ضمیر [1] | که بس حق بدست منست اے امیر
نه از جهل می‌شکنم پاے خر [2] | که از جورِ سلطانِ بیدادگر
خر ایں جایگه لنگ و تیمار کش [3] | ازاں به که بعیش ملکِ بارکش
تو آں را نگوئی که کشتی گرفت [4] | که چوں تا ابد نامِ زشتی گرفت
تفو بر چنان ملک و دولت که راند [5] | که شنعت برو تا قیامت بماند
ستمگر جفا بر تنِ خویش کرد [6] | نه بر زیر دستانِ درویش کرد
که فردا در آں محفلِ نام و ننگ [7] | بگیرد دگر بار و ریشش بچنگ

[1] روشن دل گنوار نے ہنس کر کہا۔ کہ اے امیر حق بجانب میری طرف ہے +

[2] میں گدھے کے پاؤں جہالت سے نہیں توڑتا۔ بلکہ ظالم بادشاہ کے ظلم کے سبب سے

[3] گدھا یہاں لنگڑا اور تکلیف اٹھانیوالا۔ اس سے اچھا ہے کہ بادشاہ کے ہاں بوجھ اٹھانیوالا ہو

[4] تو اسکو فقط یہی مت کہہ کہ اس نے کشتی پکڑ لی۔ بلکہ یہ کہ اس نے کس طرح ہمیشہ کیلئے بدنامی حاصل کی

[5] ایسی بادشاہی پر تھوک ہے جیسے اس نے کی۔ کیونکہ اس پر قیامت تک بدگوئی رہی

[6] ظالم نے ظلم اپنے اوپر کیا۔ بیچارے محتاج زبردستوں پر نہیں کیا +

[7] کیونکہ کل کو اس قیامت کی کچہری میں۔۔۔ وہ بیچارہ غریب مظلوم اسکی داڑھی در

نهد بار اوزار بر گردنش ۱ — نیارد سر از عار بر کردنش

گرفتم که خر بارش اکنون کشد ۲ — دران روز بار خران چون کشد

گر انصاف پرسی ۳ بد اختر کس است — که در راحتش رنج دیگر کس است

همین پنج روزش تنعم بود ۴ — که شادیش در رنج مردم بود

اگر بر نخیزد دگر آن مرده دل ۵ — که خسپند ازو مردم آزرده دل

شه این جمله بشنید و چیزی نگفت ۶ — به بست اسپ و سر بر نمد زین بخفت

همه شب ز بیداری اختر شمرد ۷ — ز سودا و اندیشه خوابش نبرد

۱ اور گناہوں کا بوجھ اسکی گردن پر لادیگا - اسوقت وہ ظالم شرم سے سر نہیں اٹھا سکیگا

۲ میں نے مانا کہ گدھا ابتو اسکا بوجھ اٹھاتا ہے - قیامت میں وہ گدہوں کا بوجھ کسطرح اٹھائیگا

۳ اسکے عیش و عشرت کے یہی پانچ دن ہیں جس کا آرام لوگوں کی تکلیف میں ہو +

۴ اگر تو انصاف سے پوچھتا ہے تو وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جسکے آرام میں اور لوگوں کو تکلیف ہو

۵ اگر وہ مردہ دل نہ اٹھے تو بہتر ہے جس سے لوگ آزردہ دل سوتے ہوں +

۶ بادشاہ نے یہ سب باتیں سنیں اور کچھ نہ کہا - گھوڑا باندھا اور خوگیر پر سر رکھکر سو گیا

۷ ساری رات جاگتے جاگتے ستارے گنے فکر اور سوچ کے سبب سے نیند نہ آئی +

چو آواز مرغ سحر گوش کرد	پریشانی شب فراموش کرد
سواراں ہمہ شب بزرک تاختند	سحرگہ پے اسپ بشناختند
درآں عرصہ بر اسپ دیدند شاہ	پیادہ دویدند یکسر سپاہ
بخدمت نہادند سر بر زمیں	چو دریا شد از موج لشکر زمیں
بزرگاں نشستند و خوان خواستند	بخوردند و مجلس بیاراستند
چو شور طرب در نہاد آمدش	ز دہقان و غنیمہ یاد آمدش
بفرمود جستند و بستند سخت	بخواری فگندند در پای تخت

۵۱ جب اُس نے صبح کے مرغ کی آواز سنی تو رات کی پریشانی بھول گیا +

۵۲ سواروں نے ساری رات بکٹٹ دوڑ لئے۔ صبح کو گھوڑے کے قدم پہچانے

۵۳ اُس میدان میں بادشاہ کو گھوڑے پر دیکھا۔ تو ساری فوج پیدل ہوکر دوڑی

۵۴ سب نے خدمت کی زمین پر سر رکھدیا۔ اُسوقت میں لشکر کی موج دریا کی مثال ہوگئی

۵۵ امیر لوگ بیٹھے اور دستر خوان منگایا۔ کھانا کھایا اور محفل آراستہ کی +

۵۶ جب اُسے خوشی کا شور سنائی دیا تو اُسے کل والا کسان یاد آیا +

۵۷ حکم دیا تو سپاہیوں نے اُسے تلاش کیا اور سخت باندھکر خواری سے تخت کے نیچے ڈالدیا

سیہ دل برآہیخت شمشیرِ تیز
ندانست بیچارہ روئے گریز

شمرد آن دم از زندگی آخرش
بگفت آنچہ گردید بر خاطرش

نہ بینی کہ چون کارد بر سر بود
قلم را زبانش روان تر بود

چو دانست کز خصم نتوان گریخت
بہ بیباکی و تیر و ترکش بریخت

سرِ ناامیدی برآورد و گفت
شب گور در دہ محال است خفت

زنا مہربانی کہ در دورِ تست
ہمہ عالم آوارۂ جورِ تست

نہ من کردم از دستِ جورت نفیر
کہ خلقی ز خلقی یکے کشتہ گیر

۵۱ سیہ دل جلاد نے تیز تلوار کھینچی مگر اس بیچارے نے بھاگنے کا کوئی راستہ نہ جانا
۵۲ وہ دم اپنی زندگی کا آخری خیال کیا۔ اسلئے جو اسکے دل میں آیا سو کہا
۵۳ تو نہیں سمجھتا کہ جب قلم کے سر پر چھری ہوتی ہے تو اسکی زبان یا دہ تیز بن جاتی ہے
۵۴ جب سمجھ گیا کہ اس دشمن سے بھاگ نہیں سکتا تو بے دھڑک تیر اور ترکش پھینکے (یعنی جو دل میں آیا سو کہا)
۵۵ زندگی سے ناامید ہو کر سر اٹھایا اور کہا (جبکہ اسکے دل میں یہ بات تھی) کہ موت کی رات کو گاؤں میں سونا ممکن ہے
۵۶ اس ظلم سے جو تیرے زمانہ میں ہے سارا جہان تیرے ظلم کا خراب کیا ہوا ہے +
۵۷ تیرے ظلم کے ہاتھ سے فقط میں نے ہی فریاد نہیں کی بلکہ ایک مخلوق (کی خلقت) میں ایک کو مار ڈال

[illegible]

عجب گر بمنت برآں مرد زشت	بکش گر توانی ہمہ خلق گشت
وگر سخت آید نکوہش زمن	بانصاف بیخ نکوہش بکن
ترا چارہ از ظلم برگشتن است	نہ بیچارۂ بیگنہ کشتن است
چو بیداد کردی توقع مدار	کہ نامت بہ نیکی بود در دیار
ندانم کہ چون خسپدت دیدگان	نہ خفتہ ز دستت ستمدیدگان
بداں کے ستودہ شود بادشاہ	کہ خلقش ستایند در بارگاہ
چہ سود آفریں بر سر انجمن	پس چرخہ نفریں کنیاں پیرزن

۱ تعجب ہے کہ میری بات تیرے لئیں رنج پیدا ہو اگر تو مار سکتا ہے تو ساری خلقت کو مار ڈال

۲ اور اگر میرا ملامت کرنا تجھے برا معلوم ہو تو انصاف سے بدی کی جڑ نکال ڈال +

۳ تیرا علاج ظلم سے ہٹ جانا ہے۔ بیچارے بیگناہ کا مار ڈالنا نہیں +

۴ جب تو نے ظلم کیا تو تو امید نہ رکھ کہ تیرا نام نیکی سے ملکوں میں مشہور ہوگا +

۵ میں نہیں جانتا کہ تجھے نیند کس طرح آتی ہے جبکہ تیرے ظلم سے بیچارے مظلوم نہیں سوتے

۶ بادشاہ اس بات کے سبب ممدوح ہوتا ہے کہ لوگ اسے دربار میں سراہیں +

۷ دربار میں تعریف ہونے سے کیا فائدہ۔ جبکہ چرخے کے پیچھے بڑھیا برا کہتی ہو

٨٤

[illegible]

گرفت این سخن شاهِ ظالم بگوش[1]	ز مستی غفلت آمد بهوش
در آن دَه که طالع نمودش بهی[2]	دهی را ببخشید فرماندهی
بیاموزی از عالمان عقل و خوے[3]	نه چندانکه از جاهلِ عیب جوے
ز دشمن شنو سیرتِ خود که دوست[4]	هر آنچه از تو آید بچشمش نکوست
ستایش سرایان نه یارِ تو اند[5]	ملامت کنان دوستدارِ تو اند
ترشروے بهتر کند سرزنش[6]	که یارانِ خوش طبع شیرین منش
ازین به نصیحت نگوید کست[7]	دگر عاقلی یک اشارت بسست

۱ ظالم بادشاہ نے جو یہ بات سُنی۔ تو غفلت کی مستی سے ہوش میں آیا

۲ جس گانوں میں کہ اُسکے نصیبے نے مدد کی۔ اُس گانو کی حکومت اُس نے میندار کو دیدی

۳ تو عالموں سے عقل اور خوبی سیکھیگا۔ پر نہ اتنی جتنی عیب جوی جاہل سے

۴ اپنی خصلت دشمن سے سُن کیونکہ جو کچھ تیرے سے سرزد ہوتا ہے دوست کی آنکھ میں اچھا ہے

۵ تعریف کرنیوالے تیرے یار نہیں۔ بلکہ ملامت کرنیوالے تیرے دوست ہیں +

۶ ترشرو آدمی خوش طبع اور خوشخو یاروں سے اچھی ملامت کرتا ہے +

۷ اِس سے اچھی نصیحت تجھے کوئی نہ کریگا۔ اگر تو عقلمند ہے تو تجھکو ایک ہی اشارہ کافی ہے

حکایت درویش صادق با بادشاہ بیدادگر

شنیدم کہ از نیکمردے فقیر
دل آزردہ شد بادشاہے کبیر

مگر بر زبانش حقے رفتہ بود
ز گردن کشی بر وے آشفتہ بود

بزندان فرستادش از بارگاہ
کہ زورآزمائیست بازوئے شاہ

ز یاران یکے گفتش اندر نہفت
مصالح نبود ایں سخن گفت گفت

رسانیدن امر حق طاعت است
ز زندان نترسم کہ یک ساعت است

ہماندم کہ در خفیہ ایں راز رفت
حکایت بگوش ملک باز رفت

ظالم بادشاہ کے ساتھ سچے درویش کی حکایت

۵۱ میں نے سنا ایک نیک مرد فقیر سے۔ ایک بڑا بادشاہ دل آزردہ ہوا +
۵۲ شاید اسکی زبان سے کوئی سچی بات نکلی تھی وہ تکبر کے سبب اس پر خفا ہو گیا تھا
۵۳ دربار سے قید خانہ میں بھیجدیا۔ اسلئے کہ بادشاہ کا بازو زبردست ہے
۵۴ ایک دوست نے اس سے پوشیدہ کہا کہ یہ بات کہنی مصلحت نہ تھی۔ فقیر نے جواب دیا
۵۵ خدا کے حکم کا پہنچانا بندگی ہے۔ میں قید خانے سے نہیں ڈرتا کیونکہ گھڑی بھر کا ہے
۵۶ جو وقت یہ بھید پوشیدہ کہا گیا۔ اُس وقت بادشاہ کے کان تک بات پہنچی +

بخندید کو ظن بیہودہ برد ۔ نداند کہ خواہد درین حبس مرد

غلامے بدرویش برد این پیام ۔ بگفتا بخسرو بگوے اے غلام

کہ دنیا ہمین ساعتے بیش نیست ۔ غم و خرمی پیش درویش نیست

نہ گر دستگیری کنی خرمم ۔ نہ گر سر بری بر دل آید غمم +

ترا گر سپاہ ہست و فرمان و گنج ۔ مرا گر عیال ہست و حرمان و رنج

بدروازۂ مرگ چون در شویم ۔ بیک ہفتہ با ہم برابر شویم

منہ دل برین دولت پنج روز ۔ تن خویشتن را بآتش مسوز

۱ (بادشاہ) ہنسا (اور کہا) کہ اُسنے بیہودہ گمان کیا ہے کیا وہ نہیں جانتا کہ اسی قید میں مرجائیگا

۲ ایک غلام فقیر کے پاس یہ پیغام لیگیا (فقیر نے) کہا اے غلام تو بادشاہ سے کہہ

۳ کہ یہ دنیا بھی ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں ہے درویشوں کے نزدیک غم اور خوشی یکساں ہے

۴ اگر تو میری مدد کرے تو میں خوش نہوں اور اگر سر کاٹ ڈالے تو میرے دل میں غم نہ آئے

۵ اگر تیرے پاس سپاہ اور حکومت اور خزانہ ہے اور میرے پاس کنبہ اور بے نصیبی اور تکلیف ہے

۶ جب ہم دونو موت کے دروازے پر پہنچینگے تو ایک ہفتے میں برابر ہوجائینگے +

۷ اِس چند روز کی دولت پر جی مت لگا اور اپنے جسم کو دوزخ کی آگ میں مت جلا

نہ پیش از تو بیش از تو اندوختند[1] | بہ بیداد کردن جہاں سوختند
چناں زی کہ ذکرت بہ تحسین کنند[2] | چو مردی نہ بر گور نفرین کنند
نباید بہ رسم بد آئیں نہاد[3] | کہ گویند لعنت بر آں کیں نہاد
وگر بر سر آید خداوند زور[4] | نہ زیرش کند عاقبت خاک گور
بفرمود دلتنگ و از جفا[5] | کہ بیروں کنندش زباں از قفا
چنیں گفت مرد حقایق شناس[6] | ازیں ہم کہ گفتی ندارم ہراس
من از بے زبانی ندارم غمے[7] | کہ دانم کہ ناگفتہ داند ہمے

۱ کیا اور والوں نے تجھ سے پہلے بہت سے زیادہ دولت جمع نہیں کی اور ظلم کرکے جہاں کو برباد کیا
۲ ایسا جی کہ تیرا ذکر تعریف کے ساتھ کریں ایسا جب تو مرے تو تیری قبر پر لعنت کریں
۳ بری رسم کا قانون جاری کرنا چاہیے کیونکہ لوگ کہینگے کہ اس شخص پر لعنت ہو جس نے
۴ اور اگر کوئی زور آور غالب ہوتا ہے کیا آخر اسکو قبر کی مٹی زیر نہیں کرتی +
۵ اس بے رحم نے ظلم سے فرمایا کہ اسکی زبان گدی کے پیچھے سے نکال دیں +
۶ اس حقیقتوں کے پہچاننے والے مرد نے یہ کہا کہ اس بات سے بھی جو تونے کہی ہے میں نہیں ڈرتا
۷ میں بے زبانی کا بھی کچھ غم نہیں کہتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ بلا کہے بھی جانتا ہے

اگر بینوائی برم ور ستم	گرم عاقبت خیر باشد چه غم
عروسی بود نوبت ماتمت	گرت نیک روزی بود خاتمت

حکایت زور آزمائے تنگدست

یکے مشت زن بخت و روزی نداشت	نه اسباب شامش مہیا نه چاشت
ز جور شکم گل کشیدی به پشت	که روزی محالست خوردن بمشت
مدام از پریشانی روزگار	دلش محنت آلود و تن سوگوار
گہش جنگ با عالم خیره کش	گه از بخت شوریده رویش ترش

ا؎ اگر میں فقر و فاقہ یا ظلم اُٹھاؤں تو اگر میری عاقبت بخیر ہو جائے تو کیا غم ہے
۲؎ تیرے ماتم کی نوبت شادی ہو جائے۔ اگر تجھے نیک خاتمہ نصیب ہو +

مفلس پہلوان کی حکایت

۳؎ ایک پہلوان روزی کا نصیبہ نہیں رکھتا تھا۔ نہ اسکے پاس شام کا سامان موجود تھا نہ صبح کا
۴؎ پیٹ کے ظلم سے پیٹھ پر مٹی ڈھویا کرتا تھا کیونکہ مکے سے روزی کھانی ناممکن ہے
۵؎ زمانہ کی پریشانی سے ہمیشہ اُسکا دل رنجیدہ اور تن غمگین رہتا تھا +
۶؎ کبھی بیگناہ کے مار ڈالنے والے جہان سے اسکی لڑائی رہتی تھی کبھی بدنصیبی سے اسکی تیوری چڑھی رہتی تھی

گہ از دیدنِ عیشِ شیرین خلق — فرو ہشتمے آبِ تلخش بحلق
گہ از کارِ آشفتہ بگریستے — کہ کس دید ازیں صعب تر زیستے
کساں شہد نوشند و مرغ و برہ — مرا روی ناں مے نہ بیند ترہ
گر انصاف پرسی نہ نیکوست ایں — برہنہ من و گربہ را پوستیں
دریغ از فلک شیوہ ساختی — کہ گنجے بدستِ من انداختی
مگر روزگارے ہوس راندمے — ز خود گردِ محنت بیفشاندمے
شنیدم کہ روزے زمینے بکافت — عظامے ز نخدانِ پوسیدہ یافت

۱ کبھی خلقت کے شیریں عیش کے دیکھنے سے۔ اُسکے حلق میں کڑوا پانی اُترتا تھا
۲ کبھی اپنے پریشان کام سے روتا تھا۔ کہ کسی نے اُس سے زیادہ سخت زندگی دیکھی ہے
۳ اور لوگ تو شہد اور مرغ اور حلوان کھاتے ہیں۔ میری روٹی کا منہ ساگ بھی نہیں دیکھتا
۴ اگر تو انصاف سے پوچھے تو یہ بات بھی نہیں کہ میں ننگا رہوں اور بلی کی پاس پوستین ہو
۵ افسوس اگر آسمان کوئی ایسا ڈھنگ بناتا کہ ایک خزانہ میرے ہاتھ میں ڈالدیتا
۶ شاید میں چند روز اپنی ہوس پوری کر لیتا اور اپنے اوپر سے محنت کی گرد جھاڑ دیتا
۷ میں نے سنا کہ ایک دن اُسنے زمین کھودی۔ اُسمیں سے ایک پرانی ٹھوڑی کی ہڈیاں ملیں

[1] بخاک اندرش عقد بگسیخته	گہرہاے دنداں فرو ریخته
[2] دہاں بے زباں پند میگفت و راز	کہ اے خواجه با بینوائی بساز
[3] نہ اینست حال دہن زیر گل	شکر خورده انگار یا خون دل
[4] غم از گردش روزگاراں مدار	کہ بیجا بگردد بسے روزگار
[5] ہماں لحظه کین خاطرش رو داد	غم از خاطرش رخت یکسو نہاد
[6] کہ اے نفس بیرای و تدبیر و ہوش	بکش بار تیمار و خود را مکش
[7] اگر بنده بار بر سر برد	دگر سر باوج فلک بر برد

1. مٹی میں اسکی گرہ ٹوٹ گئی تھی۔ اور دانتوں کے موتی بھی بکھر گئے تھے +
2. وہ بے زبان منہ نصیحت اور بھید کہہ رہا تھا کہ اے خواجہ تو فقر اور فاقہ کے ساتھ موافقت کر
3. کیا منہ کا حال مٹی کے نیچے یہ نہیں ہے تو اسکو شکر کھایا ہوا سمجھ یا دل کا خون پیا ہوا
4. زمانہ کی گردش کا غم نہ کر کیونکہ زمانہ تو اکثر بیجا پھرتا ہے +
5. جو وقت اسکے دل میں یہ خیال پیدا ہوا اسی وقت غم نے اسکے دل سے اسباب ایک طرف رکھدیا۔
6. (دل میں کہا) اے بے عقل اور بے تدبیر اور بیہوش نفس۔ غم کا بوجھ اٹھا اور اپنے آپکو ہلاک نہ کر
7. اگر کوئی غلام سر پر بوجھ اٹھائے۔ یا آسمان کی بلندی تک سر پہنچالے +

درآندم که حالش دگرگون شود[1]	بهرگ از سرش هر دو بیرون شود
غم وشادمانی نماند ولیک[2]	جزای عمل ماند ونام نیک
کرم پای دارد نه دیهیم وتخت[3]	بده کز تو این ماند ای نیکبخت
مکن تکیه بر ملک وجاه وحشم[4]	که پیش از تو بود است وبعد از تو هم
نخواهی که ملکت برآید بهم[5]	غم ملک ودین خورده باید بهم
زرافشان چو دنیا بخواهی گذاشت[6]	که سعدی درافشاند اگر زر نداشت

حکایت در اغماض از پند نااہل و اعراض از صحبت جاہل

١ جس وقت اسکا حال دوسری طرح ہو جائیگا موت کے سبب غم اور خوشی دونو اسکے سر سے جاتی رہینگی

٢ غم اور خوشی نہیں رہتی لیکن عملوں کا بدلا اور نیکنامی رہتی ہے +

٣ بخشش قایم رہتی ہے نہ تاج اور تخت اے نیکبخت دے تاکہ تجھ سے یہ باقی رہے +

٤ ملک اور مرتبہ اور لشکر پر بھروسا نکر۔ کیونکہ یہ تجھ سے پہلے بھی تھے اور تیرے بعد بھی رہینگے۔

٥ جب تو نہیں چاہتا کہ تیرا ملک برباد ہو۔ تو ملک اور دین دونو کا غم کھانا چاہیے +

٦ جبکہ تو دنیا کو چھوڑ جائیگا تو زر لٹا کیونکہ سعدی موتی لٹاتا ہے اگر اسکے پاس روپیہ نہیں تھا

نالایق کی نصیحت سے چشم پوشی کرنے اور جاہل سے منھ پھیر لینے کے بیان میں کہانی

حکایت کنند از جفاگستری	که فرماندهی داشت بر کشوری
در ایام او روز مردم چو شام	شب از بیم او خواب مردم حرام
همه روز نیکان از و در بلا +	بشب دست پاکان از و بر دعا
گروهی بر شیخ آں روزگار	ز دست ستمگر گرستند زار
که اے پیر دانائے فرخنده رائے	بگو این جواں را بترس از خدائے
بگفتا دریغ آیدم نام دوست	که هر کس نه در خورد پیغام اوست
کسے را که بینی ز حق برکراں	منه با وے اے خواجه حق در میاں

۱ ایک ظالم کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک ملک پر اسکی حکومت تھی +

۲ اُسکے زمانے میں لوگوں کا دن شام کی مانند سیاہ تھا رات کو اسکے خوف سے نیند حرام تھی

۳ سارے دن نیک آدمی اُس سے بلا میں پھنسے تھے۔ رات کو پاک لوگوں کے ہاتھ اُس سے دعا پر رہتے تھے

۴ ایک جماعت اُس زمانے کے بزرگ کے پاس ظالم کے ہاتھ سے زار زار روئی +

۵ (اور کہا) کہ اے مبارک عقل دانا بڈھے۔ اس جوان کو کہہ کہ خدا سے ڈر +

۶ شیخ نے کہا کہ خدا کا نام مجھے افسوس آتا ہے کیونکہ ہر ایک آدمی اُسکے پیغام کے لایق نہیں

۷ اے خواجہ جسکو حق سے دور دیکھے اُس سے حق نہ کہہ +

محذوف ہے گفتم فعل با فاعل بین ما ضمیرین کاف بیانیہ مصرعہ ثانی اسکا بیان سبین و بیان ملکر مفعول ہوا گفتم کا گفتم فعل با فاعل مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

حقت گفتم اے خسرو نیک راے
توان گفت حق پیش مرد خداے

بر مرد نادان نہ پیزم علوم
کہ ضائع کنم تخم در شورہ بوم

چو دروغ بگیر د عدو داندم
برنجد بجان و برنجاندم

ترا عادت اے بادشہ حق روی ست
دل مرد حق گوے زینجا قوی ست

نگیں خصلتے دارد اے نیکبخت
کہ در موم گیرد نہ در سنگ سخت

عجب نیست گر ظالم از من بجان
برنجد کہ دزد است و من پاسبان

تو ہم پاسبانی بانصاف و داد
کہ حفظ خدا پاسبان تو باد

لہ اے نیک راے بادشاہ میں نے تجھ سے سچی بات کہدی مرد خدا کے آگے سچی بات بیان کرسکتے ہیں

لہ میں نادان سے نصیحت کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ (اگر ایسا کرتا ہوں) تو میں کلر زمین میں

سلہ جب میں تر کرونگی تو وہ مجھکو دشمن سمجھیگا آپ بھی جان سے رنجیدہ ہوگا اور مجھے بھی رنجیدہ کریگا

سلہ اے بادشاہ تیری عادت حق روی کی ہے اسی سبب سے سچ کہنیوالے کا دل قوی ہے

ھہ اے نیکبخت نگینہ ایسی خصلت کہتا ہے کہ موم میں اثر کرتا ہے نہ سخت پتھر میں

لہ اگر ظالم مجھ سے رنجیدہ ہو تو تعجب نہیں کیونکہ وہ چور ہے اور میں پاسبان ہوں

سلہ تو بھی انصاف اور عدل کے ساتھ پاسبان ہے۔ خدا کی نگہبانی تیری پاسبان ہو

ترا نیست منت ز روے قیاس	خداوند را فضل و منت شناس
کہ در کار خیرت بخدمت بداشت	نہ چون دیگرانت معطل گزاشت
ہمہ کس بمیدانِ کوشش در اند	ولے گوے بخشش نہ ہر کس برد
تو حاصل نکردی بکوشش بہشت	خدا در تو خوے بہشتی سرشت
دلت روشن و وقت مجموع باد	قدم ثابت و پایہ مرفوع باد
حیاتت خوش و رفتنت بر صواب	عبادت قبول و دعا مستجاب

گفتار در معنی اینکہ تا کار بتدبیر بر آید جنگ کردن نشاید

۵۱ عقل کی رو سے تیرا کچھ احسان نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان سمجھ +

۵۲ اس نے تجھے نیک کام کی خدمت پر مقرر کیا۔ اوروں کی طرح بیکار نہ چھوڑا +

۵۳ سب لوگ کوشش کے میدان میں ہیں لیکن بخشش کی گیند نہیں لیجاتے +

۵۴ تو نے اپنی کوشش سے بہشت نہیں کمایا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے تیرے اندر بہشتی خو پیدا کر دی ہے

۵۵ تیرا دل روشن اور وقت جمع ہو۔ قدم ثابت اور مرتبہ بلند ہو +

۵۶ اور تیری زندگی خوشی سے گزرے اور موت بھی اچھی ہو۔ عبادت قبول اور دعا مستجاب ہو +

(اِس بیان میں گفتگو کہ جہانتک تدبیر سے کام نکلے لڑنا نہ چاہیے)

همے تا برآید بتدبیر کار | مدارائے دشمن بہ از کارزار
چو نتواں عدو را بقوت شکست | بہ نعمت بباید درِ فتنہ بست
گر اندیشہ داری ز دشمن گزند | بہ تعویذِ احساں زبانش ببند
عدو را بجائے خسک زر بریز | کہ احساں کند کند دندانِ تیز
بتدبیر شاہِ جہاں خور د ولوس | چو دستے نشاید گزیدن ببوس
بتدبیر رستم درآید بہ بند | کہ اسفندیارش نجست از کمند
عدو را بفرصت تواں کند پوست | پس او را رعایت چناں کن کہ دوست

۵۱ جب تک تدبیر سے کام نکلے دشمن کی صلح لڑائی سے اچھی ہے +
۵۲ جب تو دشمن کو طاقت سے شکست نہیں دیسکتا تو دولت سے لڑائی کا دروازہ بند کرنا چاہیے
۵۳ اگر تو دشمن سے اپنی تکلیف کا اندیشہ رکھتا ہے تو احسان کے تعویذ سے اُسکی زبان بند کردے
۵۴ دشمن کے گوکھروؤں کی جگہ روپیہ ڈال۔ کیونکہ احسان تیز دانتوں کو کُند کر دیتا ہے
۵۵ تدبیر اور مکر سے دنیا کمانی چاہیے۔ جب تو کسی ہاتھ کو کاٹ نہ سکے تو تو چوم لے +
۵۶ تدبیر سے رستم قید ہو سکتا ہے جس کی کمند سے اسفندیار بھی نہ چھوٹ سکا +
۵۷ فرصت کے وقت دشمن کا چمڑا اُتار سکتے ہیں۔ پس اب اسکی رعایت ایسی کر جیسی دوستی کی کر سکتے ہیں

حذر کن زپیکار کمتر کسے ¹ — که از قطره سیلاب دیدم بسے

مزن تا توانی بر ابرو گره ² — که دشمن اگرچه زبون دوست بہ

بود دشمنش تازه و دوست ریش ³ — کسے کش بود دشمن از دوست بیش

مزن با سپاهی زخود بیشتر ⁴ — که نتوان زد انگشت بر نیشتر

وگر زو توانا تری در نبرد ⁵ — نه مردیست بر ناتوان زور کرد

اگر پیل زوری وگر شیر جنگ ⁶ — بنزدیک من صلح بهتر ز جنگ

چو دست از همه حیلتے در گسست ⁷ — حلال است بردن بشمشیر دست

¹ ادنٰے آدمی کی لڑائی سے بھی ڈر۔ کیونکہ میں نے بہت دفعہ ایک قطرہ سے رو بنتے دیکھی ہے

² جہاں تک تجھ سے ہو سکے تیوری نہ چڑھا۔ کیونکہ دشمن اگرچہ عاجز ہو پھر بھی بہت اچھا ہے [illegible]

³ اسکے دشمن خوش اور دوست رنجیدہ ہوتے ہیں جسکے دشمن دوستوں سے زیادہ ہوں

⁴ اپنے سے زیادہ فوج پر حملہ نہ کرنا۔ کیونکہ نشتر پر انگلی نہ مارنی چاہیئے +

⁵ اور اگر تو لڑائی میں اس سے زیادہ طاقتور ہے تو کمزور پر زور کرنا جوانمردی نہیں +

⁶ اگر تو ہاتھی جیسا زور آور اور شیر جیسا جنگلی ہے تو بھی میرے نزدیک لڑائی سے صلح اچھی ہے

⁷ جب سب حیلوں سے ہاتھ رک جاتا ہے تب تلوار کی طرف ہاتھ کا بڑھانا حلال ہے +

اگر صلح خواہد عدو سر مپیچ	وگر جنگ جوید عناں بر مپیچ
کہ گر وے بہ بندد در کارزار	ترا قدر و ہیبت شود یکہزار
ور او پائے جنگ آورد در رکاب	نخواہد بحشر از تو داور حساب
تو ہم جنگ را باش چوں فتنہ خاست	کہ با کینہ ور مہربانی خطاست
چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی	فزوں گرددش کبر و گردن کشی
چو دشمن بر آمد بعجز از درت	بدر کن ز دل کین و خشم از سرت
چو زنہار خواہد کرم پیشہ کن	ببخشا و ز مکرش اندیشہ کن

۱ اگر دشمن صلح کرنی چاہے تو انکار نکر - اور جو لڑنا چاہے تو تو باگ نہ موڑ +

۲ کیونکہ اگر وہ لڑائی کا دروازہ آپ سے بھیڑ لیگا - تو تیرا دبدبہ اور خوف ہزار گنا ہو جائیگا

۳ اور اگر پہلے وہی لڑائی تیار ہو - تو قیامت میں خدا تجھ سے حساب نہ لیگا +

۴ تو بھی لڑائی کو تیار ہو جب فتنہ برپا ہوا - کیونکہ دشمن پر مہربانی کرنی خطا ہے +

۵ جب تو کمینے سے مہربانی اور خوشی کے ساتھ کہے - تو اسکا غرور اور تکبر زیادہ ہو +

۶ جب دشمن عاجز ہوکر تیرے دروازے پر آوے - تو تو اپنے دل سے کینا اور سر سے غصہ دور کر دے +

۷ جب وہ پناہ چاہے تو تو مہربانی کر - معاف کر اور اسکے مکر سے ڈر +

زتدبیر پیر کہن بر مگرد[1]	کہ کار آزمودہ بود سالخورد
برآرند بنیاد رویں زپاے[2]	جوانان بشمشیر و پیران برای
بیندیش در قلب ہیجا مفر[3]	چہ دانی کز آن کہ باشد ظفر
چو بینی کہ لشکر ہمہ پشت داد[4]	بہ تنہا مدہ جان شیریں بباد
اگر بر کناری برفتن بکوش[5]	وگر در میانی لبس دشمن بپوش
وگر خود ہزاری و دشمن دویست[6]	چو شب شد در اقلیم دشمن مایست
شب تیرہ پنجہ سوار از کمیں[7]	چو پانصد بشوکت بدرد زمیں

[1] پرانے بڈھے کی تدبیر سے مت پھر - کیونکہ بڈھا کار آزمودہ ہوتا ہے +
[2] کانسی کی بنیاد کو جوان تلوار کے ساتھ جڑ سے نکالتے ہیں - اور بڈھے عقل کے ساتھ
[3] لڑائی کے بیچ میں بھاگنے کی جگہ سوچ - کیونکہ تو کیا جانے کہ کس کی فتح ہووےگی
[4] جب تو دیکھے کہ سارے لشکر نے پیٹھ دی - تو اکیلا اپنی پیاری جان کو نہ کھو +
[5] اگر تو کنارے پر ہے تو بھاگنے میں کوشش کر - اور اگر بیچ میں ہے تو دشمن کی سی وردی پہن
[6] اگر تو ہزار ہو اور دشمن دو سو - جب رات ہو جاوے تو تو دشمن کی ولایت میں مت ٹھہر
[7] کیونکہ اندھیری رات میں پچاس سوار گھات سے (نکلکر) - پانسو کی مانند دبدبہ سے زمین میں پل[چل] +

۱ چو خواهی بریدن لشب راہہا	حذر کن نخست از کمین گاہہا
۲ میان دو لشکر چو یکروزه راه	بماند بزن خیمه بر جایگاه
۳ گر او پیشدستی کند غم مدار	ور افراسیاب است مغزش برآر
۴ میان دو لشکر چو یکروزه راند	سر پنجهٔ زورمندش نماند
۵ تو آسوده بر لشکر مانده زن	که نادان ستم کرد بر خویشتن
۶ چو دشمن شکستی میفگن علم	که بازش نیاید جراحت بهم
۷ بسے در قفای هزیمت مران	نباید که دور افتی از یاوران

۱ جب تو رات کو رستے طے کرنے چاہے تو پہلے گھات کے موقعوں کی فکر کرلے +

۲ دو لشکروں میں جب ایک دن کا راستہ رہ جائے۔ تو تو اپنا خیمہ یہی جگہ گاڑ دے !

۳ اگر وہ پہل کرے تو کچھ غم مت کر۔ اور اگر وہ جوانمردی میں افراسیاب ہے تو بھی اسکا مغز

۴ دو لشکروں کے بیچ میں جب اُس نے ایک دن کا رستہ طے کیا۔ تو اُسکے زور آور پنجے میں طاقت نہ رہی

۵ تو تو آرام پایا ہوا ہے تھکے ہوئے لشکر پر حملہ کر۔ کیونکہ نادان اپنے اوپر ظلم کرتا ہے +

۶ جب تو نے دشمن کو شکست دی تو اپنا جھنڈا مت گرا۔ ایسا نہ ہو کہ اُسکا زخم پھر مل جائے

۷ بھاگتوں کے پیچھے اپنی فوج مت دوڑا۔ ایسا نہ ہو کہ تو اپنے مددگاروں سے دور رہ جائے

هوا بینی از گرد هیجا چو میغ	بگیرند گردت بزوبین و تیغ
بدنبال غارت نراند سپاه	که خالی بماند پس پشت شاه
سپه را نگهبانی شهریار	به از جنگ در حلقهٔ کارزار

گفتار در نواختن سپاه بافزونی منصب و جاه

دلاور که باری تهور نمود	بباید بمقدارش اندر فزود
که بار دگر دل نهد بر هلاک	ندارد ز پیکار یاجوج باک
سپاهی در آسودگی خوش بدار	که در حالت سختی آید بکار

۱ تو ہوا کو لڑائی کی گرد سے بادل جیسا دیکھیگا - وہ تجھے برچھی اور تلوار سے گھیر لینگے +
۲ لوٹ کے پیچھے فوج نہ جانی چاہیئے - کیونکہ بادشاہ کی پیٹھ خالی رہجائیگی +
۳ فوج کے لئے بادشاہ کی نگہبانی کرنی - لڑائی کے میدان میں لڑنے سے بہتر ہے

عہدے اور مرتبے بڑھا کر فوج کو نوازنے کے بیان میں کہانی

۴ جس بہادر نے ایک دفعہ بہادری دکھلائی - اسکی تنخواہ بڑھانی چاہیئے +
۵ اسلیئے کہ وہ دوبارہ مرنیکو تیار ہوجائیگا - یاجوج کی لڑائی سے بھی نہیں ڈریگا +
۶ سپاہی کو امن کے زمانے میں خوش رکھ - تاکہ وہ لڑائی کے وقت کام آسکے +

کنون دست مردان جنگی ببوس | نه آنگه که دشمن فرو کوفت کوس

سپاہی که کارش نباشد ببرگ | چرا دل نهد روز ہیجا بمرگ

نواحی ملک از کف بدسگال | به لشکر نگهدار و لشکر به مال

ملک را بود بر عدو دست چیر | چو لشکر دل آسوده باشد و سیر

بہای سر خویشتن مے خورد | نه انصاف باشد که سختی برد

چو دارند گنج از سپاہی دریغ | دریغ آیدش دست بردن بتیغ

چه مردی کند در صف کارزار | چو دستش تهی باشد و کار زار

١ اب بہادروں کے ہاتھ چوم - نہ اُس وقت کہ دشمن نے لڑائی کا نقارہ آ بجایا ۔

٢ جب سپاہی کا کام باسامان نہ ہو - وہ لڑائی کے دن مرنے پر کیوں دل دینے لگا

٣ ملک کے حدوں کو دشمن کے ہاتھ سے لشکر کے ساتھ نگہ رکھ - اور لشکر کو مال سے (دیکھ بھال)

٤ اُس وقت بادشاہ کو دشمن پر غلبہ ہوتا ہے - جب لشکر دل آسودہ اور خوش حال ہو

٥ سپاہی اپنے سر کی قیمت کھاتا ہے - یہ انصاف نہیں کہ وہ تکلیف اُٹھائے ۔

٦ جب خزانے کو سپاہی سے دریغ رکھیں - تو اُس کو بھی تلوار پر ہاتھ رکھتے افسوس

٧ سپاہی لڑائی کے میدان میں کیا جوانمردی کرے - جب سکا ہاتھ خالی اور کام خراب ہو

گفتار در کار کردن برای کار آزمودگان

به پیکار دشمن دلیران فرست	هزبران بناورد شیران فرست
برای جهاندیدگان کار کن	که صید آزموده است گرگ کهن
مترس از جوانان شمشیر زن	حذر کن ز پیر بسیار فن
جوانان پیل افگن و شیر گیر	ندانند دستان روباه پیر
خردمند باشد جهاندیده مرد	که بسیار گرم آزموده است و سرد
جوانان شایستهٔ بخت ور	ز گفتار پیران نه پیچند سر

تجربے کاروں کی رائے پر کام کرنیکے بیان میں گفتگو

۱ دشمن کی لڑائی کے واسطے بہادروں کو بھیج شیروں کی لڑائی کے واسطے شیروں کو بھیج

۲ جہاندیدوں کی عقل پر کام کر- کیونکہ پرانا بھیڑیا شکار آزمودہ ہوتا ہے

۳ تلوار مارنیوالے جوانوں سے مت ڈر- بلکہ بہت ہنر جاننے والوں بڈھوں سے خوف کر

۴ ہاتھی پچھاڑنیوالے اور شیر کے پکڑنیوالے جوانمرد- بوڑھی لومڑی کے مکر نہیں جانتے

۵ جہاندیدہ مرد بہت عقلمند ہوتا ہے- کیونکہ وہ زمانے کے نیک و بد کو خوب آزما چکا ہوتا ہے

۶ لائق اور اقبال والے جوان- بڈھوں کی بات سے کبھی سر نہیں پھیرتے

گرت مملکت باید آراسته	مده کارِ معظم بنوخاسته
سپه را مکن پیشرو جز کسے	که در جنگها بوده باشد بسے
نتابد سگِ صید روی از پلنگ	ز روبه رمد شیرِ نادیده جنگ
چو پرورده باشد پسر در شکار	نترسد چو پیش آیدش کارزار
بکشتی و نخچیر و آماج و گوے	دلاور شود مردِ پرخاش جوے
بگرمابه پروردهٔ عیش و ناز	بترسد چو بیند درِ جنگ باز
دو مردش نشانند بر پشتِ زین	بود کش زند کودکے بر زمین

لہ اگر تجھکو آراستہ بادشاہی چاہیئے۔ تو بڑا کام ناتجربہ کار کو مت دے +
تلہ اُس شخص کے سوا کسیکو سپہ سالار مت بنا۔ جو بہت دفعہ لڑائیوں میں شامل رہا ہو
سلہ ترکاری کتا تیندوے سے بھی منہ نہیں موڑتا۔ اور لڑائی نہ دیکھا ہوا شیر لومڑی سے بھاگ
سکہ جب لڑکے نے شکار میں پرورش پائی ہو۔ تو جب اُسکے آگے لڑائی آتی ہے نہیں ڈرتا
ھ کشتی اور شکار اور نشانے اور گیند بلے سے۔ لڑائی کا مرد بہادر بن جاتا ہے +
لہ حمام میں عیش اور ناز کا پلا ہوا۔ جب لڑائی کا دروازہ کھلا دیکھتا ہے تو ڈر جاتا ہے
ےے جیسے آدمی اُسکو گھوڑے کی زین پر بٹھلائیں ممکن ہے کہ ایک لڑکا زمین پر دے مارے

یکی را که دیدی تو در جنگ پشت	بکش گر عدو در مصافش نکشت
مخنث به از مرد شمشیر زن	که روز وغا سر بتابد چو زن

حکایت

چه خوش گفت گرگین بفرزند خویش	چو قربان پیکار بربست کیش
اگر چون زنان جست خواهی گریز	مرو آب مردان جنگی مریز +
سواری که بنمود در جنگ پشت	نه خود را که نام آوران را بکشت
شجاعت نیاید مگر زان دو یار	که افتند در حلقهٔ کارزار

جسکی تونے لڑائی میں پیٹھ دیکھی سو اگر دشمن نے اسکو لڑائی میں نہیں مارا تو مار دے مخنث اس تلوار مارنیوالے آدمی سے تو بہتر ہی اچھا ہے جو لڑائی کے دن عورت کیطرح منہ موڑ کر بھاگے

کہانی

گرگین پہلوان نے اپنے بیٹے سے کیا اچھی بات کہی جب اسنے لڑائی کے لئے کمان تیر ترکش باندھا کہ اگر تو عورتوں کی طرح بھاگنا چاہتا ہے تو تو نہ جا اور بہادروں کی عزت نہ کھو +

جس سوار نے لڑائی میں پیٹھ دکھلائی اسنے اپنے آپ ہی کو نہیں بلکہ نام آوروں کو مارا + کسی سے بہادری نہیں ہوتی لیکن اُن دو یاروں سے جو لڑائی کے میدان میں گر پڑیں

دو[1] همجنس همسفرہ و همزباں	بکوشند در قلب هیجا بجاں
که ننگ[2] آیدش رفتن از پیش تیر	برادر به چنگال دشمن اسیر
چو[3] بینی که یاراں نباشند یار	هزیمت بجاے غنیمت شمار

گفتار در دلداری هنرمنداں

دو[4] تن پرور اے شاہ کشور کشا	یکے اہلِ رزم و دگر اہلِ راے
ز[5] نام آوراں گوی دولت برد	که دانا و شمشیر زن پرورد
ہر[6] آں کو قلم را نورزید و تیغ	برو گر بمیرد مگو اے دریغ

۱ دو ہمجنس اور ایک دستر خوان پر کھانا کھانے والے اور ہمزبان - لڑائی کے قلب میں دل سے
۲ کیونکہ اسکو تیر کے سامنے سے جاتے شرم آئیگی - جب بھائی دشمن کے ہاتھ میں قید ہو +
۳ جب تو دیکھے کہ ساتھی مددگار نہیں - تو تو بھاگنے کو ہی غنیمت سمجھ +

ہنرمندوں کی دلداری کے بیان میں گفتگو

۴ اے ملک کے فتح کرنیوالے بادشاہ دو قسم کے لوگوں کی پرورش کر - ایک تو بہادروں اور دوسرے
۵ نام آوروں سے وہ سبقت کی گیند لیجاتا ہے - جو داناؤں اور سپاہیوں کی پرورش کرتا ہے +
۶ جس شخص نے قلم اور تلوار کو اختیار کیا - اگر وہ مرجائے تو اس پر افسوس نہ کرنا +

قلم زن نگهدار و شمشیر زن	نه مطرب که مردی نیاید ز زن
نه مردیست دشمن در اسباب جنگ	تو مدهوش ساقی و آواز چنگ
بسا اہل دولت ببازی نشست	که دولت برفتش ببازی ز دست

گفتار در حذر از دشمن در صلح

نگویم ز جنگ بد اندیش ترس	در آوازهٔ صلح ز و بیش ترس
بسا کس بروز آیت صلح خواند	چو شب شد سپه بر سر خفته راند
زره پوش خسپند مرد اوژنان	که بستر بود خوابگاه زنان

لہ منشی اور سپاہی کو رکھ۔ رنڈوم کو کیونکہ عورتوں سے کبھی جوانمردی نہیں ہوتی +
سے یہ جوانمردی نہیں کہ دشمن لڑائی کی تیاری میں۔ تو ساقی اور چنگ کی آواز کا مست ہو +
سے بہت سے ایسے دولتمند کھیل میں مصروف ہوئے کہ کھیل کے سبب سے دولت انکے ہاتھ سے نکل گئی +

دشمن سے صلح کرنے میں پرہیز کرنے کے بیان میں حکایت

سے میں یہ نہیں کہتا کہ دشمن کی لڑائی ہی سے ڈر۔ بلکہ صلح کی شہرت میں اس سے زیادہ ڈر +
شہ بہت سے لوگوں نے دن میں صلح کی آیت پڑھی۔ جب رات ہو گئی تو سوتوں پر فوج لے دوڑا +
ے بہادر لوگ زرہ پہنے سوتے ہیں۔ کیونکہ بستر عورتوں کی خوابگاہ ہے +

برہنہ نخسپد چو در خانہ زن	بخیمہ[1] درون مرد شمشیر زن
کہ دشمن نہان آورد تاختن	بباید نہان جنگ[2] را ساختن
بزرک ستیدن لشکرگہ است	حذر[3] کار مردان کار آگہ است

گفتار در حسن تدبیر با دشمنان

نہ فرزانگی باشد ایمن نشست	میان[4] دو بدخواہ کوتاہ دست
شود دست کوتاہ ایشان دراز	کہ گر[5] ہر دو باہم سگالند راز
دگر را برآور ز ہستی دمار	یکے[6] را بہ نیرنگ مشغول دار

[1] بہادر لوگ خیموں میں۔ عورتوں کی طرح ننگے نہیں رہتے +
[2] لڑائی کی تیاری پوشیدہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ دشمن چھپ کر حملہ کرتا ہے +
[3] ڈرتے رہنا دانا لوگوں کا کام ہے۔ تمام لشکر کے واسطے کافی کی دلوار ہے +

دشمنوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں تدبیر کی خوبی کے بیان میں

[4] دو کمزور دشمنوں کے بیچ میں۔ بے غم بیٹھنا جوانمردی نہیں +
[5] کیونکہ اگر دونو آپس میں اتفاق کر لینگے تو انکا چھوٹا ہاتھ لمبا بن جائیگا +
[6] ایک کو مکر و فریب میں لگائے رکھو۔ دوسرے کی ہستی سے بھبھا نکال +

اگر دشمنے پیش گیرد ستیز	بہ شمشیر تدبیر خونش بریز
برو دوستی گیر با دشمنش	کہ زنداں شود پیرہن بر تنش
چو در لشکر دشمن افتد خلاف	تو بگذار شمشیر خود در غلاف
چو گرگاں پسندند بر ہم گزند	برآساید اندر میاں گوسپند
چو دشمن بدشمن شود مشتغل	تو با دوست بنشیں بآرام دل

گفتار اندر ملاطفت با دشمن از روئے عاقبت اندیشی

چو شمشیر پیکار بر داشتی	نگہدار پنہاں رہ آشتی

۱؎ اگر کوئی دشمن لڑنا چاہے - تو تدبیر کی تلوار سے اُسکو قتل کر +

۲؎ جا اُسکے دشمن کے ساتھ دوستی کر - تاکہ اسکا لباس ہی اُسکے جسم پر قیدخانہ بنجائے

۳؎ جب دشمن کے لشکر میں پھوٹ پڑجائے - تو تو اپنی تلوار کو میان میں کرلے +

۴؎ جب بھیڑیئے آپس میں لڑنے لگیں - تو ان میں بکری آرام سے رہے +

۵؎ جب دشمن اپنے دشمن کے ساتھ مشغول ہو - تو تو دوست کے ساتھ چین سے بیٹھا رہ +

عاقبت اندیشی کی وجہ سے دشمن کے ساتھ مہربانی کرنیکے بیان میں گفتگو

۶؎ جب تونے لڑائی کے لئے تلوار اُٹھائی - تو تو صلح کے رستے کا بھی پوشیدہ خیال رکھ

که کشور کشایان مغفر شگاف — نهان صلح جویند و پیدا مصاف
دل مرد میدان نهانی بجوی — که باشد که در پایت افتد چو گوی
چو سالاری از دشمن افتد بچنگ — بکشتن درش کرد باید درنگ
که افتد کزین نیمه هم سروری — بماند گرفتار در چنبری
اگر کشتی این بندهٔ ریش را — نبینی دگر بندی خویش را
نترسد که دوران ببندی کند — که بر بندیان زورمندی کند

۵۱ کیونکہ ملک کے فتح کرنیوالے خود کے پھاڑ دینیوالے پوشیدہ صلح ڈھونڈتے ہیں ظاہر لڑائی
۵۲ میدان کے بہادر کے دل کا حال پوشیدہ دریافت کر کیونکہ وہ شاید گیند کیطرح تیرے پاؤں میں گر جائے
۵۳ جب کوئی دشمن کا سردار تیرے ہاتھ لگ جائے تو اسکے قتل میں دیر کرنی چاہیئے
۵۴ کیونکہ شاید اسطرف کا بھی کوئی سردار حلقے میں گرفتار ہو جائے +
۵۵ اگر تو اس زخمی قیدی کو مار ڈالیگا تو پھر تو اپنے قیدی کو بھی سلامت نہ پائیگا
۵۶ کیا وہ شخص نہیں ڈرتا کہ زمانہ اسکو قید کرے جو قیدیوں پر زبردستی کرتا ہے

کسے بندیان را بود دستگیر	که خود بوده باشد به بندی اسیر
اگر سر نهد بر خط سروری	چو نیکش بداری نهد دیگری
وگر خفیه یکدل بدست آوری	از آن به که صد ده شبخون بری

گفتار در حذر از اقربائے دشمن کہ بمکر دوست گردند

گرت خویش دشمن شود دوستدار	ز تلبیس ایمن مشو زینهار
که گردد درونش بکین تو ریش	چو یاد آیدش مهر پیوند خویش
بد اندیش را لفظ شیرین مبین	که ممکن بود زهر در انگبین
کسے جان ز آسیب دشمن ببرد	که مر دوستان را بدشمن شمرد

۵۰ وہ شخص قیدیوں کا مددگار رہتا ہے ۔ جو آپ قید میں قیدی رہ لیا ہو +

۵۱ اگر دشمن کا کوئی سردار تیرا مطیع بن جائے ۔ جب تو اسکو خوش رکھے تو دوسرا بھی بن جائیگا

۵۲ اور اگر تو پوشیدہ دشمن کی لشکر کا ایک آدمی کو اپنا مطیع بنا لے تو اس سے بہتر ہے کہ تو سو دفعہ سپر چھاپہ مارے

دشمن کے رشتہ داروں سے پرہیز کرنیکا بیان نہیں کہانی جو مکر و فریب سے دوست بنجاتے ہیں

۵۳ اگر دشمن کا رشتہ دار تیرا دوست بن جائے ۔ تو اسکے مکر سے کبھی بے غم نہ رہنا +

۵۴ کیونکہ اسکا دل تیرے کینہ سے زخمی ہوگا ۔ جب اسکو اپنے رشتہ دار کی محبت یاد آئیگی +

۵۵ دشمن کی میٹھی باتوں پر نہ جا ۔ کیونکہ شہد میں زہر کا ملنا ممکن ہے +

۵۶ اس شخص نے دشمن کی تکلیف سے جان بچائی جسنے دوستوں کو بھی دشمن ہی کی برابر شمار کیا

نگہدارد آن شوخ در کیسہ دُر
کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بُر

سپاہی کہ عاصی شود در امیر
ورا تا توانی بخدمت مگیر

ندانست سالار خود را سپاس
ترا ہم نداند ز عہد [illegible] ہراس

بسوگند و عہد استوارش مدار
نگہبان پنہان برو برگمار

نوآموز را ریسمان کن دراز
نہ بگسل کہ دیگر نہ بینیش باز

۱ وہ چالاک آدمی موتیوں کو تھیلی میں حفاظت سے رکھتا ہے جو ساری خلقت کو جیب کترا سمجھتا ہے

۲ جو سپاہی کہ اپنے مالک کا نافرمان ہو جائے۔ جہاں تک تجھ سے ہو سکے اسکو اپنی خدمت میں نہ لینا

۳ جس نے اپنے مالک کا احسان نہیں مانا۔ تیرا بھی نہ مانیگا اسکی بیوفائی سے ڈر

۴ اسکی قسم اور عہد کا اعتبار نہ کر۔ بلکہ اسپر پوشیدہ نگہبان مقرر کر

۵ نئے سیکھنے والے کی رسی دراز کر یعنی [illegible] گرفت کر تو مت نہیں تو پھر اسکو نہ دیکھیگا

چو اقلیم دشمن بجنگ و حصار	گرفتی بزندانیانش سپار
که بندی چو دندان بخون در برد	ز حلقوم بیدادگر خون خورد
چو برکندی از دستِ دشمن دیار	رعیت بسامان‌تر از وی بدار
که گر باز کوبد درِ کارزار	برآرند عام از دماغش دمار
وگر شهریان را رسانی گزند	درِ شهر بر روے دشمن مبند
مگو دشمن تیغ‌زن بر در است	که انباز دشمن بشهر اندر است
بتدبیر جنگ بداندیش کوش	مصالح بیندیش و نیت بپوش

۵۱ اس لئے کہ جب قیدی لڑائی کو تیار ہوتا ہے۔ تو ظالم کے نرخرے کا خون پی جاتا ہے
۵۲ جب تو نے دشمن کے ہاتھ سے ولایت چھین لی۔ تو رعیت کو اُس سے زیادہ باسامان رکھ
۵۳ کیونکہ اگر وہ پھر لڑنا چاہے۔ تو رعیت ہی اُسکے سر کا بھیجا نکال لیگی +
۵۴ اور اگر تو شہر والوں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ تو شہر کا دروازہ دشمن کے منہ پر نہ بند کر +
۵۵ یہ مت کہو کہ تلوار مارنیوالا دشمن دروازے پر ہے۔ بلکہ دشمن کا شریک شہر ہی میں ہے +
۵۶ دشمن کی لڑائی کی تدبیر میں کوشش کر مصلحت سوچ اور ارادہ چھپا +
۵۷ جب تجھ سے دشمن کی ولایت لڑائی اور محاصرہ سے فتح کر لی تو اسکے قیدیوں کو سونپ دے +

مشو[1] در میان راز با هر کسی	که جاسوس همکاسه دیدم بسی
سکندر[2] که با شرقیان حرب داشت	در خیمه گوینده در غرب داشت
چو[3] بهمن بزاولستان خواست شد	چپ آوازه افگند و از راست شد
اگر[4] جز تو داند که عزم تو چیست	بر آن رای و دانش بباید گریست
کرم[5] کن نه پرخاش و کین آوری	که عالم بزیر نگین آوری

[1] اور اپنا بھید کسی سے مت کہہ کیونکہ میں نے اکثر دفعہ جاسوسوں کو ہم پیالہ دیکھا ہے

[2] کہتے ہیں کہ جب سکندر پورب والوں سے لڑتا تھا تو خیمہ کا دروازہ پچھم کی طرف رکھا کرتا تھا

[3] جب بہمن نے زاولستان میں جانا چاہا تو بائیں طرف کا جانا مشہور کیا اور دائیں طرف سے گیا

[4] اگر کوئی تیرے سوا جانے کہ تیرا ارادہ کیا ہے تو ایسی عقل اور سمجھ پر رونا چاہیے

[5] بخشش کر نہ دشمنی اور لڑائی تاکہ جہان کو قابو میں کرلے

چو کارے برآید بلطف و خوشی	چه حاجت بتندی و گردن کشی
نخواہی کہ باشد دلت دردمند	دل دردمنداں برآور ز بند
ببازو توانا نباشد سپاہ	برو ہمت از ناتواناں بخواہ
دعاے ضعیفان امیدوار	ز بازوے مردی بہ آید بکار
ہر انکہ استعانت بدرویش برد	اگر بر فریدوں زد او پیش برد

۱ جب کوئی کام مہربانی اور خوشی سے نکلے تو گردن کشی اور سختی کی کیا ضرورت ہے +
۲ جب تو نہیں چاہتا کہ تیرا دل دکھی ہو تو دکھیا لوگوں کے دل سے فکر دور کر +
۳ کچھ فوج طاقت سے زبردست نہیں بنتی - جا درویشوں سے دعا چاہ +
۴ امیدوار کمزوروں کی دعا - جوانمردی کے بازو سے زیادہ کام آتی ہے
۵ جس شخص نے فقیروں سے مدد چاہی اس نے اگر فریدوں پر بھی حملہ کیا تو بھی فتح پائی +

خاتمۃ الطبع

اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ کتاب نفیض انتساب مسمی بہ **حل ترکیب بوستاں** باب اول چھٹی دفعہ چھپکر تیار ہو گیا ہے
ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے - یہ کتاب جسٹری شدہ ہے - بلا اجازت مؤلف کوئی نہیں چھاپ سکتا جسکو مطلوب ہو ولد
یا مؤلف کے برادر عزیز منشی کرم بخش صاحب مہتمم ہلالی پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ یا برخوردار منشی محمد عبدالرحیم طالبعلم
جماعت پنجم انٹرنس ہائی سکول لدھیانہ یا اُنکے ایجنٹ لالہ جوالا پرشاد صاحب کاندار لنگی چٹکا واقع چوڑا بازار لدھیانہ
یا رسال قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل پیکٹ طلب فرمایئں - ہر ایک کتاب پر مؤلف یا مؤلف کے برادر منشی کرم بخش صاحب یا منشی محمد عبدالرحیم
کی مہر یا قلمی دستخط ثبت ہیں جس پر نہوں وہ مال مسروقہ متصور ہوگا - چاروں کے پاس اتنے یا اور نیز بہت سی کتابیں موجود ہیں جو
نقد قیمت آنے پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کی جاتی ہیں - دو روپیہ کے خریدار کو صرف محصول ڈاک معاف کیا جاتا ہے اور
پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ کے خریدار کو بیس فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے - اکھٹی کتب کے نقد خریداروں کے لئے خاص رعایت
بھی ممکن ہے جو خریداری کی کمی بیشی پر موقوف ہے اور بذریعہ پوسٹ کارڈ معلوم ہو سکتی ہے + فہرست کتب موجودہ یہ ہے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حل ترکیب گلستاں باب اول مع ترجمہ اردو بامحاورہ	۵/	نقشہ روضہ شاہ قمیص ان بزرگ کے مزار کا نقشہ مع مختصر حالات درج ہے جنکا مزار ساڈھورہ میں ہے	۱/
" باب دوم "	۴/	اردو کی پہلی کتاب کی فرہنگ	۱/
" باب سوم سے آخر تک "	۱۱/	" دوسری کتاب "	۱/
" بوستاں باب اول "	۵/	" تیسری کتاب "	۱/
" بوستاں باب دوم وسوم "	۵/	" چوتھی کتاب "	۱/
مصباح التاریخ یعنی سوالاً جواباً خلاصۂ تاریخ ہند لیتبرج مع بہت سے مضامین مفیدہ عجیبہ سوالات مع جواباً ۱۲ سالہ تیسری واضح واقعات عہد لارڈ لینسڈون گورنر جنرل حال طبع ہوئی ہے	۲/	فرہنگ قصص ہند حصہ اول	۱/
		" حصہ دوم	۲/
سوالاً جواباً جامع القواعد کا خلاصہ مع سوالات صرف ونحو ۱۲ سالہ امتحانات مڈل	۴/	شمس الترکیب اردو جسمیں نہایت عمدہ فقروں اور شعروں کی ترکیب ہے	۳/
رہنمائے اشیا حصہ اول یعنی اردو کی تیسری کتاب کے جملہ مضامین عام اشیاء کے سبقوں کے طور پر (ایضاً حصہ دوم ۱/)	۱/	مختصر جغرافیہ ہند	۲/
		مختصر جغرافیہ پنجاب	۱/
خطوط نویسی کی پہلی کتاب مقفی عبارت میں پرائمری سکولوں کی چوتھی جماعت کے لیے	۱/	جغرافیہ بےنظیر حصہ دوم یعنی کل جہان کا نہایت مفصل و مشرح جغرافیہ مع سوالات امتحانات مڈل ۱۲ سالہ	۴/
" دوسری کتاب " پانچویں "	۱/		
خطوط نویسی کی تیسری کتاب جو سوم مضمون نویسی کی پہلی کتاب مقفی عبارت میں پرائمری سکولوں و مڈل کے لئے	۴/	اردو کی پہلی کتاب کا فارسی ترجمہ	۱/
		" دوسری کا	۱/
سوالاً جواباً مبادی العلوم کا خلاصہ	۲/	خلاصۂ قواعد اردو بطور سوال و جواب نئی طرز کا مع سوالات امتحانات مڈل ۱۲ سالہ	۲/
حساب کے پہلے سرکاری رسالہ کے ہر ایک سوال کا مفصل حل	۲/		
سرکاری حساب کے دوسرے رسالہ کے ہر ایک سوال کا مفصل حل	۴/	سوالاً جواباً خلاصہ علم طبیعی حصہ اول مڈل سکولوں کی دوسری جماعت کے لیے	۴/
" تیسرے رسالہ کے "	۴/	" حصہ دوم " تیسری "	۲/
ٹاڈ ہنٹر صاحب کی مساحت کے دونوں ترجموں کا مفصل حل	۴/	فارسی کی پہلی کتاب کا بامحاورہ اردو ترجمہ	۱/
ہندسہ اور پہاڑوں کی کتاب	-/	" دوسری کتاب کا "	۱/

منتخب گلستاں کے پہلے دو باب کا با محاورہ اُردو ترجمہ	۲ر
گلدستہ دانش کا "	۳ر
رہنمائے منشا حصہ اول یعنی اُردو کی تیسری کتاب کے جملہ مضامین بطور سوال و جواب پرائمری سکولوں کی تیسری جماعت کے لئے	۳ر
رہنمائے منشا حصہ دوم یعنی اُردو کی چوتھی کتاب کے جملہ مضامین بطور سوال و جواب پرائمری سکولوں کی چوتھی جماعت کے لئے	۳ر
رہنمائے صحت یعنی سوالاً جواباً طریق الصحت مع فرہنگ پرائمری سکولوں کی پانچویں جماعت کے لئے	۱ر
ذر مولی حصہ اول یعنی علم مساحت کے مشکل مشکل سوالات مع حل مڈل و انٹرنس کے لئے	۲ر
ذر مولی حصہ دوم یعنی علم مساحت کے مشکل مشکل سوالات مع حل مڈل اور انٹرنس کے لئے	۲ر
نو بہار اُردو۔ اُردو اشعار کی شرح نہایت عمدہ مڈل انٹرنس اور نارمل سکولوں کے لئے	۸ر
سوالات حساب بے نظیر اسمیں ایک ہزار سوال نہایت مفید مڈل و انٹرنس کے لئے	۵ر
مشق نستعلیق حصہ اول	لر
" حصہ دوم	۱۰ر
" حصہ سوم	۰۲ر
درایت الحساب جماعت چہارم کے لئے	لر
فرہنگ گلستاں دو باب	۱ر
بہار ادب اُردو	۸ر
ڈکس ریڈر کا با محاورہ اُردو ترجمہ	۴ر
مختصر جغرافیہ پنجاب منشی گلاب سنگھ	لر
مختصر جغرافیہ ہند "	۱۰ر
مختصر جغرافیہ عالم "	۴ر
مراۃ العروس	۷ر
بنات النعش	۸ر
توبۃ النصوح	۸ر
فسٹ جاگرفی اُردو	۴ر
حل جبر و مقابلہ حصہ اول	۲ر
" حصہ دوم	۲ر
مراۃ الاشکال حصہ اول	۰۴ر
" حصہ دوم	۵
رسالہ مشقی سوالات	۴ر
گلدستہ حساب مع حل	۴ر

کریم اللغات	۶ر
عجائب الحساب	۴ر
خیر الحساب حصہ اول	زیر طبع
" حصہ دوم	زیر طبع
عطر جبر و مقابلہ	۸ر
تاریخ بے نظیر	۴ر
فرہنگ گلدستہ دانش	۲ر
رسالہ مساحت ٹاڈہنٹر	۲ر
جغرافیہ کرہ	۰ر
ترجمہ تزک جہانگیری	۷ر
جغرافیہ ہند منشی اگرسین	۳ر
جغرافیہ پنجاب "	لر
مختصر جغرافیہ ہند و پنجاب منشی اگرسین	لر
پاکٹ ہسٹری مع خلاصہ حفظ صحت	۱ر
حل حساب برنرڈ سمتھ	۲ر
جغرافیہ دنیا اگرسین	۲ر
محمود الحساب حصہ اول	۱ر
" حصہ دوم	۰۲ر
جغرافیہ ایشیا منشی اگرسین	۳ر
جغرافیہ ایشیا مؤلفہ منشی جسونت رام	لر
چشمۂ حساب	۳ر
مختصر جغرافیہ جہاں ذاکر حسین	۰۲ر
رسالہ ترکیب فارسی	۰۳ر
محمود المصادر	۱ر
ترجمہ و فرہنگ پیارے چرن حصہ اول	۲ر
" حصہ دوم	۰۱ر
" حصہ سوم	۲ر
" حصہ چہارم	۰۲ر
ترجمہ پیارے چرن حصہ دوم	۲ر
" حصہ سوم	۳ر
" حصہ چہارم	۲ر
فرہنگ ڈکس ریڈر	۳ر
نقشۂ پنجاب	۰۲ر
نقشۂ ہند	۰۳ر
نقشۂ ایشیا	۰۳ر

یہ کتاب ور فہرست مندرجہ کتاب ہذا کی جملہ کتب لالہ جوالا پرشاد دوکاندار لنگی ڈیکا واقع چوڑا بازار لدھیانہ سے بھی مل سکتی ہیں

حل ترکیب بوستان

باب دوم و سوم

مع ترجمہ اردو با محاورہ

جسکو

منشی محمد بلال صاحب مدرس مدرسۂ قصبہ کائلکا ضلع [illegible] نے

برائے استفادہ

طلبائے جماعت اول مڈل سکول سنہ ۱۸۸۰ء میں تالیف کیا

اب پانچویں دفعہ بعد نظر ثانی بنہایت صحت و صفائی

کے ساتھ

سنہ ۱۸۹۰ء مطابق سنہ ۱۳۰۷ ہجری نبوی

مطبع افتخار دہلی میں منشی محمد ابراہیم صاحب کے اہتمام سے چھپوایا

دفعہ پنجم {قیمت فی جلد ۵ر} محصول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بگویم چہ در حمد خدا گویم چہ نعتِ مصطفےٰ | در منقبت کوئے سخن کجا مسکین بلال بینوا

علم نحو کے واقف اور فن ترکیب کے ماہر بخوبی جانتے ہیں کہ ارتباط الفاظ سے جملہ بنانا پھر جمل میں تقدیم و تاخیر کا نباہنا کس قدر دشوار ہے فی الجملہ ظاہر ہے کہ معلمین و متعلمین کو نحوی کتابوں اور ترکیبی رسالوں بغیر تعلیم و تعلم دقت تمام پیش آتی ہے اسلئے اس ہیچمدان احقر الرجال فقیر محمد بلال متوطن قصبہ ساڈہورہ ضلع انبالہ نے باوجود کم لیاقتی و عدیم الفرصتی کے اس امر اہم کے سہل کرنے کو محض بنظر حصول ثواب و نفع اندوزی طلبا اپنا بار دوش کیا۔ چنانچہ سنہ ۱۸۸۰ء میں باب اول بوستاں کو ترکیب و ترجمہ کیا جسکی حکام وقت نے قدر دانی فرمائی۔ شائقین نے ازراہ دلداری خریداری کی بعد ازاں سنہ ۱۸۸۱ء میں باب دوم و سوم کی طبع کا خیال مطبوع خاطر فاتر ہوا۔ اب پانچویں دفعہ بفضل داور کارساز بہ نہایت صحت و صفا کے ساتھ چھپکر تیار ہوگئے ہیں۔ من بعد سنہ ۱۸۸۳ء میں جو خلوص قلبی و حب الوطنی نے جوش مارا تو گلستاں کے چھ باب مع گلدستہ دانش خیابان ترکیب ہوئے۔ ہنوز اس گل افشانی سے سیر نہوا تھا کہ جی نے گلستاں کے ما بقی دو باب کی نوبہار ترکیب کھانی چاہی ہر چند سمجھایا باز نہ آیا۔ آخر الامر میاں ہمت بر کمر عزیمت باندھ ہر دو باب کا گلدستہ بنا جدا گانہ چھپوا ناظرین کی نذر کیا۔ جمیع سخن پرداز معنی طراز کی خدمت میں بکمال عجز و انکسار گزارش ہے کہ جہاں کہیں سہو و خطا پائیں عنایت فرما چھپا میں مجھے ممنون بنائیں

(قطعات تاریخ) تاریخ طبعزاد منشی محمد وزیر خانصاحب مدرس چھچھرولی علاقہ سرکار مہاراجہ پٹیالہ

ترکیب و ترجمہ چو محمد بلال کرد
اوراق بوستاں ہمہ گلہائے باغ شد

ایں طالبانِ علم را روشن چراغ شد
تاریخ طبع گفت زہ ترکیب و ترجمہ

بد شد بوستاں چو قبائے بلال تنگ
بستان نہ بوستان چنیں داغ داغ شد

تاریخ طبعزاد شاعر بے مثال چودھری کنھیا لال المتخلص بہ شرر متوطن قصبہ بلاسپور ضلع انبالہ

چو شد تالیف ایں ترکیب شیریں | اگر از وصفش جہاں عذب البیانست
شرر جاں نثار ازراہ تاریخ | بگفتا نوبہار بوستانست

تاریخ طبعزاد شیخ غلام قادر صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ اعظم سامانہ حال مدرسہ چھچھرولی علاقہ پٹیالہ

ساقی پلا وہ جام کہ ہو جس سے قہقہا
سعدی کی بوستاں میں گل تر ہے اک کھلا

ہے آج وصل گل سے عنادل ہیں چہچہا
یعنی بلال شیخ نے پی پی کے خون دل

مدت کے بعد باد صبا نے یہ دی خبر
لکھا ہے بوستان کا ترکیب و ترجمہ

پوچھا جو سال طبع تو ہاتف نے یہ کہا
ہے باشگفتہ واہ چہ ترکیب و ترجمہ
۱۲۹۸ھ

تاریخ طبعزاد شاعر بے مثال میر الفت علی ابن سید صفدر علی صاحب محافظ دفتر عدالت کسولی

جب بفضل خدا سے ختم ترکیب کی
ختم ترکیب بوستاں جو نمود

ستے نے کہا کہ ہے عجائب ترکیب
مشفقی کو بود علیم و عقیل +

تاریخ کی فکر تھی کہ گویا نے کہا
گفت تاریخ او خیال گویا ۔

ہمیشہ ہے بوستاں کی صاف ترکیب
وہ چہ ترکیب کردہ لائق

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی محمد عبد الرحیم صاحب ابن مولوی محمد بلال صاحب مصنف رسالہ ہذا

ایسی ترکیب بوستاں آساں
خود یہ تاریخ کہہ اٹھا ہاتف

لکھی جس سے نہ مشکلات رہی
کیا ہی ترکیب بے نظیر لکھی

۱۸ ۸۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب دوم در احسان

اگر ہوشمندی بمعنی گرائے | کہ معنی بماند نہ صورت بجائے
کرا دانش و جود و تقویٰ نبود | بصورت درش ہیچ معنی نبود
کسے خسپد آسودہ زیر گل | کہ خسپند ازو مردم آسودہ دل
غمِ خویش در زندگی خور کہ خویش | بمردہ نپردازد از حرصِ خویش

دوسرا باب نیکی کرنے کے بیان میں

۱ اگر تو عقلمند ہے تو باطن کی طرف توجہ کر۔ اسلئے کہ نیک عمل قایم رہیں گے نہ جسم
۲ جس شخص میں عقل اور بخشش اور پرہیزگاری نہ تھی اسکے وجود میں کچھ کمالات روحانی بھی نہیں تھے
۳ وہ شخص قبر میں آرام سے سوئیگا جس سے لوگ دنیا میں خوش دلی سے سوتے ہوں + بچے
۴ اپنی فکر زندگی میں آپ کرے کیونکہ رشتہ دار اپنے حرص کے باعث مردہ کی طرف متوجہ نہ ہو

۱

زر و نعمت اکنون بده کان تست [1]	که بعد از تو بیرون ز فرمان تست
نخواهی که باشی پراگنده دل [2]	پراگندگان را ز خاطر مهل
پریشان کن امروز گنجینه چست [3]	که فردا کلیدش نه در دست تست
تو با خود ببر توشهٔ خویشتن [4]	که شفقت نیاید ز فرزند و زن
کسی گوی دولت ز دنیا برد [5]	که با خود نصیبی بعقبیٰ برد
بغمخوارگی جز سر انگشت من [6]	نخارد کسی در جهان پشت من

۱ روپیہ اور دولت اب خیرات کر کہ تیری ملک ہے۔ کیونکہ تیرے بعد تیرے حکم سے نکل جاویگی

۲ جب تو یہ نہیں چاہتا ہے کہ پراگندہ دل ہو۔ تو مسکینوں کو دل سے مت بُھلا

۳ آج جلدی سے خیرات کر۔ کیونکہ کل کو اُسکی کنجی تیرے ہاتھ نہیں ہے گی

۴ تو اپنا توشہ اپنے ساتھ لیجا۔ کیونکہ بی بی اور لڑکے سے کچھ مہربانی نہ ہوسکیگی

۵ وہ شخص دنیا سے دولت کی گیند لیجاتا ہے۔ جو اپنے ساتھ آخرت میں حصہ لیجاتا ہے

۶ غمخواری سے میری اُنگلی کے سوائے۔ کوئی جہان میں میری پیٹھ نہیں کھجلاتا +

۲

۳

مکن[1] بر کفِ دست ہر چہ ہست	کہ فردا بدنداں گزی پشتِ دست
بپوشیدن[2] ستر درویش کوش	کہ ستر خدایت بود پردہ پوش
مگرداں[3] غریب از درت بے نصیب	مبادا کہ گردی بدرہا غریب
بزرگی[4] رساند بمحتاج خیر	کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر
بحالِ[5] دلِ خستگاں درنگر	کہ روزے تو دل خستہ باشی مگر
فروماندگاں[6] را درون شاد کن	ز روز فرو ماندگی یاد کن

[1] جو کچھ تیرے پاس ہے، لوگوں کے ہاتھ پر رکھ ایسا مت کر کہ کل قیامت میں اپنے ہاتھ کی پیٹھ
[2] درویش کے ستر ڈھانکنے میں کوشش کر۔ تاکہ خدا کی پردہ پوشی تیری پردہ پوش ہو
[3] مسافر کو اپنے دروازے سے محروم نہ جانے دے۔ ایسا نہ ہو کہ تو لوگوں کے دروازے پر محتاج ہو
[4] وہ بزرگ محتاجوں کو نیکی پہنچاتا ہے۔ جو غیر کا محتاج ہونے سے ڈرتا ہو +
[5] مسکینوں کے حال پر رحم کر۔ اسلئے کہ تو بھی شاید کسی دن مسکین بنجائے +
[6] عاجزوں کا دل خوش ہو کر۔ اور عاجزی کے دن کو بھی یاد کر +

فرو ماندگاں مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ ہوا شاد مفعول ثانی را حرف اضافت فعل فاعل وہر دو مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ ہوا عاطف

نہ خواہندۂ بر در دیگراں	بشکرانہ خواہندہ از در مراں

گفتار در ترحم بر یتامیٰ

پدر مردہ را سایہ بر سر فگن	غبارش بیفشاں و خارش بکن
ندانی چہ بودش فرو ماندہ سخت	بود تازہ بے بیخ ہرگز درخت
چو بینی یتیمے سر افگندہ پیش	مدہ بوسہ بر روے فرزند خویش
یتیم ار بگرید کہ نازش خرد	وگر خشم گیرد کہ بارش برد
الا تا نگرید کہ عرش عظیم	بلرزد ہمے چوں بگرید یتیم

سلہ تو اوروں کے دروازے پر مانگنے والا نہیں ہے۔ اس شکرانے میں فقیر کو دروازے سے مت نکال

یتیموں پر رحم کرنے (کے بیان) میں گفتگو

سلہ یتیم کے سر پر سایہ ڈال۔ اُسکا غبار پونچھ اور اُسکا کانٹا نکال +

سلہ تو نہیں جانتا کہ اُسکو کیا ہوا جو وہ سخت عاجز ہوگیا کبھی درخت جڑ کے بغیر بھی تر و تازہ ہوتا ہے

سلہ جب تو کسی یتیم کو آگے سر جھکائے دیکھے تو اُس وقت اپنے لڑکے کے مُنہ کو مت چوم +

سلہ یتیم اگر روئے تو کون اُسکا ناز اُٹھائے۔ اور اگر غصہ کرے تو کون اُسکی برداشت کرے

سلہ خبردار ہرگز یتیم نہ روئے۔ کیونکہ جب یتیم روتا ہے تو عرش عظیم کانپتا ہے +

بر حمت بکن آبش از دیدہ پاک | بشفقت بیفشانش از چہرہ خاک

اگر سایۂ او برفت از سرش | تو در سایۂ خویشتن پرورش

من آنگہ سر تاجور داشتم | کہ سر در کنار پدر داشتم

اگر بر وجودم نشستے مگس | پریشاں شدے خاطر چندیں کس

کنوں گر بزنداں برندم اسیر | نباشد کس از دوستانم نصیر

مرا باشد از درد طفلاں خبر | کہ در طفلی از سر برفتم پدر

۵

۱ تو رحم سے اُسکی آنکھوں سے آنسو پونچھ - اور مہربانی سے اُسکے چہرہ کی گرد جھاڑ +

۲ اگر اُسکا سایہ (یعنی باپ) اُسکے سر سے جاتا رہا - تو اپنی مہربانی کے سایہ میں اُسکو پال

۳ میرا سر اُسوقت تاجور تھا - کہ جب میرا سر باپ کی گود میں تھا +

۴ اگر میرے جسم پر مکھی بھی بیٹھتی تھی - تو بہت سے آدمیوں کا دل رنج میں ہوتا تھا

۵ اب اگر قید خانہ میں مجھکو قید کردیں - تو بھی میرے دوستوں میں سے کوئی مددگار نہ ہو

۶ یتیموں کی تکلیف کی مجھ اچھی طرح خبر ہے کیونکہ لڑکپن ہی میں میرا باپ میرے سر سے اُٹھ گیا

حکایت بر سبیل تمثیل

یکے[1] خار پاے یتیمے بکند	بخواب اندرش دید صدر خجند
ہمیگفت[2] و در روضہا مے چمید	کزاں خار بر من چہ گلہا دمید
مشو[3] تا توانی ز رحمت بری	کہ رحمت برندت چو رحمت بری
چو[4] انعام کردی مشو خود پرست	کہ من سرورم دیگراں زیر دست
اگر[5] تیغ دوراں انداختہ است	نہ شمشیر دوراں ہنوز آختہ است

مثال کے طور پر کہانی

لہ کسی شخص نے ایک یتیم کے پاؤں سے کانٹا نکالا۔ صدر خجند نے اُسکو خواب میں دیکھا

ٹہ کہ وہ کہتا جاتا تھا اور باغوں میں ٹہلتا تھا۔ کہ اُس کانٹے کی برکت سے مجھپر بہت پھول کھلے

ٹہ جبتک تجھ سے ہوسکے رحم کرنے سے بیزار نہ ہو۔ کیونکہ جب تو تکلیف اُٹھائیگا تو تجھ پر رحم کرینگے

کہ جب تو نے بخشش کی تو مغرور مت ہو۔ اور خیال مت کر کہ میں سردار ہوں اور دوسرے زیردست ہیں

شہ اگر زمانے کی تلوار نے اُسکو عاجز کر دیا ہے۔ تو کیا زمانے کی تلوار بھی ابتک کبھی ہوئی نہیں ہے

۳ دعاگوی دولت سعد وغیرہ

۱ چو بینی دعاگوے دولت ہزار	خداوند را شکرِ نعمت گزار
۲ کہ چشم از تو دارند مردم بسے	نہ تو چشم داری بدستِ کسے

گفتار اندر احسان با مردم نیک و بد

۳ گرہ بر سرِ بند احسان مزن	کہ این زرق و شید است آن مکر و فن
۴ زیان میکند مردِ تفسیر دان	کہ علم و ادب میفروشد بنان
۵ کجا عقل یا شرع فتوی دہد	کہ مردِ خرد دین بہ دنیا دہد

لہ جب تو اپنی دولت کے ہزاروں دعاگو دیکھے۔ تو خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کر

سہ اسواسطے کہ بہت سے لوگ تجھ سے امید رکھتے ہیں۔ اور تو کسیکے ہاتھ کو نہیں تکتا

بھلے بُرے لوگوں کے ساتھ نیکی کرنیکے بیان میں گفتگو

سہ احسان کی تھیلی پر گرہ نہ لگا۔ اس خیال سے کہ یہ مکر اور دھوکہ ہے اور دغا اور فریب ہے

سہ وہ تفسیر جاننیوالا آدمی نقصان کرتا ہے۔ جو علم اور ادب کو روٹی کی عوض بیچتا ہے

سہ عقل اور شرع یہ حکم کب دیتی ہے۔ کہ عقلمند آدمی دین کو دنیا کے بدلے بیچدے +

۴ و مشار الیہ ملکر مبین ہوا کاف بیانیہ این اسم اشارہ

ولیکن تو بستان کہ صاحب خرد	زارزان فروشان برغبت خرد

حکایت عابد با شیاد شوخ چشم

زبان آور آمد بصاحب دلے	کہ محکم فرو ماندہ ام در گلے
یکے سفلہ را دہ درم بر من است	کہ دانگے ازاں بر دلم دہ من است
ہمہ شب پریشان ازو حال من	ہمہ روز چون سایہ دنبال من
بکرد از سخنہائے خاطر پریش	درون دلم چون در خانہ ریش
خدایش مگر تا ز مادر بزاد	جز این دہ درم چیز دیگر نداد

۱ لیکن تو خرید لے کیونکہ عقلمند آدمی سستا بیچنے والوں سے خواہش کے ساتھ خریدتا ہے

ایک بیحیا مکار کے ساتھ عابد کی حکایت

۲ ایک تیز زبان ایک صاحبدل کے پاس آیا۔ اور کہا کہ میں نہایت ہی کیچڑ میں پھنسا ہوا ہوں

۳ ایک کمینے کے دس روپے میرے ذمہ ہیں کہ اسکا ایک دانگ میرے اوپر بمنزلہ دس سیر کے ہے

۴ تمام رات اُس سے میرا حال پریشان (رہتا ہے) وہ سارے دن سایہ کی طرح میرے پیچھے لگا رہتا ہے

۵ اُسنے دل کی پریشان کرنیوالی باتوں سے میرے دلکو گھر کے دروازہ کی طرح زخمی بنا دیا

۶ شاید جب سے خدا نے اُسے ماں سے پیدا کیا ان دس درموں کے سوا اور کچھ نہیں دیا +

ندانسته از دفتر دیں الف | نخوانده بجز باب لاینصرف

خور از کوہ یک روز سر بر نزد | کز آں قلتباں حلقه بر در نزد

در اندیشه ام تا کدام کریم | از آں سنگدل دست گیرد بسیم

شنید این سخن پیر فرخ نهاد | درستی دو در آستینش نهاد

زر افتاد در دست افسانه گوی | برون رفت از آنجا چو زر تازه روی

یکے گفتش اے شیخ دانی که کیست | برو گر بمیرد نباید گریست

۱ وہ جو کہ دفتر دین سے الف بھی نہیں جانتا اُسنے تو لاینصرف (نحو کا) باب کے سوا (کچھ) نہ پڑھا

۲ ایسا کسی دن بھی ہوا ہے آفتاب پہاڑ سے نہیں نکلا۔ کہ اس بیہودہ نے کسی کے دروازے کی کنڈی نہ کھٹکھٹائی ہو

۳ میں سوچ میں ہوں کہ کونسا سخی۔ چاندی سے مدد کرکے اس بے رحم سے پیچھا چھڑاوے

۴ مبارک ذات بڈھے نے جو یہ بات سنی تو دو اشرفیاں اُسکی آستین میں رکھدیں

۵ جب اس بیہودہ گو کے ہاتھ روپیہ لگ گیا۔ تو سونے کی طرح تازہ رو وہاں سے نکلا

۶ ایک شخص نے کہا اے شیخ تو جانتا نہیں کہ یہ کون شخص ہے (یعنی ایسا ہے) اگر یہ مرجائے تو اس پر رونا نہ چاہئے

۹

گدائے کہ بر شیرِ نر زین نہد | ابو زید را اسپ و فرزین دہد
بر آشفت عابد کہ خاموش باش | تو مردِ زباں نیستی گوش باش
اگر راست بود آنچہ پنداشتم | ز خلق آبروئیش نگہداشتم
اگر شوخ چشمے و سالوس کرد | الا تا نہ پنداری افسوس کرد
کہ خود را نگہداشتم آبروے | ز دستِ چناں گربزِ یاوہ گوے
بد و نیک را بذل کن سیم و زر | کہ ایں کسب خیرست و آں دفعِ شر

لہ یہ فقیر ایسا ہے کہ نر شیر پر سواری کرتا ہے۔ ابو زید جیسے شطرنج باز کو اسپ فرزیں اُٹھا کر دیتا ہے
ٹہ عابد نے خفا ہو کر کہا کہ چپ۔ تو بولنے کے لایق نہیں ہے تو کان لگا کے سُننے جا
سہ اگر وہ بات جو میں نے خیال کی ہے سچ ہے۔ تو میں نے اُسکی عزت خلقت سے بچائی
سہ اگر اُس نے بے حیائی اور مکر کیا۔ خبردار تو یہ خیال مت کر کہ میں نے افسوس کی بات کی
ھہ کیونکہ در حقیقت (چند افسونوں سے) ایسے مکار بیہودہ بکنے والے کے ہاتھ سے میں نے اپنی عزت بچائی
لہ بد و نیک کو روپیہ دیئے جا۔ کیونکہ یہ نیکی کمانا اور وہ شرارت کا دور کرنا ہے

خنک آنکه در صحبت عاقلاں	بیاموزد اخلاق صاحبدلاں
گرت عقل و رایست و تدبیر و ہوش	بعزت کنی پند سعدی بگوش
که اغلب دریں شیوه دارد مقال	نه در چشم و زلف و بناگوش و خال

حکایت پدر ممسک و فرزند جوانمرد

یکے رفت و دینار ازو یادگار	خلف ماند صاحبدل و ہوشیار
نه چوں ممسکاں دست بر زر گرفت	چو آزادگاں بند از و بر گرفت
ز درویش خالی نماندے درش	مسافر بمهمانسرائے اندرش

بڑی چین سے وہ شخص ہے جو ناصحوں کی صحبت میں بکر بزرگوں کی سی نیک خصلتیں سیکھتا ہے
اگر تیرے میں عقل و تدبیر اور ہوش ہے تو سعدی کی نصیحت عزت سے سن
اسلئے کہ وہ اکثر اسی میں گفتگو کرتا ہے نہ معشوقوں کی آنکھ اور زلف اور کنپٹی اور تل

کنجوس باپ اور سخی بیٹے کی حکایت

ایک شخص مر گیا اور دنیا میں اس سے ایک بیٹا صاحبدل اور ہوشیار یادگار رہا
اس نے بخیلوں کی طرح روپیہ پر ہاتھ نہ رکھا بلکہ آزادوں کی طرح اس سے قید اٹھا لی
اسکا دروازہ فقیروں سے خالی نہ رہتا مسافر اسکی مہمانسرا میں موجود رہتے تھے

دلِ خویش و بیگانہ خورسند کرد | نہ ہمچون پدر سیم و زر بند کرد
ملامت کنے گفتش اے باد دست | بیک رہ پریشاں مکن ہرچہ ہست
بسالے توان خرمن اندوختن | بیکدم نہ مردی بود سوختن
چو در تنگدستی نداری شکیب | نگہدار وقتِ فراخی حسیب

تمثیل

بدختر چہ خوش گفت بانوے دہ | کہ روزِ نوا برگ سختی بنہ
ہمہ وقت پُر دار مشک و سبوے | کہ پیوستہ در دہ روان نیست جوے
بدنیا توان آخرت یافتن | بزر پنجۂ دیو بر تافتن

۱ اپنوں و بیگانوں کا دل خوش رکھا۔ باپ کی طرح چاندی اور سونا قید کیا +

۲ ایک ملامت کرنے والے نے اسے کہا اے فضول خرچ جو کچھ تیرے پاس ہے ایکبارگی خراب مت کر

۳ سال بھر میں کھلیان جمع کرتے ہیں اسے دم بھر میں جلا دینا کچھ بہادری نہیں +

۴ جب تو مفلسی میں صبر نہیں کر سکتا تو آسودگی کے وقت حساب کو نگاہ رکھ

مثال

۵ گاؤں کی چودھرائن نے لڑکی سے کیا اچھی بات کہی کہ مال کی کثرت کے دن سختی کے دن کا سامان رکھ چھوڑ

۶ ہر وقت مشکیں اور گھڑے بھر کر رکھ اس واسطے کہ ہمیشہ گاؤں میں ندی جاری نہیں رہتی

۷ روپیہ سے جنت حاصل کر سکتے ہیں اور روپیہ ہی سے دیو کا پنجہ مروڑ سکتے ہیں +

ز دستِ تہی بر نیاید اُمید	بزر بر کنی چشم دیوِ سپید
وگر ہر چہ داری بکف بر نہی	کہ وقتِ حاجت بماند تہی
گدایاں بسعی تو ہرگز قوی	نگردند و ترسم تو لاغر شوی

باز آمدم بحکایت فرزند خلف

چو متاعِ خیر این حکایت بگفت	ز غیرت جوانمرد را رگ بخفت
پراگندہ دل گشت ازاں عیب جوی	برآشفت و گفت اے پراگندہ گوی

۱؎ خالی ہاتھ سے اُمید پوری نہیں ہوتی۔ اور تو روپے سے تو دیو سپید کی آنکھیں نکال سکتا۔

۲؎ اور اگر جو کچھ تیرا ہے تو وہ لوگوں کے ہاتھ پر رکھدے گا تو تیرا ہاتھ ضرورت کے وقت خالی رہیگا

۳؎ فقیر لوگ تیری کوشش سے کبھی دولتمند نہ ہونگے اور میں ڈرتا ہوں کہ تو تنگدست ہوجائیگا

بس سپوت لڑکے کی طرف پھر آیا ہوں

۴؎ جب نیکی سے روکنے والے نے یہ بات کہی۔ تو جوانمرد غیرت کے سبب اُس کام سے باز رہا

۵؎ اُس عیب جُو کی بات سے وہ بہت رنجیدہ دل ہوا۔ اور خفا ہو کر کہا کہ اے بیہودہ بکنے والے!

مرا دستگاهی که پیرامن است | پدر گفت میراث جد من است
نه ایشان بحسرت نگهداشتند | بحسرت بمردند و بگذاشتند
بدستم نیفتاد مال پدر | که بعد از من افتد بدست پسر
همان به که امروز مردم خورند | که فردا پس از من بیغما برند
خور و پوش و بخشا و راحت رسان | نگه می چه داری ز بهر کسان
برند از جهان با خود اصحاب رای | فرومایه ماند بحسرت بجای

۱ یہ مال و دولت جو میرے پاس ہے میرا باپ کہتا تھا کہ میرے دادا کی میراث ہے
۲ کیا وہ ہوس کے کنجوسی سے اس دولت کو بچا کر نہیں کھا آخر حسرت ہی میں مر گئے اور چھوڑ گئے
۳ میرے باپ کا مال میرے ہاتھ نہ آیا۔ میرے بعد میرے بیٹے کے ہاتھ لگیگا
۴ یہی بہتر ہے کہ آج لوگ کھا لیں ورنہ کل کو میرے بعد وہ وارث لوٹ لیجا ینگے
۵ آپ کھا اور پہن اور لوگوں کو دے اور آرام پہنچا۔ تو لوگوں کے واسطے کیوں جوڑ جوڑ کر رکھتا
۶ عقلمند جہان سے اپنے ساتھ دولت لیجاتے ہیں (اور) کمینہ حسرت میں چھوڑ جاتا ہے

15

۱ زر و نعمت اکنون بده کان تست	که بعد از تو بیرون ز فرمان تست
۲ بدنیا توانی که عقبے خری	بخر جان من ورنه حسرت بری

حکایت اندر راحت رسانیدن ہمسایگان

۳ بزارید وقتے زنے پیش شوے	که دیگر مخر نان ز خباز کوے
۴ ببازار گندم فروشاں گرائے	کہ این جو فروشست گندم نمائے
۵ نہ از مشتری کاز دحام مگس	بیک ہفتہ رویش ندیدست کس
۶ بدلداری آں مرد صاحب نیاز	بزن گفت کاے روشنائی بساز

۱ روپیہ اور دولت اب دے کہ تیری ملک ہے۔ کیونکہ تیرے بعد تیرے حکم سے باہر ہو جائیگا

۲ تو دنیا کے بدلے آخرت کو خرید سکتا ہے۔ اے میری جان خرید لے اور نہیں تو پچھتائیگا

پڑوسیونکو آرام پہنچانے کے بیان میں کہانی

۳ ایک دن ایک عورت نے اپنے خاوند سے شکایت کی۔ کہ پھر اس گلی کے بھٹیارے سے روٹی

۴ گیہونکی روٹی بیچنے والونکے بازار میں جا۔ کیونکہ یہ بھٹیارہ تو جو کی روٹی بیچنے والا ہے

۵ خریداروں کے سبب سے نہیں بلکہ مکھیوں کے ہجوم سے ایک ہفتہ سے کسی نے اسکی شکل نہیں دیکھی

۶ اس نیک مرد نے دلداری کے ساتھ۔ عورت سے کہا کہ اے دانا موافقت کر

با میدِ ما کلبہ اینجا گرفت	نہ مردی بود نفع زو واگرفت
رہِ نیکمردانِ آزادہ گیر	چو استادۂ دستِ افتادہ گیر
ببخشاے کانانکہ مردِ حق اند	خریدارِ دکانِ بے رونق اند
جوانمرد گر راست خواہی ولیست	کرم پیشۂ شاہِ مرداں علیست

حکایت

شنیدم کہ مردے براہِ حجاز	بہر خطوہ کردے دو رکعت نماز
چناں گرم رو در طریقِ خدا	کہ خارِ مغیلاں نکندے زپا

لہ اِس بیچارے نے ہماری اُمید پر یہاں کان کھولی ہے۔ اُسے نفع نہ پہنچنے دینا جوانمردی نہیں

سٹہ آزاد نیکمردوں کا رستہ اختیار کر جب تو کھڑا ہے تو گرے ہوؤں کا ہاتھ پکڑ

سٹہ بخشش کر کیونکہ جو لوگ خدا کے مرد ہیں وہ بے رونق دکان کے خریدار ہیں

سٹہ اگر تو سچ پوچھے تو سخی آدمی خدا کا دوست ہے سخاوت سب ولیوں کے سردار حضرت علی کا پیشہ ہے

کہانی

شہ میں نے سُنا کہ ایک مرد حجاز کے رستے میں ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتا تھا

ہٹہ خدا کے رستے میں ایسا تیز رفتار (تھا) کہ کیکر کے کانٹے تک بھی اپنے پاؤں سے نہ نکالتا تھا

به آخر ز وسواس خاطر پریش	پسند آمدش در نظر کار خویش
به تلبیس ابلیس در چاه رفت	که نتوان ازیں خوبتر راه رفت
گرش رحمت حق نه دریافتی	غرورش سر از جاده بر تافتی
یکے ہاتف از غیب آواز داد	کہ اے نیکبخت مبارک نہاد
میندار اگر طاعتے کردۂ	کہ نزلے بدیں حضرت آوردۂ
باحسانے آسودہ کردن دلے	بہ از الف رکعت بہر منزلے

حکایت

١ آخر دل کی پریشان کرنیوالے شیطانی وسوسوں سے - اپنا کار اُسکی نظر میں پسند آیا +

٢ شیطان کے اس مکر سے گمراہی کے کنوئیں میں گرا - کہ اسنے خیال کیا کہ اس سے اچھا راستہ کوئی

٣ اگر خدا کی رحمت اُسکی خبر گیر نہ ہوتی - تو غرور اسکا سر راستہ سے پھیر دیتا +

٤ ایک فرشتہ نے غیب سے یہ آواز دی - کہ اے نیکبخت مبارک ذات +

٥ اگر تونے خدا کی بندگی کی ہو تو یہ گمان مت کر - کہ تو اس درگاہ میں کچھ تحفہ لایا ہے +

٦ احسان سے کسی دل کو خوش کرنا - ہر منزل پر ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے +

کہانی

سرہنگ سلطاں چنیں گفت زن	کہ خیز اے مبارک درِ رزق زن
برو تا ز خوانت نصیبے دہند	کہ فرزندگانت بسختی درند
بگفتا بود مطبخ امروز سرد	کہ سلطاں بشب نیتِ روزہ کرد
زن از ناامیدی سر انداخت پیش	ہمیگفت با خود دل از فاقہ ریش
کہ سلطاں ازیں روزہ آیا چہ خواست	کہ افطارِ او عیدِ طفلان ماست
خورندہ کہ خیرش برآید ز دست	بہ از صائم الدہرِ دنیا پرست

۵۱ بادشاہ کے سپاہی کو اسکی عورت نے یہ کہا۔ کہ اے مبارک اٹھ اور رزق کا دروازہ کھٹکھٹا

۵۲ (بادشاہ کے ہاں) کہ تجکو بھی خوان سے حصہ دیں کیونکہ تیرے ننھے ننھے بال بچے بھوکے ہیں

۵۳ اسنے کہا کہ آج تو باورچیخانہ ٹھنڈا ہوگا۔ کیونکہ بادشاہ نے رات روزہ کی نیت کی تھی

۵۴ عورت نے ناامیدی سے سر جھکایا۔ اپنے دل میں کہتی تھی اور فاقہ کے سبب بےحال تھی

۵۵ کہ بادشاہ نے اس روزہ سے کیا فائدہ حاصل کیا کیونکہ اسکا روزہ کھولنا ہمارے لڑکوں کی عید ہے

۵۶ جو کھانیوالا کہ اسکے ہاتھ سے نیکی ہو وہ بارہ مہینے کے روزہ رکھنیوالے کنجوس سے اچھا ہے

مسلّم کسے را بود روزہ داشت | کہ درماندۂ را دہد نان چاشت
وگرنہ چہ حاجت کہ زحمت بری | ز خود باز گیری و ہم خود خوری
خیالاتِ نادان خلوت نشین | بہم برکند عاقبت کفر و دین
صفا ہست در آب و آئینہ نیز | ولیکن صفا را بباید تمیز

حکایت کریم تنگدست با سائل

یکے را کرم بود و قوت نبود | کفافش بقدرِ مروت نبود

لہ اُس شخص کو روزہ رکھنا درست ہے۔ جو کوئی دو پہر کا کھانا کسی محتاج کو دیدے

ٹہ اور نہیں تو کیا ضرور ہے کہ تو (بھوکا اور پیاس کی) تکلیف اُٹھائے۔ اپنے ہی سے بچائے اور پھر آپ ہی کھا جائے +

سٹہ جاہل گوشہ نشین کے خیالات۔ آخر کو کفر اور دین کو ملا جلا دیتے ہیں +

سٹہ پانی میں بھی صفائی ہے اور شیشے میں بھی۔ لیکن صفائی کو تمیز چاہیے +

تنگدست سخی اور مفلس کی کہانی

ھٰہ ایک شخص میں سخاوت تھی اور مقدور نہ تھا۔ اُسکی آمدنی سخاوت کے اندازہ کے موافق نہ تھی

کہ سفلہ خداوند ہستی مباد	جوانمرد را تنگدستی مباد
کسے را کہ ہمت بلند اوفتد	مرادش کم اندر کمند اوفتد
چو سیلاب ریزاں کہ بر کوہسار	نگیرد ہمے بر بلندی قرار
نہ درخورد سرمایہ کردی کرم	تنک مایہ بودے ازیں لاجرم
برش تنگدستے دو حرفے نوشت	کہ اے خوب فرجام فرخ سرشت
یکے دست گیرم بچندے درم	کہ چند است تا من بزندان درم

۱ خدا کرے کمینہ دولت مند نہو۔ اور سخی آدمی کو تنگدستی نہو +

۲ جس شخص کی ہمت بلند ہوتی ہے۔ اسکی مراد حاصل نہیں ہوتی یا جلد حاصل ہو جاتی ہے

۳ سخی کے پاس روپیہ نہیں ٹھیرتا جیسے رو کیطرح۔ کہ وہ پہاڑ کی بلندی پہ نہیں ٹھیرتا

۴ اپنے مقدور کے موافق سخاوت نہیں کیا کرتا تھا۔ اسی سبب سے ہمیشہ تنگدست رہا کرتا تھا

۵ ایک تنگدست نے اُسکے پاس یہ دو حرف لکھے۔ کہ اے نیک انجام اور مبارک پیدائش +

۶ چند روپے سے میری مدد کر۔ اسواسطے کہ چند روز سے میں قیدخانہ میں ہوں

بچشم اندرم قدر چیزے نبود	ولیکن بدستش پشیزے نبود
بخصمان بندی فرستاد مرد	کہ اے نیکنامان آزاد مرد
برآرید چندے کف از دامنش	وگر میگریزد ضماں بر منش
وزانجا بزنداں در آمد کہ خیز	وزیں شہر تا پائے داری گریز
چو گنجشک بازدید از قفس	قرارش نبود اندر آں یک نفس
چو بادِ صبا زاں میاں سیر کرد	نہ سیرے کہ بادش رسیدے بگرد

لہ اُسکی آنکھ میں کسی چیز کی قدر نہ تھی - لیکن اُس وقت اُسکے ہاتھ میں ایک دمڑی بھی

لہ قیدخانہ کے نگہبانوں کے پاس آدمی بھیجا - کہ ای نیکنام آزاد مرد +

لہ چند روز اسکے دامن سے دست بردار ہو جاؤ - اور اگر یہ بھاگ جائے تو اُسکی ضمانت میرے سے

لہ اور وہاں سے قیدخانہ میں آکر اُس سے کہا کہ اُٹھ - اور جہاں تک تو بھاگ سکتا ہے اس شہر سے بھاگ جا

لہ جب چڑیا نے پنجرہ کا دروازہ کھلا دیکھا - تو ایک دم اُسکے اندر اُسکو قرار نہوا +

لہ جب بادِ صبا کیطرح اُس جگہ سے نکل گیا - ایسا گیا کہ ہوا بھی اُسکی گرد کو نہ پہنچی +

گرفتند حالی جوانمرد را	که حاضر بکن سیم یا مرد را
زبیچارگی راه زندان گرفت	که مرغ از قفس رفته نتوان گرفت
شنیدم که در حبس چندی بماند	نه رقعه نبشت و نه فریاد خواند
زمانها نیاسود و شبها نخفت	برو پارسائے گذر کرد و گفت
نه پندارمت مال مردم خوری	چه پیش آمدت تا بزندان دری

١ انہوں نے اسیوقت اس سخی کو پکڑ لیا۔ یا تو مرد کو حاضر کر یا روپیہ پیسے

٢ ناچار ہوکر اس سخی نے قید خانہ کا رستہ لیا۔ کیونکہ پنجرے سے اڑے ہوئے جانور کو کوئی نہیں پکڑ سکتا +

٣ میں نے سنا کہ عرصہ تک قید خانہ میں رہا۔ نہ تو اس نے کسی کو خط لکھا اور نہ فریاد کی

٤ مدتوں آرام پایا اور راتوں سویا۔ اسکے پاس ایک پارسا آنکلا اور کہا

٥ میں تو گمان نہیں کرتا کہ تو لوگوں کا مال کھاتا ہو۔ تجھے کیا ہوا جو تو قید خانہ میں قید ہے

بگفتا که هان اے مبارک نفس	نخوردم بحیلت گہی مالِ کس
یکے ناتواں دیدم از بندِ ریش	خلاصش ندیدم بجز بندِ خویش
ندیدم بنزدیکِ دانش پسند	من آسودہ و دیگرے پای بند
بمرد آخر و نیکنامی ببرد	زہے زندگانی کہ نامش نمرد
تنِ زندہ دل خفتہ در زیرِ گل	بہ از عالمے زندۂ مردہ دل
دلِ زندہ ہرگز نگردد ہلاک	تنِ زندہ دل گر بمیرد چہ باک

۱؎ اُس آدمی نے کہا کہ ہاں اے مبارک دم۔ بیشک میں نے کسی کا مال تو فریب سے نہیں کھایا
۲؎ لیکن میں نے ایک غریب کو قید سے زخمی دیکھا۔ اور اُسکا چھٹکارا اپنی قید کے سوا نہ دیکھا
۳؎ میں نے عقل کے نزدیک سبات کو اچھا نہ سمجھا کہ میں آرام سے اور دوسرا قید میں رہے
۴؎ آخر مر گیا اور نیکنامی کما لیگیا۔ عجب زندگی تھی کہ اُسکا نام نہ مرا
۵؎ سخی زندہ دل کا وجود مٹی کے نیچے سویا ہوا مردہ دل جیتوں کے ایک جہان سے بہتر ہے
۶؎ زندہ دل کبھی نہیں مرتا۔ اگر زندہ دل کا جسم مرجائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے ؛

حکایت در معنی احسان با خلق بند

یکے در بیاباں سگے تشنہ یافت	بروں از رمق در حیاتش نیافت
کلہ دلو کرد آں پسندیدہ کیش	چو حبل اندر آں بستہ دستار خویش
بخدمت میاں بست و بازو کشاد	سگ ناتواں را دمے آب داد
خبر داد پیغمبر از حال مرد	کہ داور گناہان او عفو کرد
الا گر جفا کاری اندیشہ کن	کرم پیش گیر و وفا پیشہ کن
کسے با سگے نیکوئی گم نکرد	کجا گم کند خیر با نیک مرد

خلقت کے احسان کرنیکے بیان میں کہانی

۱ ایک شخص نے جنگل میں ایک پیاسا کتا دیکھا۔ اُسکی زندگی میں ایک سانس سے زیادہ نہ پایا

۲ اُس پسندیدہ مذہب نے ٹوپی کا ڈول بنایا۔ اور اُسمیں رسی کی جگہ اپنی پگڑی باندھی +

۳ خدمت کیلئے واسطے کمر باندھی اور آستینیں چڑھاکر۔ غریب کتے کو ایک گھونٹ پانی پلایا

۴ پیغمبر نے اُس مرد کے حال کی خبر دی۔ کہ خدا نے اُسکے گناہ معاف کر دیئے +

۵ خبردار اگر تو ظالم ہے تو اندیشہ کر بخشش اختیار کر اور وفا کو پیشہ بنا +

۶ جب کسی نے کتے کے ساتھ نیکی کرکے ضایع نہ کی۔ تو تو نیک مرد کے ساتھ نیکی کرکے کہاں کھوویگا +

کرم کن چنان کت برآید ز دست	جهانبان در خیر بر کس نبست
گرت در بیابان نباشد چهی	چراغی بنه در زیارتگهی
بقنطار زر بخش کردن ز گنج	بیخند انکه دیناری از دسترنج
برد هر کسی بار درخورد زور	گرانست پای ملخ پیش مور
تو با خلق نیکی کن ای نیکبخت	که فردا نگیرد خدا بر تو سخت
گر از پا درآید نماند اسیر	که افتادگان را بود دستگیر

١ جیسی تیرے ہاتھ سے بخشش ہوسکے ویسی کر کیونکہ خدا نے نیکی کا دروازہ کسی پر بند نہیں کیا

٢ اگر جنگل میں کسی نے تیرا کنواں کھدوایا ہوا نہیں کسی بارگاہ میں ایک چراغ ہی روشن کر رکھے

٣ پلڑے بھر بھر کر خزانہ میں سے روپے خیرات کرنے تاہم برابر نہیں ہوسکتے جتنا کہ محنت کا ایک دینار

٤ ہر شخص اپنے زور کے موافق بوجھ اٹھاتا ہے چیونٹی کے نزدیک ٹڈی کا پاؤں بھی بھاری ہے

٥ اے نیکبخت تو خلقت کے ساتھ اب نیکی کر تاکہ قیامت میں خدا تیرے پر سختی نہ کرے

٦ اگر کوئی عاجز ہو تو اسی حالت میں ہمیشہ نہیں رہتا۔ جو شخص عاجزوں کا مددگار رہتا ہے

بفرمود کوتہ نظر تا غلام ۱ | برانندش بخواری و زجر تمام
بنا کردن شکر پروردگار ۲ | شنیدم کہ برگشت ازو روزگار
بزرگیش سر در تباہی نہاد ۳ | عطارد قلم در سیاہی نہاد
شقاوت برہنہ نشاندش چو سیر ۴ | نہ بارش رہا کرد و نے بارگیر
نشاندش قضا بر سر فاقہ خاک ۵ | مشعبد صفت کیسہ و دست پاک
سراپای حالش دگرگونہ گشت ۶ | برین ماجرا مدتے برگذشت

۱ اُس کوتہ نظر نے حکم دیا کہ سائل کو نکالو تو غلاموں نے جھڑکی اور خواری کے ساتھ نکال دیا۔
۲ میں نے سنا کہ خدا کی ناشکری کے سبب اُس کا زمانہ پلٹ گیا +
۳ اُسکی بزرگی نے تباہی میں سر رکھا عطارد نے اُسکے نصیب میں بدبختی لکھدی
۴ بدبختی نے اُسکو لہسن کی طرح ننگا بٹھا دیا۔ نہ تو اُسکے پاس سامان چھوڑا اور نہ اسباب اُٹھانے والا
۵ قضا نے اُسکے سر پر فاقہ کی خاک جھاڑی نٹ کی طرح اُسکا دامن اور کیسہ صاف ہو گیا
۶ اُسکا تمام حال اُلٹ پلٹ ہو گیا۔ اِس حال پر ایک عرصہ گزر گیا +

غلامش بدست یکے فتاد | توانگر دل و دست روشن نهاد
پدید آمد مسکین آشفته حال | چنان شاد بودے که مسکین بمال
شبانگه یکے بر درش لقمه جست | ز سختی کشیدن قدم‌ها سست
بفرمود صاحب نظر بنده را | که خوشنود کن مرد خواهنده را
چو نزدیک وے شد ز خوان بهره | برآورد بے خویشتن نعره
چو نزدیک آمد بر خواجه باز | عیان کرد اشکش بدیباچه راز

۱ اسکا غلام ایک امیر سخی کے ہاتھ لگ گیا کہ وہ امیر دل اور ہاتھ کا دولتمند اور روشن ضمیر تھا
۲ وہ امیر مسکین پنہاں حال کو دیکھکر ایسا خوش تھا جیسا مسکین دولت سے
۳ رات کے وقت ایک فقیر نے اسکے دروازے پر سوال کیا کہ فاقہ کی سختی کھینچنے سے اسکے پاؤں سست تھے
۴ پرکھنے والے امیر نے غلام کو حکم دیا کہ اس مانگنے والے آدمی کو کھانا دیکر خوش کر
۵ جب وہ غلام اس فقیر کے پاس دسترخوان میں سے کھانا لیگیا تو بے اختیار ہو کر اسنے ایک آواز ماری
۶ جب اپنے مالک کے پاس پلٹ کر آیا تو اسکے آنسو نے رخسارہ پر بھید کو ظاہر کر دیا

بپرسید سالارِ فرخندہ خوے	کہ اشکت زِ جورِ کہ آمد بروے
بگفت اندرونم بشوریدہ سخت	بر احوالِ ایں پیرِ شوریدہ بخت
کہ مملوکِ وے بودم اندر قدیم	خداوند املاک و اسباب و سیم
چو کوتاہ شد دستش از عز و ناز	کند دستِ خواہش بدر ہا دراز
بخندید و گفت اے پسر جور نیست	ستم بر کس از گردشِ دور نیست
نہ آں تندخو لیست بازار گاں	کہ بردی سر از کبر بر آسماں

لہ مبارک خو سردار نے پوچھا کہ یہ آنسو تیرے رخسار پر کس کے ظلم سے جاری ہوئے ۔

لہ اُس نے کہا کہ میرا دل اس بدنصیب بڈھے کی حالت سے بہت ہی پریشان ہوا

لہ اسواسطے کہ میں پہلے اُسکا غلام تھا (اور یہ) جائداد اور روپے پیسے اور اسباب والا تھا

لہ اب جو اُسکا ہاتھ عزت اور فخر سے چھوٹا ہو گیا تو ناچار لوگوں کے دروازہ پر خواہش کا ہاتھ پھیلاتا ہے

لہ اُس امیر نے ہنسکر کہا کہ اے لڑکے یہ ظلم نہیں ہے۔ زمانہ کی گردش سے تو کسی پر بھی ظلم نہیں ہوتا

لہ کیا یہ وہی تندخو سوداگر نہیں ہے جو غرور کے سبب سے اپنا سر آسمان پر خیال کرتا تھا

مہ معطوف علیہ معطوف مل کر جواب ندا ہوا

من آنم که آن وزم از در براند	بروز منش وه گیتی نشاند
نگه کرد باز آسمان سوے من	فرو شست گرد غم از روے من
خدا ار بحکمت به بندد درے	کشاید بفضل و کرم دیگرے
بسا مفلس بینوا سیر شد	بسا کار منعم زبر زیر شد

حکایت

یکے سیرت نیکمردان شنو	اگر نیکمردی و پاکیزه روے
که شبلی ز حانوت گندم فروش	بده بر د انبان گندم بدوش

له اور میں وہی ہوں کہ اس نے مجھے اس دروازہ سے نکالا تھا اے زمانہ کی گردش نے اسکو بہت دن سمجھایا

سے پھر آسمان نے میری طرف مہربانی کی نظر کی اور وہ غم کی گرد میرے چہرے سے دھو ڈالی

سه خدا تعالی اپنی حکمت سے کوئی دروازہ بند کر دیتا ہے تو اپنے فضل و کرم سے دوسرا کھول دیتا ہے

سه بہت (اتفاق ہوا ہے) کہ بے سامان مفلس سیر ہوگیا اور اکثر مرتبہ مالدار کا کام خراب ہوگیا

ھ نیکمردوں کی خصلت کا حال سن - اگر تو بھلا آدمی اور نیک چلن ہے

سه کہ شبلی گیہوں بیچنے والے کی دکان سے گیہوں کی بھری ہوئی بوری کندھے پر اٹھا کر اپنے گاؤں

نگه کرد موری در آن غله دید	که سرگشته از هر طرف میدوید
ز رحمت بر و شب نیارست خفت	بجاوای خود بازش آورد و گفت
مروت نباشد که این مور ریش	پراگنده گردانم از جای خویش
درون پراگندگان جمع دار	که جمعیتت باشد از روزگار
چه خوش گفت فردوسی پاکزاد	که رحمت بر آن تربت پاک باد
میازار موری که دانه کش است	که جان دارد و جان شیرین خوش است

١ وہاں جاکر جو خیال کیا تو اُس اناج میں ایک چیونٹی دیکھی کہ وہ پریشان ہر طرف دوڑتی پھرتی تھی
٢ اُسپر رحم کرنے کے سبب تمام رات نیند نہ آئی - اُسکی جگہ پر پھیر لایا اور کہا کہ
٣ یہ جوانمردی نہیں ہے کہ اس مسکین چیونٹی کو میں اُسکی جگہ سے پریشان کر دوں
٤ پراگندوں کے دلکو تو جمع رکھ تاکہ تجھے جمعیت زمانہ سے حاصل ہو +
٥ پاک پیدائش فردوسی نے کیا اچھی بات کہی ہے کہ اُسکی پاک قبر پر ہمیشہ رحمت ہو
٦ دانہ کھینچنے والی چیونٹی کو بھی مت ستا کیونکہ وہ بھی جان رکھتی ہے اور جان شیریں پیاری ہے

سیہ اندروں باشد و سنگ دل[١]	کہ خواہد کہ موری شود تنگدل
مزن[٢] بر سر ناتواں دستِ زور	کہ روزے بپایش در افتی چو مور
نہ بخشید[٣] بر حالِ پروانہ شمع	نگہ کن کہ چوں سوخت در پیشِ جمع
گرفتم[٤] ز ناتواں تر بسے است	توانا تر از تو ہم آخر کسے است

گفتار در طریق تسخیر مردم باخلاق کرم

ببخش[٥] اے پسر کآدمی زادہ صید	باحساں تواں کرد وحشی بقید

١ وہ بڑا ہی سنگدل اور بے رحم ہے جو یہ چاہے کہ ایک چیونٹی بھی تنگدل ہو

٢ کمزور کے سر پر ظلم کا ہاتھ نہ مار ایسا نہ ہو کہ کسی دن چیونٹی کی طرح اس کے پاؤں میں گر پڑے

٣ شمع نے پروانے کے حال پر رحم نہیں کیا تو دیکھ کہ مجلس میں سب کے سامنے کس طرح جلتی

٤ میں نے مانا کہ بہت سے لوگ تجھ سے کمزور ہیں آخر تجھ سے زور آور بھی تو کوئی ہوگا

خوش خلقی اور سخاوت سے لوگوں کو تابع بنانے کے طریقے میں گفتگو

٥ اے لڑکے بخشش کر کیونکہ آدمی کو تو احسان سے اور جنگلی جانور کو رسی سے تابع کر سکتے ہیں

عدو را بالطاف گردن ببند[۱]	که نتوان بریدن بتیغ این کمند
چو دشمن کرم بیند و لطف و جود[۲]	نیاید دگر خبث ازو در وجود
مکن بد که بد بینی از یار نیک[۳]	نروید ز تخم بدی بار نیک
چو با دوست دشوار گیری و تنگ[۴]	نخواهد که بیند ترا نقش و رنگ
وگر خواجه با دشمنان نیکخوست[۵]	بسے بر نیاید که گردند دوست

حکایت در معنی صید کردن دلها باحسان

بره در یکے پیشم آمد جوان[۶]	بتگ در پیش گوسفندے دوان

۱ دشمن کی گردن مہربانی سے باندھ۔ اسواسطے کہ اس رسی کو تلوار سے بھی نہیں کاٹ سکتے
۲ جب دشمن سخاوت اور مہربانی اور بخشش دیکھے گا۔ تو پھر اس سے کبھی برائی نہ ہوسکیگی
۳ تو کسیکے ساتھ بدی مت کر اسواسطے کہ تو اپنے نیک یار سے بھی بدی دیکھیگا۔ برے بیج سے بھی
۴ جب تو دوست کے ساتھ سختی اور تنگی کریگا۔ تو وہ بھی تیری شکل و صورت نہیں دیکھنی چاہیگا
۵ اور اگر خواجہ دشمنوں کے ساتھ بھی نیکخو ہے۔ تو بہت مدت نہ گذرنے پائیگی کہ وہ دوست بنجائینگے

احسان سے لوگوں کے دلوں کے مطیع بنانیکے بیان میں حکایت

۶ رستے میں ایک جوان میرے سامنے آیا۔ کہ ایک بکری کا بچہ اسکے پیچھے دوڑا جاتا تھا

^١^ بدو گفتم این ریسمانست و بند	که می آرد اندر پیت گوسفند
^٢^ سبک طوق و زنجیر ازو باز کرد	چپ و راست پوییدن آغاز کرد
^٣^ بره در پیش همچنان می دوید	که جو خورده بود از کف مرد و خوید
^٤^ چو باز آمد از عیش و بازی بجای	مرا دید و گفت ای خداوند رای
^٥^ نه این ریسمان می برد با منش	که احسان کمندیست در گردنش
^٦^ بلطفی که دیدست پیل دمان	نیارد همی حمله بر پیلبان

١ میں نے اُس جوان سے کہا یہ رسی اور قید ہے - جو بکری کو تیرے پیچھے لاتی ہے +

٢ اُس جوان نے جھٹ اُسکا طوق اور زنجیر کھول ڈالا - اور آپ دائیں اور بائیں دوڑنا شروع کیا

٣ بکری کا بچہ اسیطرح اُسکے پیچھے دوڑتا رہا - اسواسطے کہ اُس نے جوان کے ہاتھ سے جَو کھائے تھے

٤ جب کھیل کود سے اپنی جگہ آیا - تو اُس نے میری طرف دیکھکر کہا کہ اے عقلمند +

٥ اسکو یہ رسی میرے ساتھ نہیں لیجاتی - بلکہ احسان کی رسی اُسکی گردن میں ہے +

٦ اُس مہربانی کے سبب جو مست ہاتھی نے دیکھی ہے - وہ ہاتھی بان پر حملہ نہیں کرتا

بدان را نوازش کن ای نیکمرد	که سگ پاس دارد چو نان تو خورد
بر آن مرد کند است دندان یوز	که مالد زبان بر پنیرش دو روز

حکایت روباه و درویش

یکی روبهی دید بی دست و پای	فرو ماند در صنع لطف خدای
که چون زندگانی بسر میبرد	بدین دست و پا از کجا میخورد
درین بود درویش شوریده رنگ	که شیری درآمد شغالی بچنگ

۱ اے نیکمرد بروں پر نوازش کر کیونکہ جب کتا تیری روٹی کھاتا ہے تو حفاظت کرتا ہے

۲ چیتے کے دانت اس آدمی پر کند ہیں جسکے پنیر پر اس نے دو دن بھی زبان ملی ہو

لومڑی اور درویش کی حکایت

۳ ایک شخص ایک ٹنڈے منڈے لومڑی کو دیکھکر خدا تعالیٰ کی کاریگری اور مہربانی میں حیران ہوا

۴ کہ یہ لومڑی کس طرح زندگی بسر کرتی ہے۔ ان ہاتھ پاؤں سے کہاں سے کھاتی ہے

۵ پریشان درویش اس حال میں حیران تھا کہ یکایک شیر گیدڑ کو پنجے میں پکڑے ہوئے آیا

شغالی[1] نگون بخت را شیر خورد
بماند آنچه روباه ازو سیر خورد

دگر روز[2] باز اتفاقی فتاد
که روزی رسان قوت روزش بداد

یقین[3] مرد را دیده بیننده کرد
شد و تکیه بر آفریننده کرد

کزین[4] پس بکنجی نشینم چو مور
که روزی نخوردند پیلان بزور

زنخدان[5] فرو برد چندی بجیب
که بخشنده روزی فرستد ز غیب

نه بیگانه[6] تیمار خوردش نه دوست
چو چنگش رگ و استخوان ماند و پوست

[1] بدنصیب گیدڑ کو شیر نے کھا لیا جو کچھ بچا اُس سے لومڑی نے پیٹ بھر کر کھایا

[2] دوسرے دن پھر ایسا ہی اتفاق ہوا کہ خدا تعالی نے دن کا کھانا اُسکو پہنچایا

[3] یقین نے مرد کی آنکھیں روشن کر دیں وہ وہاں سے گیا اور خدا پر بھروسہ کیا

[4] اور دل میں کہا کہ میں آج سے چیونٹی کی طرح کونے میں بیٹھ رہونگا کیونکہ ہاتھیوں نے زور سے روزی نہیں کھائی

[5] کچھ عرصہ گریبان میں سر جھکائے بیٹھا رہا تاکہ خدا تعالی غیب سے روزی بھیجے

[6] نہ بیگانہ نے اُسکا غم کھایا نہ دوست نے چنگ کی طرح فقط اُسکی رگیں اور ہڈیاں اور چمڑا رہ گیا

چو سعیش نماند از ضعیفی و هوش | ز دیوار محرابش آمد بگوش
برو شیر درنده باش ای دغل | مینداز خود را چو روباه شل
چنان سعی کن کز تو ماند چو شیر | چو روبه چه باشی بوامانده سیر
چو شیران کرا گردن فربه است | گر افتد چو روبه سگ از وی به است
بچنگ آر و با دیگران نوش کن | نه بر فضلهٔ دیگران گوش کن
بخور تا توانی ببازوی خویش | که سعیت بود در ترازوی خویش

ملہ جب بسبب ناتوانی کے اسکا صبر اور ہوش نرہا۔ تو مسجد کی دیوار سے اُسکے کان میں آواز آئی
ملہ اے مکار جا اور پھاڑنے والا شیر بن۔ یعنی لومڑی کی طرح اپنے آپ کو نہ گرا +
ملہ ایسی کوشش کر کہ تجھ سے شیر کی طرح بچے۔ تو لومڑی کی طرح جھوٹے سے کیا پیٹ بھرتا ہے
ملہ جس شخص کی گردن شیروں کی سی موٹی ہے۔ اگر وہ لومڑی کی طرح گر پڑے تو اس سے کتا ہی اچھا
ملہ کما اور غریبوں کو بانٹ کر کھا۔ اوروں کے جھوٹے پر نظر نہ کر +
ملہ جہانتک ہو سکے اپنے بازو سے (کما کر) کھا۔ کیونکہ تیری کوشش تیرے اعمالنامہ میں درج ہو گی

چو مرداں ببر رنج و راحت رساں	مخنث خورد دست رنج کساں
بگیر ای جواں دست درویش پیر	نہ خود را بیفگن کہ دستم بگیر
خدا را بر آں بندہ بخشایش است	کہ خلق از وجودش در آسایش است
کرم ورزد آں سر کہ مغزے درو ست	کہ دوں ہمتانند بے مغز پوست
کسے نیک بیند بہر دو سرائے	کہ نیکی رساند بخلق خدائے

حکایت عابد بخیل

شنیدم کہ مردیست پاکیزہ بوم	شناسا و رہرو در اقصائے روم

لہ مردوں کیطرح تکلیف اٹھا اور دوسروں کو آرام پہنچا - اور لوگوں کی کمائی ہیجڑا کھایا کرتا ہے

ٹہ اے جوان بوڑھے درویش کا ہاتھ پکڑ - نہ اپنے آپ کو گرا کہ میرا ہی ہاتھ پکڑ +

ٹہ اُس بندے پر خدا کی رحمت ہوتی ہے جس کے وجود سے خلقت آرام میں ہو +

ٹہ وہ شخص بخشش اختیار کرتا ہے جس میں عقل ہوتی ہے کیونکہ کم ہمت لوگ بے مغز چھلکے ہیں

ٹہ وہ شخص دو جہان میں بھلائی دیکھتا ہے - جو خدا کی خلقت کو نیکی پہنچاتا ہے +

کنجوس عابد کی کہانی

لہ میں نے سُنا کہ ایک پاک طینت مرد، خداشناس (زیارت) (روم) کی گرد و نواح میں تھا

٣٩

من و چند سالکِ صحرا نورد	برفتیم قاصد بدیدارِ مرد
سر و چشم ہر یک ببوسید و دست	بتمکین و عزت نشاند و نشست
زرش دیدم و زرع و شاگرد و رخت	ولے بے مروت چو بے بر درخت
بخلق و کرم گرم رو مرد بود	ولے دیگدانش قوی سرد بود
ہمہ شب نبودش قرار و ہجوع	ز تسبیح و تہلیل و ما را ز جوع
سحرگہ میاں بست و در باز کرد	ہماں لطف و شبینہ آغاز کرد

۵۱ میں اور جنگل میں گھومنے والے چند درویش ارادہ کر کے اسکی زیارت کو گئے

۵۲ اس نے ہر ایک کی آنکھیں اور ہاتھ چومے - (سب کی) عزت اور قدر سے بٹھایا اور (آپ) بیٹھا

۵۳ میں نے اسکے پاس روپیہ کھیتی اور نوکر اور اسباب دیکھا لیکن بے پھل درخت کی طرح بے مروت تھا

۵۴ خوش خلقی اور بخشش میں چالاک مرد تھا لیکن اسکا چولھا بہت ہی ٹھنڈا رہتا تھا

۵۵ اسے ساری رات تسبیح اور تہلیل سے اور ہمکو بھوک سے چین اور آرام نہ ہوا

۵۶ صبح کو کمر باندھی اور دروازہ کھولا اور وہی کل کی سی مہربانی شروع کی +

۱

جوانی که شیرین و خوش طبع بود — که با ما مسافر در آن ربع بود

مرا بوسه گفتا به تصحیف ده — که درویش را توشه از بوسه به

بخدمت منه دست بر کفش من — مرا نان ده و کفش بر سر بزن

به ایثار مردان سبق برده اند — نه شب زنده داران که دل مرده اند

همی دیدم از پاسبان تتار — دل مرده و چشم شب زنده دار

کرامت جوانمردی و نان دهی است — مقالات بیهوده طبل تهی است

قیامت کسی باشد اندر بهشت — که معنی طلب کرد و دعوی بهشت

۱ ایک جوان جو شیریں سخن اور خوش طبع تھا ہمارے ساتھ اُس ملک میں مسافر تھا
۲ اُس نے کہا کہ مجکو نقطے بدلکر بوسہ دے کیونکہ درویش کو توشہ اچھا ہے
۳ خدمت کے واسطے میری جوتیوں پر ہاتھ مت رکھ۔ مجکو روٹی دے اور سر پر جوتی مار
۴ جوانمرد لوگ بخشش سے سبقت لیگئے ہیں نہ رات کے جاگنے والے جو مردہ دل ہیں
۵ میں نے تاتار کے پاسبانوں کو دیکھا کہ دل اُنکا مُردہ اور آنکھیں رات کی جاگنے والی تھیں
۶ سخاوت اور روٹی دینا بزرگی ہے۔ بیہودہ باتیں خالی ڈھول کی آواز ہے
۷ قیامت کو وہ شخص بہشت میں ہوگا جسنے کہ اللہ روحانی طلب کیے اور دعویٰ چھوڑا +

٨١

۳ حرف علت محذوف

بمعنی توانکرد دعوی درست		دم بے قدم تکیہ گاہیست سست

حکایت حاتم طائی و جود وے

شنیدم در ایام حاتم کہ بود		بخیل اندرش بادپائے چو دود
صبا سرعتے رعد بانگ ادہمے		کہ بر برق پیشی گرفتے ہمے
بتگ ژالہ میریخت برکوہ و دشت		تو گفتی مگر ابر نیساں گذشت
یکے سیل رفتار ہاموں نورد		کہ باد از پسش باز ماندے چو گرد
بگفتند مردان صاحب علوم		سخنہائے حاتم بسلطان روم

له باطن سے دعوی کو درست کر سکتے ہیں۔ بے عمل دعوی شکست تکیہ گاہ ہے

حاتم طائی اور اسکی سخاوت کے بیان میں حکایت

له میں نے سنا کہ حاتم کے زمانہ میں ایک گھوڑا اسکے طویلے میں ہوں جیسا سیاہ رنگ تھا

له وہ مشکیں گھوڑا پروا ہوا جیسا تیز رفتار اور گرج کی سی آواز تھا دوڑنے میں بجلی سے بھی بڑھ جاتا

له دوڑتے وقت پہاڑ اور جنگل پر اولے برساتا تھا۔ گویا کہ نیساں کا بادل آگیا

له وہ گھوڑا رود کی سی چال جنگل کاٹنے کرنیوالا تھا کہ ہوا بھی گرد کی طرح اسکے پیچھے رہجاتی تھی

له واقف لوگوں نے حاتم کی باتیں روم کے بادشاہ پاس جاکر کہیں +

کہ ہمتاے او در کرم مرد نیست	چو اسپش بجولان و ناورد نیست
بیاباں نوردے چو کشتی بر آب	کہ بالاے سیرش نپرّد عقاب
بدستور دانا چنین گفت شاہ	کہ دعوی خجالت بود بے گواہ
من از حاتم آں اسپ تازی نژاد	بخواہم گر او مکرمت کرد و داد
بدانم کہ در وے شکوہ مہیست	وگر رد کند بانگ طبل تہیست
رسولِ خردمند عالم بہ سطے	رواں کرد و دہ مرد ہمراہ وے

۱ کہ سخاوت میں اسکے برابر کوئی آدمی نہیں اُسکے گھوڑے کی مانند گھوڑ دوڑ اور لڑائی میں نہیں
۲ جنگل کو ایسا طے کرتا ہے جیسے کشتی پانی پر چلتی ہو اُسکی چال کے ساتھ تو عقاب بھی نہیں اُڑ سکتا
۳ بادشاہ نے دانا وزیر سے یہ کہا۔ کہ بدون گواہ کے دعوی کرنا شرمندگی ہوتی ہے
۴ میں وہ عربی نسل کا گھوڑا حاتم سے مانگتا ہوں اگر اُسنے عنایت کی اور مجکو دیدیا
۵ تو میں جانونگا کہ اُسمیں سرداری کا دبدبہ ہے اور اگر انکار کردیگا تو خالی ڈھول کی آواز ہے
۶ جہان کا فاضل قاصد بطے کی طرف روانہ کیا۔ اور دس آدمی اُسکے ساتھ کئے +

زمین مُردہ و ابر گریاں برو[1]	صبا کرد بارِ دگر جاں درو
بمنزلگہ حاتم آمد فرود[2]	برآسود چوں تشنہ بر زندہ رُو
سماطے بیفگند و اسپے بکشت[3]	بدامن شکر دادشاں زر بمشت
شب آنجا ببودند و روزِ دگر[4]	بگفت آنچہ دانست صاحب خبر
ہمیگفت حاتم پریشاں چو مست[5]	ز حسرت بدنداں ہمیکند دست
کہ اے بہرہ ور مردِ نیکنام[6]	چرا پیش ازینم نگفتی پیام

لہ زمین مری ہوئی تھی اور بادل اُسپر روتا تھا۔ صبا نے اُسکے اندر پھر جان ڈالی تھی

ٹہ وہ (قاصد) حاتم کے مکان پر آکر اُترا۔ پیاسے کی طرح بہتی ندی کے کنارے پر آرام پایا

سہ حاتم نے دسترخوان بچھایا اور ایک گھوڑا حلال کیا اُنکو دامن بھر کر مٹھائی اور مٹھی بھر کر روپے دیے

ٹہ وہ رات کو وہیں رہے اور دوسرے دن جو کچھ قاصد کو کہنا تھا وہ کہا

ٹہ حاتم مست کی طرح پریشان حسرت سے دانتوں سے ہاتھ کی پیٹھ کو کاٹتا ہوا کہتا تھا

ٹہ کہ اے نصیبہ ور نیکنام مرد۔ پہلے سے تو نے مجھ سے یہ پیغام کیوں نہ کہا ۔

من آن بادرفتار دلدل شتاب	ز بهر شما دوش کردم کباب
گرفتستم از دست باران و سیل	نشاید شدن در چراگاه خیل
بنوعی دگر روی و راهم نبود	جز او بر در بارگاهم نبود
مروت ندیدم در آیین خویش	که مهمان بخسپد دل از فاقه ریش
مرا نام باید در اقلیم فاش	دگر مرکب نامور گو مباش
کسان را درم داد و تشریف و اسپ	طبیعیست اخلاق نیکو نه کسب

۱ میں نے اس ہوا کے چلنے والے اور دلدل کے سے دوڑنے والے گھوڑے کے کل تمہارے لئے کباب بنوا دیئے

۲ کیونکہ میں نے خیال کیا کہ مینہ اور رَو کے سبب سے گھوڑوں کی چراگاہ میں کوئی نہیں جا سکتا

۳ اور دوسرے کسی طرح میرے لئے چارہ نہ تھا اس گھوڑے کے سوا میرے مکان پر اور نہ تھا

۴ میں نے اپنے مذہب میں یہ جوانمردی نہ سمجھی کہ مہمان فاقہ سے رنجیدہ دل سوئے

۵ مجھے تو ولایت میں اپنا نام مشہور چاہیے۔ اگرچہ نامور گھوڑا (میرے پاس) نہ ہو

۶ سب لوگوں کو روپیہ اور خلعت اور گھوڑے دیئے۔ نیک عادتیں پیدائشی ہیں کمائی ہوئی نہیں

خبر شد بروم از جوانمردِ طے	ہزار آفرین کرد بر طبع وے
ز حاتم بدین نکتہ راضی مشو	ازین نغز تر ماجرائے بشنو

حکایت امتحان شاہ یمن حاتم را در جوانمردی

ندانم کہ گفت این حکایت بمن	کہ بود است فرماندہے در یمن
ز نام آوران گوئے دولت ربود	کہ در گنج بخشی نظیرش نبود
توان گفت او را سحاب کرم	کہ دستش چو باران فشاندے درم
کسے نام حاتم نبردے برش	کہ سودا نرفتے از و در سرش

۵۱ (جب) جوانمرد کی خبر روم میں پہنچی تو اسکی طبیعت پر ہزاروں آفرین کی
۵۲ حاتم کی فقط اسی بات پر راضی مت ہو۔ اس سے بھی ایک ور عمدہ قصہ سُن

حاتم کو جوانمردی میں شاہ یمن کے آزمانے کی حکایت

۵۳ مجھے یاد نہیں کہ یہ بات مجھ سے کس نے بیان کی کہ یمن کے ملک میں ایک بادشاہ گزرا ہے
۵۴ سب نام آوروں سے سبقت کی گیند لے گیا تھا کیونکہ خزانہ بخشنے میں کوئی اسکا ثانی نہ تھا
۵۵ اُس بادشاہ کو بخشش کا بادل کہنا چاہئے کیونکہ اُسکا ہاتھ مینہ کی طرح روپئے برساتا تھا
۵۶ ایسا کوئی شخص حاتم کا نام اُسکے پاس لیتا تھا کہ اُس سے اُسکے سر میں غصہ نہ بھر جاتا تھا

که چند از مقالات آن باد سنج | که نه ملک دارد نه فرمان نه گنج

شنیدم که جشنی ملوکانه ساخت | چو چنگ اندر آن بزم خلقی نواخت

در ذکر حاتم کسی باز کرد | دگر کس ثنا گفتن آغاز کرد

حسد مرد را بر سر کینه داشت | یکی را بخون خوردنش برگماشت

که تا هست حاتم در ایام من | نخواهد به نیکی شدن نام من

(ترجمہ)

کہ اُس بیوقوف کی باتیں کہاں تک کہے جاؤ گے۔ اُسکے پاس نہ حکومت نہ ملک ہے +

میں نے سنا کہ اُس نے بادشاہوں کا سا ایک جشن کیا۔ چنگ کیطرح اُس محفل میں لوگونکو نوازا

ایک شخص نے حاتم کا ذکر چھیڑا۔ دوسرے نے اُسکی تعریف کرنی شروع کی +

حسد نے بادشاہ کو دشمنی پر یہانتک آمادہ کیا۔ کہ ایک شخص اُسکے قتل کرنیکے واسطے مقرر کیا

اور کہا کہ جبتک حاتم میرے زمانہ میں ہے۔ میرا نام نیکی میں مشہور نہ ہوگا +

بلا جوے راہ بنی طے گرفت ‏— بکشتن جوانمرد را پے گرفت

جوانے برہ پیشِ باز آمدش ‏— کزو بوے اُنسے فراز آمدش

نکوروے و دانا و شیریں زباں ‏— برِ خویش بُرد آں شبش میہماں

کرم کرد و غم خورد و پوزش نمود ‏— بد اندیش را دل بہ نیکی ربود

نہادش سحر بوسہ بر دست و پاے ‏— کہ نزدیکِ ما چند روزے بپاے

بگفتا نیارم شد ایدر مقیم ‏— کہ در پیش دارم مہمّے عظیم

۵۱ بلاجو نے بنی طے کا رستہ لیا۔ اور جوانمرد کے قتل کرنیکے لئے قدم اُٹھایا

۵۲ ایک جوان رستے میں اُسکے آگے آیا۔ کہ اُس سے اُسے محبت کی بُو آئی

۵۳ (وہ جوان) خوبصورت اور دانا اور شیریں بان (تھا) اُس رات اُسکو اپنے ہاں مہمان لیگیا

۵۴ بخشش کی اور غم کھایا اور عذر کیا۔ دشمن کے دل کو نیکی سے فریفتہ کیا

۵۵ صبح کو اُسکے ہاتھ اور پاؤں چومے (اور کہا) کہ چند روز ہمارے پاس ٹھیرو

۵۶ اُس گماشتہ نے کہا کہ (یہاں) میں نہیں ٹھیر سکتا ہے کیونکہ مجھے ایک بڑی مہم درپیش ہے

بگفت ار بہی با من اندر میاں — چو یاران یکدل بکوشم بجاں

بمن دار گفت اے جوانمرد گوش — کہ دانم جوانمرد را پردہ پوش

درین بوم حاتم شناسی مگر — کہ فرخندہ نام است نیکو سیر

سرش پادشاہ یمن خواستست — ندانم چہ کین در میاں خاستست

گرم رہنمائی بدانجا کہ اوست — ہمیں چشم دارم ز لطف تو دوست

بخندید برنا کہ حاتم منم — سر اینک جدا کن بتیغ از تنم

۱ حاتم نے کہا اگر تو (وہ کار) مجھ سے بیان کردے۔ تو میں بھی یکدل یاروں کی طرح جان

۲ اُس نے کہا اے جوانمرد میری طرف کان لگا۔ کیونکہ میں جوانمرد کو پردہ پوش جانتا ہوں

۳ اس ملک میں شاید تو حاتم کو پہچانتا ہے۔ کہ وہ مبارک نام اور نیک خصلت ہے

۴ یمن کے بادشاہ نے اُسکا سر مانگا ہے۔ یہ میں نہیں جانتا کہ انمیں کیا عداوت ہو گئی

۵ اگر تو مجھکو اُس جگہ کا رستہ بتلائے جہاں وہ ہے۔ اے دوست میں تیری مہربانی سے یہی

۶ جوان نے ہنسکر کہا کہ حاتم تو میں ہی ہوں۔ جلدی سے تلوار کے ساتھ میرا سر تن سے جدا کر

نباید که چون صبح گردد سفید	گزندت رسد یا شوی ناامید
چو حاتم بآزادگی سر نهاد	جوان را برآمد خروش از نهاد
بخاک اندر افتاد و بر پا جست	گهش خاک بوسید گه پا و دست
بینداخت شمشیر و ترکش نهاد	چو فرمانبران دست بر کش نهاد
که گر من گلی بر وجودت زنم	نه مردم که در کیش مردان زنم
دو چشمش ببوسید و در بر گرفت	وز آنجا طریق یمن برگرفت

۱ ایسا نہو کہ جب صبح روشن ہوجائے تو تجھے تکلیف پہنچے یا ناامید ہوجائے +

۲ جب حاتم نے جوانمردی سے سر جھکایا تو جوان کی ذات سے شور نکلا +

۳ بیہوش ہوکر خاک پر گر پڑا اور پھر ہوش میں آیا کبھی اسکی خاک اور کبھی ہاتھ اور پاؤں چومنے لگا

۴ تلوار پھینکدی اور ترکش نیچے رکھدیا۔ نوکروں کی طرح سینے پر ہاتھ باندھ لئے

۵ (اور کہا) اگر میں تیرے بدن پر ایک پھول بھی ماروں تو میں مرد نہیں بلکہ مردوں کے مذہب میں عورت ہوں

۶ اسکی دونو آنکھیں چومیں اور گلے لگایا۔ اور وہیں سے یمن کا رستہ لیا +

ملک در میان دو ابرو مرد | بدانست حالے کہ کارے نکرد
بگفتش بیا تا چہ داری خبر | ترا بستی بفتراک بر
مگر بر تو نام آورے حملہ کرد | نیاوردی از ضعف تاب نبرد
جوانمرد شاطر زمین بوسہ داد | ملک را ثنا گفت و تمکیں نہاد
بدو گفت کے شاہِ با داد و ہوش | ازو رسمہاے حاتم نیوش
کہ دریافتم حاتمِ نامجوے | ہنرمند خوش منظر و خوبروے

لہ بادشاہ اُس مرد کی دونو بھنوئوں کو دیکھکر اُسیوقت پہچان گیا کہ اُسنے کام پورا نہیں کیا
ٹہ اُس نے کہا کہ تو بیان کر کہ کیا خبر ہے کس واسطے کہ تو اُسکا سر شکار بند میں باندہ کے نہ لایا
سہ شاید نامور نے تجھ پر حملہ کیا۔ اور تو کمزوری سے لڑ نہ سکا +
سہ چالاک جوانمرد نے زمین چومی۔ بادشاہ کی تعریف اور تعظیم کی +
ھ اُس نے کہا کہ اے انصاف اور عقل والے بادشاہ! اس طرح سے حاتم کی باتیں سُن
ٹہ کہ میں نے ناجو حاتم کو ہنرمند اور شکیل اور خوب صورت پایا +

جوانمرد صاحب خرد دیدمش	بمردانگی فوق خود دیدمش
مرا بار لطفش دوتا کرد پشت	بشمشیر احسان و فضلم بکشت
بگفت آنچه دید از کرمهای وی	شهنشه ثنا گفت بر آل طی
فرستاده را داد مهر و درم	که مهر است بر نام حاتم کرم
مر او را رسد گر گواهی دهند	که معنی و آوازه اش همرهند

حکایت در همت حاتم

له اور میں نے اسکو جوانمرد اور دانا دیکھا - جوانمردی میں اپنے سے بڑھکر دیکھا

ٹه اسکی مہربانی کے بوجھ نے میری پیٹھ کبڑی کر دی اسنے اپنے احسان و بندگی کی تلوار سے مجھے قتل کر دیا

ته اسنے جو کچھ اسکی عنایتیں دیکھی تھیں سب بیان کیں بادشاہ نے طے کے قبیلہ کی بہت تعریف کی

ٹه اس گماشتہ کو اشرفیاں اور درہم دیے اور کہا کہ سخاوت کی مہر حاتم کے نام پر لگی ہوئی ہے

شه اگر لوگ اسکی گواہی دیں تو بجا ہے کیونکہ اسکی حقیقت یعنی سخاوت کا شہرہ اور آوازہ برابر ہیں

حاتم کی ہمت کے بیان میں کہانی

ز بنگاہ حاتم یکے پیر مرد	طلب دہ درم سنگِ فانیذ کرد
ز راوی چنین یاد دارم خبر	کہ پیشش فرستاد تنگِ شکر
زن از خیمہ گفت این چہ تدبیر بود	ہماں دہ درم حاجتِ پیر بود
شنید این سخن نامبردار طے	بخندید و گفت اے دلارامِ حے
گر او در خورِ حاجتِ خویش خواست	جوانمردیِ آلِ حاتم کجاست
چو حاتم بآزاد مردی اگر	ز دورانِ گیتی نیامد مگر +

١ ایک بوڑھے نے حاتم کی دکان سے دس درم بھر شکر کا سوال کیا

٢ مجھے راوی سے ایسا یاد ہے کہ (حاتم نے) اُسکے پاس شکر کی بوری بھیجدی

٣ حاتم کی بیوی نے خیمے میں سے کہا کہ یہ کیا تدبیر تھی۔ بڈھے کی خواہش تو دس درم بھر کی تھی

٤ طے کے نامور شخص نے جب بات سنی ہنسکر کہا کہ اے حے کی قبیلہ کی دلارام

٥ اگر اُسنے اپنی حاجت کے موافق سوال کیا۔ اور میں اسکو اسیقدر دیتا تو آلِ حاتم کی جوانمردی کہاں رہتی

٦ جوانمردی میں حاتم سا شاید زمانہ کی گردش سے دوسرا پیدا نہیں ہوا +

نه دشمن برست از زبانش نه دوست	نه سلطان که آن بوم و بر زان اوست
قضا را خداوند آن چین دشت	در آن حال منکر براو بر گذشت
شنید این سخن ها دور از صواب	نه صبر شنیدن نه روی جواب
ملک خشمگین در حشم بنگریست	که سودای این بد من از بهر چیست
یکی گفت شاها به تیغش بزن	که نگذاشت کس را نه دختر نه زن
نگه کرد سلطان عالی محل	خودش در بلا دید و خر در وحل

۵۱ اُسکی زبان سے نہ دشمن چھوٹا نہ دوست ۔ نہ بادشاہ کہ وہ زمین اور ملک جسکی ملک تھی

۵۲ اتفاق سے اُسی فراخ جنگل کا بادشاہ اُس بری حالت میں اُسکے پاس آنکلا

۵۳ (اور) وہ اُسکی بری باتیں سنیں ۔ نہ تو سننے کا صبر تھا نہ جواب دینے کے قابل تھا

۵۴ بادشاہ نے خفا ہوکر لشکر کیطرف دیکھا ۔ کہ اس شخص کا غصہ مجھپر کیوں ہے

۵۵ ایک نے کہا کہ اے بادشاہ اسکو تلوار سے قتل کردے کیونکہ اسنے نہ کسی کی بیٹی چھوڑی نہ جورو

۵۶ جب بلند مرتبہ والے بادشاہ نے نگاہ کی تو اسکو بلا میں دیکھا اور گدھا کیچڑ میں پھنسا ہوا دیکھا

ببخشید بر حالِ مسکین مرد	فرو خورد خشم سخنہائے سرد
زرش داد و اسپ و قبا پوستیں	چہ نیکو بود مہر در وقتِ کیں
یکے گفتش اے پیر بے عقل و ہوش	عجب رستی از قتل گفتا خموش
اگر من بنالیدم از دردِ خویش	وے انعام فرمود در خوردِ خویش
بدی را بدی سہل باشد جزا	اگر مردی احسن الیٰ من اسا

حکایت توانگرے متکبر و سائلے صاحبدل

١ (بادشاہ نے) اس غریب آدمی کے حال پر رحم کیا۔ اور بُری باتوں کا غصہ کھا گیا ۔

٢ روپیہ اور گھوڑا اور پوستین کی قبا اُسکو دی۔ دشمنی کے وقت مہربانی کرنی کیسی اچھی ہوتی ہے

٣ ایک شخص نے اُس سے کہا اے بے عقل اور بیوقوف بڈھے! تو قتل سے تو خوب بچا اُس نے کہا چپ رہ

٤ اگر میں نے اپنی تکلیف کی شکایت کی اور اُس نے اپنے لائق انعام فرمایا (تو کچھ عجب نہیں)

٥ بدی کے بدلے بدی کرنی آسان ہے۔ اگر تو جوانمرد ہے تو اُسکے ساتھ نیکی کر جس نے تیرے ساتھ بدی کی

ایک متکبر مالدار اور صاحبدل سائل کی کہانی

بر روی سائل مرکب اضافی مجرور

شنیدم کہ مغروری از کبر مست	در خانہ بر روی سائل ببست
بکنجی فرو ماندہ بنشست مرد	جگر گرم و آہ از تف سینہ سرد
شنیدش یکی مرد پوشیدہ چشم	بگفتا چہ در تابت آورد خشم
فرو گفت بگریست خاک کو	جفائی کز آں شخص آمد بروی
بگفت ای فلاں ترک آزار کن	یک امشب بنزد من افطار کن
بخلق و فریبش گریباں کشید	بمنزل در آورد و خواں کشید

۱ میں نے سُنا کہ ایک مغرور تکبر سے مست نے گھر کا دروازہ سائل کے مُنہ پر بند کر دیا

۲ وہ بھوکا مرد ایک کونے میں بیٹھ گیا کلیجا گرم اور آہ سینے کی گرمی سے ٹھنڈی تھی

۳ ایک اندھے نے اُسکی آواز سُنی اور کہا کہ تجھے کونسی چیز غصے اور جوش میں لائی

۴ گلی کی خاک پر رو کر وہ ظلم جو اُس شخص نے اُس پر کیا تھا بیان کیا

۵ (اُس اندھے نے) کہا اے شخص خیر اس تکلیف کو بھلا دے۔ اور آج رات کو میرے ہاں کھانا کھا

۶ خوش خلقی اور فریب سے اُسکا گریبان پکڑا اپنے مکان پر اُسکو لایا اور دستر خوان بچھایا

برآسود درویش روشن نهاد	بگفت ایزدت روشنائی دهاد
شب از نرگسش قطره چند چکید	سحر دیده بر کرد و دنیا بدید
حکایت بشهر اندر افتاد و شور	که بے دیدۂ دیده بر کرد و دوش
شنید این سخن خواجۂ سنگدل	که برگشت درویش از و تنگدل
بگفتا حکایت کن اے نیکبخت	که چون سهل شد بر تو این کار سخت
که بر کردت این شمع گیتی فروز	بگفت اے ستمگار آشفته روز

۱ روشن ذات درویش نے (کھانا کھاکر) آرام پایا اور کہا کہ خدا تجھے روشنی دے

۲ رات کو اُسکی آنکھوں میں سے چند قطرے ٹپکے صبح کو آنکھیں کھولیں اور دنیا دیکھی

۳ شہر میں بات کا شور و غل مچگیا کہ کل رات اندھے کی آنکھیں روشن ہوگئیں

۴ اُس بے رحم امیر نے یہ بات سُنی جس سے درویش رنجیدہ خاطر ہوکر پھرا تھا

۵ کہا کہ اے نیکبخت تو بیان کر کہ یہ مشکل کام تجھپر کس طرح آسان ہوگیا

۶ یہ تیری جہان کی روشن کرنیوالی شمع کس نے روشن کردی اُسنے جواب دیا کہ اے ظالم بدبخت

تو کوتہ نظر بودی و سست رای ۔ کہ مشغول گشتی بجغد از ہمای
بروی من این در کسے کرد باز ۔ کہ کردی تو بر روی او در فراز
اگر بوسہ بر خاک مردان زنی ۔ بمردی کہ پیش آیدت روشنی
کسانیکہ پوشیدہ چشم دل اند ۔ ہمانا کزین توتیا غافل اند
چو برگشتہ دولت ملامت شنید ۔ سر انگشت حسرت بدندان گزید
کہ شہباز من صید دام تو شد ۔ مرا بود دولت بنام تو شد

ف۱ تو بڑا ہی کوتہ اندیش اور بیوقوف تہا۔ کہ ہما کو چھوڑ کر اُلو کی طرف مشغول ہوا +
ف۲ اُس شخص نے میرے منہ پر یہ دروازہ کھولا۔ جسے تو نے اپنے دروازہ سے نکالدیا تہا +
ف۳ اگر تو خدا کے مردوں کی خاک پر بوسہ دیگا تو جوانمردی کی قسم ہے کہ تجھے روشنی حاصل ہوگی
ف۴ جو لوگ کہ ہیے کے اندھے ہیں وہ بیشک اس سرمہ سے محروم ہیں +
ف۵ جب اُس بدنصیب نے یہ ملامت سنی۔ تو افسوس کی انگلی دانتوں میں کاٹنے لگا
ف۶ کہ میرا شہباز تیرے جال کا شکار ہوگیا۔ میری دولت تھی تیرے نام ہوگئی +

کسے چون بدست آورد چرہ باز	فرو بردہ چون موش دندان آز

در تلاش اہل اللہ بخدمت خلق اللہ

الا گر طلبگار اہل دلی	ز خدمت مکن یکزمان غافلی
خورش دہ بگنجشک و کبک و حمام	کہ یکروز تا افتد ہمائے بدام
چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی	امید است ناگہ کہ بازے فگنی
دُرے ہم برآید ز چندین صدف	ز صد چوبہ آید یکے بر ہدف

۵۱ وہ شخص شہباز کو کس طرح پکڑ سکے جو چوہے کی طرح حرص میں دانت گاڑے رکھے

خلقت کی خدمت میں اللہ والے لوگوں کو ڈھونڈنے کے بیان میں حکایت

۵۲ خبردار اگر تو اللہ والوں کا طلبگار ہے تو خدمت سے دم بھر بھی غفلت نہ کر

۵۳ چڑیا اور چکور اور کبوتر کو دانہ دے۔ تاکہ کسی دن ہما بھی تیرے جال میں پھنس جائے

۵۴ جب تو ہر طرف حاجت کے تیر پھینکیگا۔ تو اُمید ہے کہ تو اچانک باز کو بھی پکڑ لیگا

۵۵ بہت سے سیپیوں میں سے ایک موتی نکلتا ہے سینکڑوں تیروں میں سے ایک نشانہ پر لگتا ہے

حکایت ہمارے ہی معنی

یکی را پسر گم شد از راحله	شبانگه بگردید در قافله
ز ہر خیمہ پرسید ہر سو شتافت	بتاریکی آن روشنائی بیافت
چو آمد بر مردم کاروان	شنیدم کہ میگفت با ساربان
ندانی کہ چون راه بردم بدوست	ہر آنکس کہ پیش آمدم گفتم اوست
مشایخ بجان طالب ہر کس اند	کہ باشد کہ وقتی بمردی رسند

اسی باب میں کہانی

١ کسی شخص کا لڑکا سواری سے اتر کر گم ہو گیا سو وہ راتکو قافلہ میں ڈھونڈتا پھرا

٢ ہر خیمہ میں پوچھا اور ہر طرف تلاش کیا اندھیرے میں وہ روشنائی چمک گئی یعنی مل گیا

٣ جب قافلہ والوں کے پاس آیا تو میں نے سنا کہ وہ اونٹ والے سے کہتا تھا

٤ کیا تو نہیں جانتا کہ میں نے یہ لڑکا کس طرح ڈھونڈ لیا جو کوئی میرے سامنے آیا میں نے کہا وہی ہے

٥ بزرگ لوگ دل و جان سے ہر شخص کے طالب ہیں اسلئے کہ شاید کبھی کسی نیک مرد سے بھی مل جائیں

۱۵ بہ بندا زبہر اے یطلے بار ہا	خورند از برائے گلے خارہا

حکایت ہمارے معنی

۱۶ زتاج ملکزادۂ در ملاخ	شبے لعلے افتاد در سنگلاخ
۱۵ پدر گفتش اندر شب تیرہ رنگ	چہ دانی کہ گوہر کدام ست و سنگ
۱۵ ہمہ سنگہا گوش دار اے پسر	کہ لعل از میانش نباشد بدر
۵ درا و باشد پاکان شیخ ریندہ رنگ	ہماں جائے تاریک لعل ست و سنگ

۱۵ ایک پھول کے واسطے بہت سی تکلیفیں اٹھاتے ہیں اور ایک پھل کے لئے بہت سے کانٹے کھاتے ہیں

اِسی بیان میں کہانی

۱۵ شہر ملاخ میں ایک شہزادے کے تاج سے ایک رات کو تیرہ زمین میں ایک لعل گر پڑا

۱۵ باپ نے اُس سے کہا کہ تو اندھیری رات میں کیا جانتا ہے کہ کونسا جواہر اور کونسا پتھر ہے

۱۵ اے بیٹا سارے پتھر اکٹھے کرکے رکھ لے۔ کیونکہ لعل انہیں سے نکل سکیگا

۱۵ لچوں میں دیوانوں کی سی صورت پاک لوگ اس طرح ملے جلے ہوتے ہیں جیسے اندھیری جگہ میں لعل اور پتھر

بعزت بکش بار ہر جاہلے	کہ افتی بسر وقت صاحبدلے
کسے را کہ با دوستے سرخوش است	نہ بینی کہ چون بار دشمن کش است
ندرد چو گل جامہ از دستِ خار	کہ خون در دل افتادہ خندد چو نار
غمِ جملہ خور در ہوائے یکے	مراعاتِ صد کن برائے یکے
گرت خاکپایانِ شوریدہ سر	حقیر و فقیر اند اندر نظر
تو ہرگز مبین شان بچشم پسند	کہ ایشان پسندیدۂ حق بسند

۱ عزت سے ہر جاہل کا بوجھ اٹھا۔ اسلئے کہ ممکن ہے تو کسی صاحبدل سے جا ملے

۲ جس شخص کو کسی دوست کے ساتھ محبت ہوتی ہے تو نہیں دیکھا کہ وہ دشمن کی تکلیف کس طرح

۳ پھول کی طرح کانٹے کے ہاتھ سے کپڑے نہیں پھاڑتا۔ بلکہ عاشق تو تکلیف اٹھا کر

۴ ایک کی محبت میں سب کا غم کھا (اور) ایک کے واسطے سو کی رعایت کر

۵ اگر مٹی میں پاؤں بھرے مجذوب لوگ تیری نظر میں حقیر اور فقیر معلوم ہوتے ہیں

۶ تو انکو پسند کی نظر سے ہرگز مت دیکھ۔ کیونکہ وہ خدا کے پسند کئے ہوئے کافی ہیں

١ کسے را کہ نزدیک ظنت بدست	چہ دانی کہ صاحب ولایت خود اوست
٢ در معرفت بر کسانے است باز	کہ در ہا ست بر روے ایشاں فراز
٣ بسا تلخ عیشانِ تلخی چشاں	کہ آیند در خلد دامن کشاں
٤ بپوسی گرت عقل و تدبیر ہست	ملک را نوا در نوا خانہ دست
٥ کہ روزے بروں آید از شہر بند	بلندیت بخشد چو گردد بلند
٦ مسوزاں درختِ گل اندر خریف	کہ در نوبہارت نماید ظریف

١ جو شخص تیرے گمان میں برا ہے تو کیا جانتا ہے کہ وہی ولی ہو +

٢ معرفت کا دروازہ اُن لوگوں پر کھلا ہوا ہے جنکے مُنہ پر خلقت کے دروازے بند ہیں

٣ بہت سی تلخی سے بسر کرنیوالے بہشت میں دامن ہلاتے ہوے داخل ہونگے +

٤ اگر تجھے عقل اور تدبیر ہے تو تو شاہزادے کے ہاتھ قیدخانہ میں چوم +

٥ کیونکہ وہ کبھی تو قیدخانہ سے نکلیگا۔ تجکو بلندی بخشیگا جب آپ بلند ہوگا

٦ پھول کے درخت کو خزاں کے موسم میں مت جلا اسلئے کہ وہ بہار میں تجکو لطف دکھلائیگا

٦٥

حکایت پدر بخیل و فرزند مسرف

١ یکے زهره خرج کردن نداشت — زرش بود و یارای خوردن نداشت
٢ نخوردے که خاطر بیاسایدش — ندادے که فردا بکار آیدش
٣ شب و روز در بند زر بود و سیم — زر و سیم در بند مرد لئیم
٤ بدانست روزے پسر در کمین — که ممسک کجا کرد زر در زمین
٥ ز خاکش برآورد و بر باد داد — شنیدم که سنگے در آنجا نهاد

کنجوس باپ اور فضول خرچ بیٹے کی کہانی

١ ایک شخص کو روپیہ خرچ کرنیکی طاقت نہ تھی۔ روپیہ اُسکے پاس جمع تھا وہ کھانیکی طاقت نہ تھی
٢ نہ تو آپ کھاتا کہ اُسکا دل آرام پاتا۔ اور نہ اللہ واسطے دیتا کہ قیامت کو اُسکے کام آتا
٣ رات اور دن چاندی سونے کی فکر میں رہتا تھا۔ اور سونا چاندی کنجوس آدمی کی قید میں تھا
٤ ایک دن بیٹے نے گھات میں چھپکر معلوم کرلیا۔ کہ کنجوس نے روپیہ یہاں گاڑا ہے
٥ اُسکو خاک میں سے نکالکر برباد کیا۔ میں نے سنا کہ اُسکی جگہ ایک پتھر دھر دیا

جوانمرد را زر بقائے نکرد ۔ بیک دست بستش آمد بدیگر بخورد

از ین کم زنے بود بیباک رو ۔ کلاہش ببازار و میزر گرو

نہادہ پدر چنگ در نائے خویش ۔ پسر چنگی و نائے آورد پیش

پدر زار و گریان ہمہ شب نخفت ۔ پسر بامدادان بخندید و گفت

زر از بہر خوردن بود اے پدر ۔ ز بہر نہادن چہ سنگ و چہ زر

زر از سنگ خارا برون آورند ۔ کہ بخشند و پوشند و آسان خورند

لہ جوانمرد کے پاس روپیہ ٹھیرا ۔ اسکے ایک ہاتھ میں آیا اور دوسرے ہاتھ سے کھایا ۔

کہ ایسا فضول خرچ اور بدچلن تھا ۔ کہ اسکی ٹوپی بازار میں اور تہبند بازار میں گروی رہتا تھا

کہ باپ نے اپنے گلے میں نگوشا دیا اور بیٹے نے چنگ و بانسری بجانیوالیکو بلایا

کہ باپ تمام ساری رات رونے پیٹنے کے سبب نہ سویا صبح ہی بیٹے نے (باپ سے) ہنسکر کہا

شہ اے باپ روپیہ کھانیکے واسطے ہوتا ہے ۔ رکھنے کے واسطے سونا اور پتھر برابر ہے

لہ سونیکو سخت پتھر میں سے نکالتے ہیں کہ لوگ دیں اور پہنیں اور آرام سے کھائیں

زر اندر کفِ مردِ دنیا پرست[1]	ہنوز اے برادر بسنگ اندر است
چو در زندگانی بدی با عیال[2]	گرت مرگ خواہند از ایشاں منال
چو چشمارو آنگہ خورند از تو سیر[3]	کہ از بام پنجہ گز افتی بزیر
بخیلِ توانگر بدینار و سیم[4]	طلسمیست بالائے گنجے مقیم
ازآں سالہا مے بماند زرش[5]	کہ دارد طلسمے چنیں بر سرش
بسنگِ اجل ناگہش بشکنند[6]	باسودگی گنج قسمت کنند

۱ اے بہائی کنجوس آدمی کے ہاتھ میں روپیہ ایسا ہی جیسا ابھی پتھر میں ہے +

۲ جب تو زندگی میں کنبے کے لوگوں کے ساتھ بُرا ہے۔ تو اگر وہ تیری موت مانگیں تو اُنکی

۳ وہ تو اُسوقت تجھ سے پیٹ بھر کر کھائینگے جب تو چشمارو کی طرح پچاس گز اُونچے کوٹھے پر سے گر جائیگا۔

۴ دولتمند کنجوس سونے چاندی پر (ایسا بیٹھا ہے جیسا) خزانے پر طلسم بیٹھا ہو

۵ اس سبب سے اُسکا روپیہ برسوں رہتا ہے کہ ایک ایسا طلسم اُسکے سر پر بیٹھا ہوا ہے

۶ جب فرشتے موت کے تجھ سے یکایک اُسے توڑ ڈالینگے۔ تو کنبے کے لوگ چین سے اُس خزانہ کو

۴ حذف معدود ملکر مضاف الیہ ہوا

بس از بردن و گرد کردن چو مور ۱؎ | بخور پیش از آن کت خورد کرم گور
سخنہائے سعدی مثالست و پند ۲؎ | بکار آیدت گر شوی کار بند
دریغست ازیں روے برتافتن ۳؎ | کزیں روے دولت توان یافتن

حکایت

کسے دید صحرائے محشر بخواب ۴؎ | چو مس تفتہ روئے زمین ز آفتاب
ہمے بر فلک شد ز مردم خروش ۵؎ | دماغ از تپش مے برآمد بجوش
یکے شخص زیں جملہ در سایۂ | بگردن برو از خلد پیرایۂ

۱؎ چیونٹی کی طرح دولت لیجانے اور جمع کرنے کے بعد اس سے پہلے کھالے کہ تجھے قبر کے کیڑے کھا لینگے

۲؎ سعدی کی باتیں مثالیں اور نصیحتیں ہیں اگر تو ان پر عمل کریگا تو تیرے کام آئینگی

۳؎ ان باتوں سے منہ پھیرنا افسوس ہے۔ کیونکہ ان سے دولت حاصل کر سکتے ہیں

کہانی

۴؎ ایک شخص نے قیامت کے میدان کو خواب میں دیکھا۔ سورج کی گرمی سے زمین تانبے

۵؎ لوگوں کا واویلا آسمان تک پہنچتا تھا۔ اور دماغ گرمی سے چکراتا تھا ◆

بپرسید کای مجلس آرای مرد | که بود اندرین مجلست پای مرد

بگفتا رزی داشتم بر در خانه | بسایهٔ درش نیکمردی بخفت

درین وقت نومیدی آن مرد راست | گناهم ز دادار داور بخواست

که یارب برین بنده بخشایشی | کزو دیده ام وقتی آسایشی

چه گفتم چو حل کردم این راز را | بشارت خداوند شیراز را

۱ (خواب دیکھنے والے نے) پوچھا کہ اے مجلس کے زینت دینے والے مرد اس مجلس میں تیرا مددگار کون تھا

۲ اُسنے کہا کہ میرے دروازہ پر ایک انگور کا درخت تھا اُسکے سایہ میں ایک نیک مرد آسودہ تھا

۳ اس نا اُمیدی کے وقت میں اُس سچے آدمی نے میرے گناہ خداتعالیٰ سے معاف کرا دئے

۴ (یہ کہا) کہ یا خدا اس بندے پر رحم کر۔ کیونکہ میں نے ایک دفعہ اس سے آرام پایا ہے ٭

۵ جب میں نے اس بھید کو حل کیا تو کیا اچھی بات کہی شیراز کے بادشاہ کو اسبات سے خوشخبری ہو

کہ آفاق در سایۂ ہمتش[1]	مقیمند و بر سفرۂ نعمتش
درختیست مرد کرم باردار[2]	وزو بگذری ہیزم کوہسار
حطب را اگر تیشہ بر پے زنند[3]	درخت برومند را کے زنند
بسے پایدار اے درخت ہنر[4]	کہ ہم میوہ داری و ہم سایہ ور

گفتار در بیان معنی سیاست و تدبیر ملکداری و عدل و داد

بگفتیم در باب احسان بسے[5]	ولیکن نہ شرط است با ہر کسے

لہ کیونکہ جہان کے لوگ اُسکی ہمت کے سایہ میں اُسکی نعمت کے دسترخوان پر بیٹھے رہتے ہیں

سلہ سخی آدمی پھل والا درخت ہے، اور اگر تو اسکے سوا اور کا ذکر چھوڑے تو وہ پہاڑ کی سوکھی لکڑی

سلہ اگرچہ سوکھی لکڑی کی جڑ بسولے سے کاٹتے ہیں پر پھل والے درخت کو نہیں کاٹتے

سکہ اے ہنر کے درخت تو ہمیشہ کو قایم رہے۔ کیونکہ تو میوہ دار بھی ہے اور سایہ ور بھی

حکومت کے معنی اور سلطنت کی تدبیر اور عدل و انصاف کی بیان میں گفتگو

ھہ ہمنے احسان کے باب میں بہت کچھ کہا۔ لیکن ہر آدمی کے ساتھ نیکی کرنی ضرور نہیں

بخور مردم آزار را خون و بال ¹ — که از مرغ بد کنده به پر و بال

کسے را که با خواجه تست جنگ ² — بدستش چرا میدهی چوب و سنگ

بر انداز بیخے که خار آورد ³ — درختے بپرور که بار آورد

کسے را بده پایهٔ مهتران ⁴ — که بر کهتران سر ندارد گران

مبخشاے بر هر که آن ظالمیست ⁵ — که رحمت برو جور بر عالمیست

جهانسوز را کشته بهتر چراغ ⁶ — یکے به در آتش که خلقے بداغ

ل ظالم کا خون پی اور بال کھا۔ کیونکہ برے جانور کے پر اور بازو اُکھڑے ہوئے اچھے ہیں

۲ جس کسیکو تیرے آقا کے ساتھ لڑائی ہو تو اُسکے ہاتھ میں لاٹھی اور پتھر کیوں دیتا ہے

۳ جس درخت میں کانٹے ہیں اُسکو اُکھاڑ ڈال۔ جس درخت میں پھل لگے اُسکی پرورش کر

۴ سرداروں کا عہدہ اُس شخص کو دے جو غریبوں پر تیوری نہ بدلے +

۵ جو شخص ظالم ہے اس پر رحم مت کر۔ کیونکہ اُس پر رحم کرنا خلقت پر ظلم ہے +

۶ ظالم کا چراغ بجھا ہوا اچھا ہے۔ خلقت کو داغ پہنچنے سے ایک آدمی کا جلنا اچھا ہے

ہر آنکہ کہ بر دزد رحمت کنی	بہ بازوے خود کاروان میزنی
جفا پیشگان را بدہ سر بباد	ستم بر ستم پیشہ عدلست وداد

گفتار در ین کہ احسان با کسے سزاوار احسان نباشد

شنیدم کہ مردے غم خانہ خورد	کہ زنبور در سقف اولانہ کرد
زنش گفت از نیشان چہ خواہی مکن	کہ مسکین پریشان شوند از وطن
بشد مرد نادان پس کار خویش	گرفتند یکروز زن را بہ نیش

لہ جب تو چور پر رحم کرتا ہے تو تو اپنے ہی بازو سے قافلے کو مارتا ہے +

۲ہ ظالموں کے سر کو تن سے جدا کر کیونکہ ظالم پر ظلم کرنا عدل اور انصاف ہے

بیاب میں گفتگو کہ جو شخص احسان کے لائق نہو اسپر احسان نکرنا چاہیئے

۳ہ میں نے سنا کہ ایک شخص نے گھر کا غم کھایا کیونکہ بھڑ ولنے اسکی چھت میں چھتہ بنایا تھا

۴ہ اسکی بیوی نے کہا تو اسنے کیا لیتا ہے مت چھیڑ کیونکہ بیچاری گھر سے بے گھر ہوجاینگی

۵ہ بیوقوف آدمی اپنے کام کو چلا گیا۔ ایکدن بھڑ ولنے عورت کے ڈنک مارا +

زنِ بے خرد بر در و بام کوے
همیکرد فریاد و میگفت شوے

بیامد ز دکاں سوے خانه مرد
بر آں بے خرد زن بسے طیره کرد

مکن روے بر دم اے زن ترش
تو گفتی که زنبور مسکیں مکش

کسے با بداں نیکوئی چوں کند
بداں را تحمل بد افزوں کند

چو اندر سرے بینی آزار خلق
بشمشیر تیزش بیازار حلق

سگ آخر چه باشد که خوانش نهند
بفرما تا استخوانش دهند

بے عقل عورت دروازے اور کوٹھے پر اور گلی میں - فریاد کرتی تھی اور میاں کو پکارتی تھی
مرد دکان سے گھر کیطرف آیا - اور اس بے عقل عورت پر بہت سا خفا ہوا +
(اور کہا) کہ اے عورت تو لوگوں پر تیوری نہ چڑھا - تو نے ہی تو کہا تھا کہ بیچاری بھڑ کو
کوئی بدوں سے نیکی کسطرح کرے - کیونکہ سمائی بدوں کی بدی کو بڑھاتی ہے +
جب تو کسی شخص کے دلمیں خلقت کو تکلیف دینے کا خیال سمایا ہوا دیکھے تو تیز تلوار سے اسکا سر
کتا کون ہے کہ اسکے واسطے دسترخوان بچھائیں - حکم دے کہ اسکو ہڈی ڈالیں +

چہ نیکو زدست این مثل پیر دہ	ستورِ لگدزن گرانبار بہ
وگر نیکمردے نماید عسس	نیارد بشب خفتن از دزد کس
نےِ نیزہ در حلقۂ کارزار	بہ قیمت تر از نیشکر صد ہزار
نہ ہر کس سزاوار باشد بمال	یکے مال خواہد یکے گوشمال
چو گربہ نوازی کبوتر برد	چو فربہ کنی گرگ یوسف درد
بنائیکہ محکم ندارد اساس	بلندش مکن ورکنی زو ہراس

سـ۱ گاؤں کے بڈھے نے کیا اچھی مثل کہی ہے کہ لات مارنیوالا جانور لدا ہوا اچھا ہے

سـ۲ اور اگر کوتوال رحم ایسے تو رات کو کوئی بھی چوروں سے نہ سو سکے +

سـ۳ لڑائی کے میدان میں نیزے کی نے قیمت میں لاکھوں گنّوں سے اچھی ہے +

سـ۴ ہر آدمی دینے کے لائق نہیں ہوتا۔ کوئی مال کا خواہاں ہوتا ہے کوئی سزا کا +

سـ۵ جب تو بلی کو پالیگا تو کبوتر لیجائیگی۔ جب تو بھیڑیے کو موٹا کرے تو یوسف کو پھاڑ کے

سـ۶ جس عمارت کی بنیاد مضبوط نہیں ہوتی۔ تو اسکو بلند نکر اور اگر کرتا ہے تو اس سے ڈرتا رہ

حکایت در پیش بینی و عاقبت اندیشی

چه خوش گفت بهرام صحرا نشین ۱ | چو یکران توسن زدش بر زمین
دگر اسپے ۲ از گله باید گرفت | که گر سرکشد باز شاید گرفت
به بند اے ۳ پسر دجله گر آب کاست | که سودے ندارد چو سیلاب خاست
چو گرگ ۴ خبیث آیدت در کمند | بکش ورنه دل برکن از گوسفند
ز ابلیس ۵ هرگز نیاید سجود | نه از بدگهر نیکوئی در وجود

پیش بینی اور عاقبت اندیشی کے بیان میں حکایت

۱ جنگل میں بیٹھنے والے بہرام نے کیا اچھی بات کہی - جب سرکش گھوڑے نے اُسکو زمین پر گرا دیا
۲ اور ایسا گھوڑا گلہ میں سے چھانٹنا چاہیئے - کہ اگر وہ سرکشی کرے تو اُسکو روک سکیں
۳ اے لڑکے اگر پانی کم ہو گیا تو دجلہ کا بند باندھ دے - کیونکہ جب بڑھ آئیگی تو کچھ فائدہ نہوگا
۴ جب خبیث بھیڑیا تیری کمند میں پھنس جائے - تو اسکو مار ڈال نہیں تو اپنی بکریوں سے صبر کر
۵ شیطان سے کبھی سجدہ نہیں ہو سکتا اور بدذات سے کبھی نیکی نہیں ہوتی +

۴ شنبہ عمل محذوف در رخچہ جا بیجمرد منتقل

۱ باندیشں رخا بے فرصت مدہ	عدو در رخچہ و دیو در شیشہ بہ
۲ مگو شاید ایں مار کشتن بچوب	چو سر زیر سنگِ تو دارد بکوب
۳ قلمزن کہ بد کرد با زیر دست	قلم بہتر او را بشمشیر دست
۴ مدبر کہ قانونِ بد مے نہد	ترا مے برد تا بآتش دہد
۵ مگو ملک را ایں مدبر بس است	مدبر مخوانش کہ مدبر کس است
۶ سعید آورد قولِ سعدی بجاے	کہ توفیر ملک است تدبیر راے

۱ دشمن کو کبھی فرصت کا موقع نہ دے۔ دشمن کنوئیں میں اور دیو شیشہ میں قید اچھا ہے

۲ تو یہ مت کہہ کہ اس سانپ کو لاٹھی مارنی چاہئے۔ بلکہ جب تیرے پتھر کے نیچے اسکا سر ہو تو کچل دے

۳ جس منشی نے غریب آدمی کے ساتھ برا کیا۔ اسکے ہاتھ تلوار سے کاٹ دینے اچھے ہیں

۴ جو مدبر برا قانون چلاتا ہے وہ تجکو لیجاتا ہے تاکہ دوزخ میں ڈالے

۵ تو مت کہہ کہ ملک کے واسطے یہ وزیر کافی ہے اسکو وزیر مت کہہ کیونکہ وہ بدبخت آدمی ہے

۶ نیکبخت سعدی کا کہنا بجا لاتا ہے۔ کیونکہ تدبیر اور عقل ملک کی ترقی ہے

باب سوم در عشق

خوشا وقت شوریدگانِ غمش / اگر ریش بینند وگر مرهمش

گدایانی از پادشاهی نفور / به امیدش اندر گدایی صبور

دمادم شراب الم درکشند / وگر تلخ بینند دم درکشند

بلای خمارست در عیش مُل / سلحدار خارست با شاهِ گل

نه تلخست صبری که بر یادِ اوست / که تلخی شکر باشد از دستِ دوست

اسیرش نخواهد رهائی ز بند / شکارش نجوید خلاص از کمند

تیسرا باب عشق کے بیان میں

۱ اُسکے مجذوبوں کا وقت خوب گزرتا ہے۔ خواہ وہ زخم دیکھیں یا اُسکا مرہم

۲ بادشاہی سے نفرت کرنیوالے فقیر ہیں۔ اُسکے وصال کی اُمید پر گدائی میں صابر

۳ ہر دم دُکھ کی شراب پیتے ہیں اور اگر اُسمیں تکلیف دیکھتے ہیں تو چپ رہتے ہیں

۴ شراب کے عیش میں توڑ کی بلا ہے۔ پھول کے بادشاہ کے ساتھ کانٹے کا سپاہی موجود ہے

۵ جو صبر اُسکی یاد میں ہے وہ کڑوا نہیں کیونکہ دوست کے ہاتھ کی کڑواہٹ میٹھی ہوتی ہے

۶ اُسکا قیدی قید سے چھٹکارا نہیں چاہتا۔ اُسکا شکار کمند سے رہائی نہیں چاہتا +

سلاطین عزلت گدایان حی | منازل شناسان گم کرده پی
ملامت کشانند مستان یار | سبک مے برد اشتر مست بار
بوقت سر شان خلق کے رہ برند | کہ چون آبِ حیوان بظلمت درند
چو بیت المقدس درون پر ز تاب | رہا کردہ دیوارِ بیرون خراب
چو پروانہ آتش بخود در زنند | نہ چون کرم پیلہ بخود در تنند
دلارام در بر دلارام جوے | لب از تشنگی خشک طرف جوے

سلہ گوشہ نشینی کے بادشاہ خدا کے فقیر (معرفت الہی کی) منزلوں کے پہچاننے والے کھوج گم کئے ہوئے ہیں

سلہ یار کے مشتاق غیر کی ملامت سہنے والے ہیں کیونکہ مست اونٹ بہت تیزی سے بوجھ لیجاتا ہے

سلہ لوگ انکی حقیقت پر کب واقف ہوسکتے ہیں کیونکہ وہ آبِ حیات کی طرح اندھیرے میں ہیں +

سلہ بیت المقدس کی طرح انکا باطن معرفت کی روشنی سے پر ہے اور باہر کی دیوار خراب پڑی ہوئی ہے

سلہ پروانے کی مانند اپنے وجود میں عشق الٰہی کی آگ لگاتے ہیں۔ ریشم کے کیڑے کی طرح اپنے اوپر نہیں بنتے

سلہ معشوق بغل میں ہے اور معشوق ہی کی تلاش میں ہیں نہر کے کنارے پیاس سے خشک ہیں +

نگوییم کہ بر آب قادر نیند	کہ بر ساحل نیل مستسقی اند

حکایت در اشتغال اہل محبت

چنینم دارم از پیر دانندہ یاد	کہ شوریدہ سر بصحرا نہاد
پدر در فراقش نخورد و نخفت	پسر را ملامت بکردند و گفت
از آنگہ کہ یارم کس خویش خواند	دگر با کسم آشنائی نماند
بحقش کہ تا حق جمالم نمود	دگر ہر چہ دیدم خیالم نمود

ل میں یہ نہیں کہتا کہ وہ پانی پر قدرت نہیں رکھتے۔ بلکہ نیل کے کنارے پر جلندری کی طرح پیاسے ہیں

محبت والوں کے شغل کرنے کے بیان میں حکایت

۲ مجھے دانا بڈھے سے ایسا یاد ہے کہ ایک مجذوب خلق جنگل کو نکل گیا

۳ باپ نے اسکی جدائی میں نہ کھایا اور نہ سویا۔ لوگوں نے لڑکے کو ملامت کی اور لڑکے نے کہا

۴ جب سے خدا نے مجھے اپنا آدمی کہا ہے۔ پھر مجھے کسی سے محبت نہیں رہی

۵ اسکے حق کی قسم ہے کہ جب سے خدا نے مجھے اپنا جمال دکھایا۔ پھر جو کچھ میں نے دیکھا وہم خیال معلوم ہوا

نشد گم که روی از خلایق بتافت	که گم کردهٔ خویش را بازیافت
پراگندگانند زیرِ فلک	که هم دد توان خواندشان هم ملک
زیادِ ملک چون ملک نارمند	شب و روز چون دد ز مردم رمند
قوی بازوانند کوتاه دست	خردمند شیدا و ہشیار مست
گہ آسوده در گوشهٔ خرقه دوز	گہ آشفته در مجلسی خرقه سوز
نه سودای خود شان نه پروای کس	نه در کنج توحیدشان جای کس

سلہ وہ شخص گم نہوا جس نے خلقت کی صحبت سے منہ پھیر لیا۔ بلکہ اُسنے اپنے بھولے ہوئے معبود کو پھر پا لیا

سلہ بہت سے عشق الٰہی کے دیوانے آسمان کے نیچے ایسے ہیں کہ اُنکو درندہ بھی کہہ سکتے ہیں اور فرشتے بھی

سلہ خدا کی یاد سے فرشتوں کی طرح آرام نہیں پاتے۔ رات دن رندوں کی طرح آدمیوں سے بھاگتے ہیں

سلہ قوی با زو اور کم طاقت ہیں۔ دیوانے عقلمند اور مست ہشیار ہیں +

سلہ کبھی آرام سے کونے میں بیٹھکر گدڑی سیتے ہیں اور کبھی گھبرا کر سماع کی مجلس میں گدڑی جلا دیتے ہیں

سلہ نہ انکو اپنا خیال ہے اور نہ کسیکی پروا۔ نہ اُنکی توحید کے کونے میں سوا اللہ کی جگہ

پریشیده عقل و پراگنده هوش	ز قول نصیحت گر آگنده گوش
بط را نخواهد شدن بط غریق	سمندر چه داند عذاب الحریق
تهیدست مردان پر حوصله	بیابان نوردان بے قافله
ندارند چشم از خلایق پسند	که ایشان پسندیده حق بسند
رز از میوه و سایه ور چون رزند	نه چون ما سیه کار و ازرق رزند
بخود سر فرو برده همچون صدف	نه مانند دریا برآورده کف
نه مردم همین استخوانند و پوست	نه هر صورتے جان معنی در وست

[1] پریشان عقل اور پراگنده هوش هیں [2] ورنا صح کے کلام سے انکے کان بہرے ہیں
[3] بطخ دریا میں نہیں ڈوبتی۔ سمندر آگ کے عذاب کو کیا سمجھے +
[4] خالی ہاتھ اور پرحوصلہ لوگ قافلے کے بغیر جنگلوں کو طے کرنیوالے ہیں +
[5] خلقت سے پسند کرنیکی امید نہیں رکھتے۔ کیونکہ وہ خدا کی پسند کئے ہوئے کافی ہیں
[6] انگور کی طرح سایہ ور اور میوہ سے پر ہے۔ ہماری طرح گنہگار اور فریبی نہیں +
[7] سیپ کیطرح سر جھکائے ہوئے ہیں۔ دریا کی طرح جھاگ نکالے ہوئے نہیں +
[8] یہ ہڈیاں اور چمڑا ہر آدمی نہیں۔ اور نہ ہر جسم میں باطن کی جان ہے +

نہ سلطان خریدار ہر بندہ ایست[1] | نہ در زیر ہر ژندہ زندہ ایست
اگر ژالہ ہر قطرہ دُر شدے[2] | چو خرمہرہ بازار ازو پُر شدے
چو غازی بخود بر نبندد پاے[3] | کہ محکم رود پاے چوبین ز جاے
حریفان خلوت سراے الست[4] | بیک جرعہ تا نفخۂ صور مست
بہ تیغ از غرض بر نگیرند چنگ[5] | کہ پرہیز و عشق آبگینہ است و سنگ

[1] بادشاہ ہر غلام کا خریدار نہیں ہوتا۔ اور نہ ہر گدڑی کے نیچے زندہ دل درویش ہوتا ہے

[2] اگر اسکا قطرہ موتی بنجایا کرتا۔ تو کوڑیوں کی طرح اس سے بازار بھر جاتے +

[3] نٹ کیطرح جو بہی لکڑی کے پاؤں نہیں باندھتے۔ کیونکہ لکڑی کا پاؤں جگہ سے ضرور پھسل جاتا ہے

[4] الست کی خلوت سرا کے حریف ہیں۔ ایک گھونٹ سے صور کے پھنکنے (یعنی قیامت) تک مست ہیں

[5] تلوار کے خوف سے بھی اپنے مطلب سے ہاتھ نہیں اُٹھاتے۔ کیونکہ پرہیز اور عشق شیشے اور پتھر کی مانند ہیں

حکایت در صبر و ثبات

چنیں نقل دارم زمردانِ راہ ۔ فقیرانِ منعم گدایانِ شاہ
کہ پیرے بدریوزہ شد بامداد ۔ در مسجدے دید و آواز داد
یکے گفتش ایں خانہ خلق نیست ۔ کہ چیزے دہندت بشوخی مایست
بپرسید کیں خانہ کیست پس ۔ کہ بخشایشش نیست حالِ کس
بگفتا خموش ایں چہ لفظ خطاست ۔ خداوندِ خانہ خداوندِ ماست

صبر اور ثابت قدم رہنے کے بیان میں حکایت

۱ مجھے خدا کے رستے کے مردوں کی۔ جو دولتمند فقیر اور بادشاہ ہیں ایک نقل یاد ہے
۲ کہ ایک بوڑھا صبح کو بھیک مانگنے کو گیا۔ (اور) مسجد کا دروازہ دیکھ کر آواز دی +
۳ ایک شخص نے اُس سے کہا کہ یہ خلقت کا گھر نہیں جو تجھے کچھ دیں بے شرمی (یہاں) مت کھڑا ہو
۴ اُس نے پوچھا تو پھر یہ کس کا گھر ہے جسے کسی کے حال پر رحم ہی نہیں +
۵ اُس نے کہا چپ رہ یہ کیا واہیات بات ہے۔ اس گھر کا مالک تو ہم سب کا مالک ہے

نگہ کرد قندیل و محراب دید	بسوز از جگر نعرہ برکشید
کہ حیف است ازینجا فراتر شدن	دریغست محروم ازیں در شدن
نرفتم بنومیدی از ہیچ کوے	چرا از درِ حق روم زرد روے
ہم اینجا کنم دستِ خواہش دراز	کہ دانم نگردم تہیدست باز
شنیدم کہ سالے مجاور نشست	چو فریاد خواہاں برآوردہ دست
شبے پاے عمرش فرو شد بگل	طپیدن گرفت از ضعیفیش دل

۱۵۱ جب نگہ کی تو قندیل اور محراب دیکھکر۔ جگر کی جلن سے ایک آواز ماری +

۱۵۲ کہ یہاں سے آگے بڑھنا افسوس ہے۔ اور اس دروازے سے محروم جانا افسوس ہے +

۱۵۳ میں کسی گلی سے ناامید ہوکر نہیں گیا۔ پس خدا کے دروازے سے کیوں محروم جاؤں

۱۵۴ میں اُسی جگہ خواہش کا ہاتھ پھیلاتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہاں سے خالی نہ جاؤنگا

۱۵۵ میں نے سنا کہ سال بھر گوشہ نشین رہا اور فریادیوں کی طرح ہاتھ پسارے بیٹھا رہا

۱۵۶ ایک رات اُسکی عمر کا پاؤں کیچڑ میں دھنس گیا۔ اور کمزوری سے اُسکا دل بیقرار ہونے لگا +

سحر برد شخصے چراغش بسر	رمق دید ازو چون چراغ سحر
همیگفت غلغل کنان از فرح	ومن دق باب الکریم انفتح
طلبگار باید صبور و حمول	که نشنیده ام کیمیاگر ملول
چه زرها بخاک سیه در کند	که باشد که روزی مسے زر کند

حکایت در معنی آنکه طالب صادق بجفا برنگردد

شنیدم که پیرے شب زنده داشت	سحر دستها در دعا برفراشت

۱ صبح کو ایک شخص اُسکے سرانے چراغ لیگیا۔ اُسمیں صبحکے چراغ کی طرح ایک رمق جان (پائی)

۲ اُسوقت خوشی سے شور مچاتا ہوا کہتا تہا۔ کہ جسنے سخی کا دروازہ کھٹکھٹایا کھل گیا

۳ عاشق صابر اور متحمل چاہیئے۔ کیونکہ مینے کبھی کیمیاگر رنجیدہ ہوتے نہیں سُنا ہے

۴ بہت سا روپیہ بیکار خاک میں ملادیتا ہے۔ اُس اُمید پر کہ شاید کسی دن تانبے کا سونا بنجائے

اسباب میں حکایت کہ سچا طالب ظلم کے خوف سے اپنے مطلب سے نہیں ہٹتا

۵ مینے سُنا کہ ایک بڈھا ساری رات جاگتا رہا۔ اور صبح کو دعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے

یکے ہاتف انداخت در گوش پیر | کہ بے حاصلی رو سر خویش گیر
برین در دعائے تو مقبول نیست | بخواری برو یا بزاری بایست
شبے دیگر از ذکر و طاعت نخفت | مریدے ز حالش خبر داشت گفت
چو دیدی کز آن روے در بستہ است | بہ بیحاصلی سعی چندیں مبر
بدیباچہ بر اشکِ یاقوت فام | بحسرت بہ بارید و گفت اے غلام
مپندار گر وے عنان شکست | کہ من باز دارم ز فتراک دست

لہ ایک فرشتہ نے غیب سے بڈھے کے کان میں آواز دی۔ کہ تو اس درگاہ سے محروم ہی جا اپنا کام کر
۲ اس دروازہ پر تیری دعا مقبول نہیں۔ ذلت سے جا یا خواری سے کھڑا رہ +
۳ وہ دوسری رات بھی ذکر الٰہی اور بندگی کرنیکے سبب نہ سویا۔ ایک مرید جو اسکے حال سے
۴ کہ جب تو نے دیکھ لیا کہ اس طرف کا دروازہ بند ہے تو تو بیفائدہ اتنی کوشش مت کر
۵ اس نے یاقوت کے رنگ سرخ آنسو رخساروں پر افسوس سے بہائے اور کہا کہ اے لڑکے +
۶ اگر اس نے باگ پھیری ہے تو تو یہ گمان مت کر کہ میں بھی اسکے شکار بند سے ہاتھ ہٹا لوں

نومیدی آنگہ بگردیدمے / کزیں در بہ دیگرے دیدمے

چو خواہندہ محروم گشت از درے / چہ غم گر شناسد درِ دیگرے

شنیدم کہ راہم دریں کوے نیست / ولے ہیچ راہے دگر روے نیست

دریں بود سر بر زمین فدا / کہ گفتند در گوش جانش ندا

قبولست گرچہ ہنر نیستش / کہ جز ما پناہے دگر نیستش

حکایت

۵۱ میں اُس وقت دروازہ سے ناامید ہوکر پھر جاتا جب اس سے بہتر کوئی اور دروازہ دیکھتا

۵۲ جب مانگنے والا ایک دروازہ سے محروم گیا۔ تو اگر کوئی اور دروازہ جانتا ہو تو کچھ فکر نہیں

۵۳ میں نے سُن لیا کہ اس گلی میں میرا رستہ نہیں لیکن کوئی رستہ اور طرف بھی تو نہیں

۵۴ وہ اس خیال میں فدا ہونے کی زمین پر سر رکھے ہوئے تھا۔ یکایک (فرشتوں) نے اُسکی جان کے کان میں آواز دی ؏

۵۵ اُسکا عجز اور نیاز قبول ہے اگرچہ اسمیں ہنر نہیں کیونکہ ہمارے سوا کوئی اور پناہ نہیں ہے

کہانی

یکے در نشاپور دانی چہ گفت	چو فرزندش از فرض خفتن بخفت
توقع مدار اے پسر گر کسے	کہ بے سعی ہرگز بجائے رسی
سمیلان چو برنگیرد قدم	وجودیست بے منفعت چون عدم
طمع دار سود و بترس از زیان	کہ بے بہرہ باشند فارغ زیان

حکایت

یکے روز بر بندۂ دل بسوخت	کہ میگفت و فرماندہش میفروخت

٥١ تو جانتا ہے کہ ایک شخص نے نیشاپور میں کیا کہا جب اسکا بیٹا عشا کی نماز پڑھے بغیر سو گیا

٥٢ اے لڑکے اگر تو آدمی ہے تو یہ امید مت رکھ کہ تو کوشش کئے بغیر کسی مرتبہ پر پہنچ جائیگا

٥٣ جو کہ خودرو پودے قدم نہیں اٹھاتے بے نفع وجود نابید کی مانند ہے

٥٤ فائدہ کی طمع رکھ اور نقصان سے ڈر کیونکہ نقصان سے بے فکر رہنیوالے بے نصیب ہوتے ہیں

کہانی

٥٥ ایک دن ایک غلام پر مجھے بہت رحم آیا۔ کہ وہ کہتا تھا اور اسکا مالک اسکو بیچتا تھا

تراً بندہ از من بہ افتد بسے	مرا چون تو خواجہ نباشد کسے

حکایت در معنی قدم درست مردان

قضارا من و پیرے از فاریاب	رسیدیم در خاک مغرب بآب
مرا یکدرم بود و برداشتند	بکشتی و درویش بگذاشتند
سیاہاں براندند کشتی چو دود	کہ آن ناخدا ناخدا ترس بود
مرا گریہ آمد ز تیمار جفت	برآن گریہ قہقہہ بخندید و گفت

لہ تجھے تو مجھ سے اچھا غلام مل جائیگا۔ لیکن مجھے تجھ سا آقا نہ ملیگا +

مردوں کی ثابت قدم کے بیان میں حکایت

لہ اتفاق سے میں اور ایک فاریاب کا بوڑھا دونو مغرب کے ملک میں دریا کے کنارے پہنچے

لہ میرے پاس ایک روپیہ تھا اسلئے مجھے تو ملاحوں نے کشتی میں بٹھالیا اور اُس فقیر کو چھوڑ دیا

لہ حبشیوں نے دھوئیں کی طرح کشتی چلائی۔ کیونکہ وہ کشتی کا کشتیبان خدا سے نہ ڈرنیوالا تھا

لہ ساتھی کے غم سے مجھ کو رونا آگیا۔ وہ اس رونے پر کھل کھلا کر ہنسا اور کہا +

مخور غم برائے من اے پر خرد | مرا آنکس آرد کہ کشتی برد
بگسترد سجادہ بر روئے آب | خیالست پنداشتم یا بخواب
ز مدہوشیم دیدہ آں شب نخفت | نگہ بامداداں بمن کرد و گفت
عجب ماندی اے یار فرخندہ رائے | ترا کشتی آورد و ما را خدائے
چرا اہل دعوی بدیں نگروند | کہ ابدال در آب و آتش روند
نہ طفلے کز آتش ندارد خبر | نگہدارد ش مادر مہرور

١ اے عقلمند میرا فکر نہ کر۔ مجکو تو وہ شخص لائیگا جو کشتی کو لیجاتا ہے +
٢ اُس درویش نے جانماز پانی کے اوپر بچھائی۔ میں سوچا کہ یہ خواب ہے یا خیال
٣ اُس حیرانی کے سبب سے اُس رات میری آنکھ نہ لگی۔ صبح ہی اُس درویش نے میری طرف
٤ کہ اے مبارک عقل یار تو تعجب میں ہے کہ تجکو کشتی لائی اور ہم کو خدا +
٥ مدعی اس طرف کیوں متوجہ نہیں ہوتے۔ کہ ابدال پانی میں اور آگ میں چلتے ہیں
٦ کیا یہ بات نہیں کہ جس بچے کو آگ کی خبر نہیں ہوتی اُسکی محبت والی ماں اُسکو بچا رکھتی ہے

پس آنانکہ در وجد مستغرق اند[1]	چنیں داں کہ منظور عین الحق اند
نگہدار داز تاب آتش خلیل[2]	چو تابوت موسیٰ ز غرقاب نیل
چو کودک بدست شناور برست[3]	نترسد وگر دجلہ پہناور ست
تو بر روے دریا قدم چوں زنی[4]	چو مرداں کہ بر خشک تر دامنی

گفتار در معنی ہیچ وجود ممکنات بروے ہستی واجب تعالیٰ

رہِ عقل جز پیچ بر پیچ نیست[5]	برِ عارفاں جز خدا ہیچ نیست

لہ پس جو لوگ کہ عشق الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں تو تم انکو ایسا جان کہ خدا کی منظور نظر ہیں

۲ہ خدا تعالیٰ نے ابراہیم کو آگ کی جلن سے بچا دیا ایسا ہی موسیٰ کے صندوق کو نیل میں ڈوبنے سے

۳ہ جب لڑکا تیراک کے ہاتھ میں ہو تو وہ نہیں ڈرتا۔ اگرچہ دجلہ بہت چوڑا ہے۔

۴ہ تو مردان خدا کی طرح پانی پر کس طرح چل سکتا ہے جبکہ خشکی پر ہی گنہگار رہے

خدا تعالیٰ کی ہستی کے سامنے مخلوقات کے وجود کے نیست ہونے کے بیان میں گفتگو

۵ہ عقل کا رستہ پیچ در پیچ ہے۔ عارفوں کے نزدیک خدا کے سوا کچھ نہیں +

مفعول ہوا از تا جار عرقاب نیل مضاف و مضاف الیہ ملکر

توان گفتن این با حقایق شناس
ولے خردہ گیرند اہل قیاس

کہ پس آسمان و زمین چیستند
بنی آدم و دام و دد کیستند

پسندیدہ پرسیدی اے ہوشمند
بگویم گر آید جوابت پسند

کہ ہامون و دریا و کوہ و فلک
پری آدمی زاد و دیو و ملک

ہمہ ہر چہ ہستند ازاں کمترند
کہ باہستیش نام ہستی برند

عظیم است پیشِ تو دریا بموج
بلند است گردونِ گرداں باوج

۵۱ یہ بات عارفوں ہی سے کہہ سکتے ہیں لیکن حکما لوگ عیب پکڑتے ہیں +
۵۲ کہ پس آسمان اور زمین کیا ہیں - آدمی بچے اور چارپائے اور درندے کون ہیں
۵۳ اے عقلمند تو نے بہت اچھا سوال کیا میں بیان کرتا ہوں اگر تجھکو جواب پسند ہو
۵۴ کہ جنگل اور دریا اور پہاڑ اور آسمان پری اور آدمی بچے اور شیطان اور فرشتے
۵۵ اگرچہ یہ سب ہیں لیکن اس سے کمتر ہیں کہ اسکی ہستی کے آگے اپنی ہستی کو خیال میں لائیں
۵۶ تیرے نزدیک دریا موج میں بہت بڑا ہے اور پھرنے والا آسمان بلندی میں بہت اونچا ہے

ولے اہل صورت کجا پے برند[۱]	کہ ارباب معنی بملکے درند
کہ گر آفتابست یک ذرہ نیست[۲]	وگر ہفت دریا ست یک قطرہ نیست
چو سلطانِ عزت علم برکشد[۳]	جہاں سر بجیب عدم درکشد

حکایت گزشتن دہقاں با پسر در لشکر سلطان

رئیسِ دہے با پسر در رہے[۴]	گزشتند بر قلبِ شاہنشہے
پسر چاوشاں دید تیغ و تبر[۵]	قباہائے اطلس کمرہائے زر

۱؎ لیکن ظاہر میں لوگ سراغ کہاں پائیں اسواسطے کہ صاحب باطن تو ایک پیالے ملک

۲؎ کہ اگر آفتاب ہے، تو ایک ذرہ نہیں اور اگر سات سمند رہیں تو وہ بھی ایک قطرہ ایسا نہیں

۳؎ جب خدا یتعالی اپنا جھنڈا بلند کرے تو سارا جہان نیستی کے گریبان میں سر جھکائے

زمیندار کی اپنے بیٹے سمیت بادشاہ کے لشکر میں گزرنے کی حکایت

۴؎ ایک گاؤں کا چودھری اور اسکا لڑکا کسی رستے میں ایک بادشاہ کے لشکر میں سے ہوکر نکلے

۵؎ لڑکے نے چوبدار اور تلواریں اور تیر اور اطلس کی قبائیں اور سنہری پٹکے دیکھے

یلانِ کماندارِ نخچیر زن	غلامانِ ترکش کشِ تیر زن
یکے دَر برش پرنیانی قباء	یکے بر سرش خسروانی کلاہ
پسر کاں ہمہ شوکت و پایہ دید	پدر را بغایت فرومایہ دید
کہ حالش بگردید و رنگش بریخت	ز ہیبت بہ بیغولہ در گریخت
پسر گفتش آخر بزرگِ دہی	بسرداری از سر بزرگاں بہی

۱؎ شکاری کماندار پہلوان - ترکش باندھنے والے تیر مارنیوالے غلام +

۲؎ کوئی ریشمی قبا پہنے ہوے - کوئی بادشاہوں کی سی ٹوپی اوڑھے ہوے +

۳؎ لڑکے نے یہ جو سب دبدبہ اور مرتبہ دیکھا باپ کو تو اُنکے سامنے بہت ہی حقیر پایا +

۴؎ کہ اُسکا حال بدل گیا اور اُسکا رنگ فق ہوگیا ڈر کے مارے ایک کونے میں بھاگ گیا

۵؎ لڑکے نے اُس سے کہا کہ آخر تو بھی تو گاؤں کا چودھری ہے - اور سرداری میں اکثر

چه بودت که از جان بریدی اُمید [1]	بلرزیدی از بادِ دہشت چو بید
پدر گفت سالار و فرماندہم [2]	ولے عزتم ہست تا در دِہم
بزرگاں از آں دہشت آلودہ اند [3]	کہ در بارگاہِ ملک بودہ اند
تو اے بیخبر ہمچناں در دہی [4]	کہ بر خویشتن منصبے مے نہی
نگفتند حرفے زباں آوراں [5]	کہ سعدی نگوید مثالے برآں

حکایتِ کرم شب تاب

۱ تجھے کیا ہوا جو تو جان سے نا اُمید ہو گیا۔ اور خوف کی ہوا سے بید کی طرح کانپنے لگا

۲ باپ نے کہا کہ میں بیشک سردار اور چودہری ہوں لیکن میری عزت جبھی تک ہے کہ گاؤں میں ہوں

۳ بزرگ لوگ اسی سبب سے خوفناک ہیں کہ بادشاہ کے دربار میں رہ چکے ہیں +

۴ اے بے خبر تو بھی ابھی گاؤں ہی میں ہے جو اپنے آپ کو مرتبہ والا سمجھتا ہے

۵ شاعروں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی کہ سعدی نے اس پر مثال نہ کہی ہو +

ٹیجنے کی کہانی

گر دیدہ باشی کہ در باغ و راغ	بتابد بشب کرمکے چوں چراغ
یکے گفتش اے مرغک شب فروز	چہ بودت کہ بیروں نیائی بروز
ببیں کآتشیں کرمک خاک زاد	جواب از سر روشنائی چہ داد
کہ من روز و شب جز بصحرا نیم	ولے پیش خورشید پیدا نیم

حکایت دانشمند با اتابک سعد زنگی غفر اللہ لہما

ثنا گفت بر سعد زنگی کسے	کہ بر تربتش باد رحمت بسے

ؔ شاید تونے دیکھا ہوگا کہ باغ اور جنگل میں رات کو ایک کیڑا چراغ کی طرح چمکتا ہے

۲ ایک شخص نے اس سے کہا کہ اے رات کو چمکنے والے کیڑے ۔ مجھے کیا ہوا جو تو دن کو نہیں نکلتا

۳ خیال تو کر کہ اس چمکنے والے خاکی پیدائش کیڑے نے دانائی سے کیا اچھا جواب دیا

۴ کہ میں رات اور دن جنگل کے سوا کہیں نہیں ہوتا لیکن سورج کی روشنی کے سامنے ظاہر نہیں ہوتا

زنگی کے بیٹے اتابک سعد کے سامنے دانا کی حکایت خدا ان دونوں کو بخشے

۵ کسی نے زنگی کے بیٹے سعد کی تعریف کی کہ اسکی قبر پر بہت رحمت نازل ہو

97

درم داد و تشریف و بنواختش | بقدر هنر پایگه ساختش
چو الحمد بشنید و بر نقش زر | بشوریده و برکند خلعت ز بر
بسوزش چنان شعله در جان گرفت | که برجست و راه بیابان گرفت
یکے گفتش از ہمنشینان در آن | چه دیدی که حالت دگرگونه گشت
تو اول زمین بوسه دادی بجا | نبایستی آخر زدن پشت پای

سلطان درم اور خلعت دیکر اسکو نوازا - اور ہنر کے اندازہ کے موافق اسے عہدہ دیا

جب اس نے سنہری سکے پر الحمد لکھا ہوا دیکھا گھبرایا اور خلعت بدن سے اتار کر پھینکا

شوق سے اسکے بدن میں ایسی آگ بھڑکی کہ وہ اٹھا اور اٹھکر جنگل کا رستہ لیا

جنگل کے ہمنشینوں میں سے ایک شخص نے اس سے کہا تم نے کیا دیکھا تھا کہ تیرا حال بدل گیا

جب تو پہلے تین دفعہ آداب بجالایا تو پھر تجھے لات نہ مارنی چاہیے

بجنبید بر کاول ز بیم و امید	همی لرزه بر تن فتادم چو بید
بآخر نه تمکین ابلیس	نه چیزم بچشم اندر آمد نه کس

حکایت مرد حق شناس

بشهری ز شهر های شام غوغا	گرفتند پیری مبارک نهاد
هنوز آن حدیثم بگوش اندر است	چو قیدش نهادند بر پا و دست
که گفت ار نه سلطان اشارت کند	کرا زهره باشد که غارت کند

جس نے ہنسکر کہا کہ پھر تو امید اور خوف سے میرے بدن پر بید کی طرح کپکپی چڑھی

آخر کار ابلیس کے مرتبہ کے سامنے نہ میری آنکھ میں کوئی چیز تھی نہ آدمی +

عارف کی کہانی

ملک شام کے کسی شہر میں شور مچ گیا۔ ایک مبارک ذات بوڑھے کو گرفتار کیا +

ابتک اس بوڑھے کی بات مجھے یاد ہے کہ جب ہاتھ اور پاؤں میں بیڑی ڈالی

تو اس نے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ حکم نہ کرے تو کس کی طاقت ہے کہ دست درازی کرے

بیا یار چنیں دشمنے دوست داشت ۱	کہ میداں الفش دوست بر من گماشت
اگر عز و جاہ است گر ذل و قید ۲	من از حق شناسم نہ از عمر و زید
زعلت مدار اے خردمند بیم ۳	چو دارو تلخ نفرستد حکیم
بخور ہر چہ آید ز دست حبیب ۴	نہ بیمار دانا تر است از طبیب

لہ ایسے دشمن کو دوست سمجھنا چاہیے جسکو میں جانوں کہ اسکے مجھ پر میرے دوست نے مقرر کیا ہے +

سلہ اگر عزت اور مرتبہ ہے یا خواری اور قید میں خدا کی طرف سے سمجھتا ہوں عمر و زید کی طرف سے نہیں +

سلہ اے عقلمند بیماری کا کچھ خطرہ مت کر جب حکیم تیرے واسطے کڑوی دوا تجویز کرے

سلہ دوست کے ہاتھ سے جو کچھ ملے کھا جا کیونکہ بیمار طبیب سے زیادہ عقلمند نہیں ہے

تمت

خاتمۃ الطبع

حل ترکیب بوستاں

اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ کتاب بیض انتساب مسمی بہ **حل ترکیب بوستاں** باب اول پانچویں دفعہ چھپکر تیار ہو گیا ہے اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔ یہ کتاب رجسٹری شدہ ہے۔ بلا اجازت مؤلف کوئی نہیں چھاپ سکتا جسکو مطلوب ہو وہ مؤلف یا مؤلف کے برادر عزیز منشی کرم بخش صاحب مہتمم ہلالی پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ یا برخوردار منشی محمد عبدالرحیم طالبعلم جماعت پنجم انٹرنس ہائی سکول لدھیانہ یا اُنکے ایجنٹ لالہ جوالا پرشاد صاحب دکاندار منگنی چوڑا واقع چوڑا بازار لدھیانہ سے بارسال قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل ٹکٹ طلب فرمائیں۔ ہر ایک کتاب پر مؤلف یا مؤلف کے برادر منشی کرم بخش صاحب یا منشی محمد عبدالرحیم کی مہر یا قلمی دستخط ثبت ہیں جسپر نہوں وہ مال مسروقہ متصور ہوگا۔ چاروں کے پاس کتب ذیل اور نیز بہت سی کتابیں موجود ہیں جو نقد قیمت آنے پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کی جاتی ہیں۔ دو روپیہ کے خریدار کو صرف محصول ڈاک معاف کیا جاتا ہے اور پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ کے خریدار کو بیس فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ اکٹھی کتب کے نقد خریداروں کے لئے خاص عایت بھی ممکن ہے جو خریداری کی کمی بیشی پر موقوف ہے اور بذریعہ پوسٹ کارڈ معلوم ہو سکتی ہے ٭ فہرست کتب موجودہ یہ ہے

نام کتاب	قیمت
حل ترکیب گلستاں باب اول مع ترجمہ اُردو بامحاورہ	۵ر
〃 باب دوم 〃	۳ر
〃 باب سوم سے آخر تک 〃	۱۱ر
〃 بوستاں باب اول 〃	۵ر
〃 بوستاں باب دوم و سوم 〃	۵ر
مصباح التاریخ یعنی سوالاً جواباً خلاصۂ تاریخ ہند لیتبرج مع بہت سے مضامین مفیدہ عجیبہ سوالات مع جواب ۱۲ سالہ تیسری دفعہ واقعات عہد لارڈ لینسڈون گورنر جنرل حال طبع ہوئی ہے	۷ر
سوالاً جواباً جامع القواعد کا خلاصہ مع سوالات صرف و نحو ۱۲ سالہ امتحانات مڈل	۴ر
رہنمائے ایشیا حصہ اول یعنی اُردو کی تیسری کتاب کے جملہ مضامین علم ایشیا کے سبقوں کے طور پر (ایضاً حصہ دوم ۱ر)	۱؍ر
خطوط نویسی کی پہلی کتاب مقفی عبارت میں پرائمری سکولوں کی چوتھی جماعت کے لئے	۱ر
〃 دوسری کتاب 〃 پانچویں 〃	۱۰ر
خطوط نویسی کی تیسری کتاب موسوم بہ مضمون نویسی کی پہلی کتاب مقفے عبارت میں پرائمری سکولوں و مڈل کے لئے	۴ر
سوالاً جواباً مبادی العلوم کا خلاصہ	۲ر
حساب کے پہلے سرکاری رسالہ کے ہر ایک سوال کا مفصل حل	۲ر
سرکاری حساب کے دوسرے رسالہ کے ہر ایک سوال کا مفصل حل	۴ر
〃 تیسرے رسالہ کے	۴ر
ٹاڈ ہنٹر صاحب کی مساحت کے دونو ترجموں کا مفصل حل	۴ر
ہندسہ اور پہاڑوں کی کتاب	[illegible]

نام کتاب	قیمت
نقشہ روضہ شاہ قمیص یعنی ان بزرگ کے مزار کا نقشہ مع مختصر حالات درج ہے جنکا مزار ساڈھورہ میں ہے	۱ر
اُردو کی پہلی کتاب کی فرہنگ	۱ر
〃 دوسری کتاب 〃	۱ر
〃 تیسری کتاب 〃	۱؍ر
〃 چوتھی کتاب 〃	۱ر
فرہنگ قصص ہند حصہ اول	۱؍ر
〃 حصہ دوم	۲ر
شمس الترکیب اُردو جسمیں نہایت عمدہ فقروں اور شعروں کی ترکیب ہے	۴ر
مختصر جغرافیہ ہند	۲ر
مختصر جغرافیہ پنجاب	۱ر
جغرافیہ بےنظیر حصہ دوم یعنی کل جہان کا نہایت مفصل و مشرح جغرافیہ مع سوالات امتحانات مڈل ۱۲ سالہ	۴ر
اُردو کی پہلی کتاب کا فارسی ترجمہ	۱؍ر
〃 دوسری کا 〃	۱۰ر
خلاصۂ قواعد اُردو بطور سوال و جواب نئی طرز کا مع سوالات امتحانات مڈل ۱۲ سالہ	۱؍ر
سوالاً جواباً خلاصہ علم طبعی حصہ مڈل سکولوں کی دوسری جماعت کے لیے	۴ر
〃 حصہ دوم تیسری 〃	۲ر
فارسی کی پہلی کتاب کا بامحاورہ اُردو ترجمہ	۱؍ر
〃 دوسری کتاب کا 〃	۱ر

منتخب گلستاں کے پہلے دو باب کا با محاورہ اردو ترجمہ	۲/
گلدستہ دانش کا "	۴/
رہنمائے مشاہدہ معاملہ یعنی اردو کی تیسری کتاب کے جملہ مضامین بطور سوال جواب پرائمری سکولوں کی تیسری جماعت کے لئے	۳/
رہنمائے مشاہدہ حصہ دوم یعنی اردو کی چوتھی کتاب کے جملہ مضامین بطور سوال و جواب پرائمری سکولوں کی چوتھی جماعت کے لئے	۴/
رہنمائے صحت یعنی سوالاً جواباً طریق الصحت مع فرہنگ پرائمری سکولوں کی پانچویں جماعت کے لئے	۱۰/
نذر سولی حصہ اول یعنی علم مساحت کے مشکل مشکل سوالات مع حل مڈل اور انٹرنس کے لئے	۲/
نذر سولی حصہ دوم یعنی علم مساحت کے مشکل مشکل سوالات مع حل مڈل اور انٹرنس کے لئے	۲ر
نو بہار اردو - اردو اشعار کی شرح نہایت عمدہ مڈل انٹرنس اور نارمل سکولوں کے لئے	۸/
سوالات حساب بے نظیر اس میں کہ ہر سوال نہایت مفید مڈل اور انٹرنس کے لئے	۵/
مشق نستعلیق حصہ اول	۱ر
" حصہ دوم	۱۰/
" حصہ سوم	۰۲/
درایۃ الحساب جماعت چہارم کے لئے	[illegible]
فرہنگ گلستاں دو باب	۱ر
بہار ادب اردو	۸/
ڈکنس ریڈر کا با محاورہ اردو ترجمہ	۴/
مختصر جغرافیہ پنجاب منشی گلاب سنگھ	۱ر
مختصر جغرافیہ ہند "	۱۰/
مختصر جغرافیہ عالم "	۴/
مراۃ العروس	۶/
بنات النعش	۸/
توبۃ النصوح	۸/
فسانہ جات آرتی اردو	۳/
حل جبر و مقابلہ حصہ اول	۲/
" حصہ دوم	۲/
مراۃ الاشکال حصہ اول	۰۴/
" حصہ دوم	۵/
رسالہ مشقی سوالات	۳/
گلدستہ حساب مع حل	۴/

کریم اللغات	۲ر
عجائب الحساب	۳ر
خیر الحساب حصہ اول	زیر طبع
" حصہ دوم	زیر طبع
عطر جبر و مقابلہ	۸ر
تاریخ بے نظیر	۳ر
فرہنگ گلدستہ دانش	۲ر
رسالہ مساحت ٹاڈ ہنٹر	۲ر
جغرافیہ کرہ	۰/
ترجمہ تزک جہانگیری	۶/
جغرافیہ ہند منشی اگر سین	۳/
جغرافیہ پنجاب "	۱ر
مختصر جغرافیہ ہند و پنجاب منشی اگر سین	۱۰ر
پاکٹ ہسٹری مع خلاصہ حفظ صحت	۱/
حل حساب برز ڈ سمتھ	۲/
جغرافیہ دنیا اگر سین	۲/
محمود الحساب حصہ اول	۱ر
" حصہ دوم	۰۲/
جغرافیہ ایشیا منشی اگر سین	۳/
جغرافیہ ایشیا مؤلفہ منشی جینت رام	۱ر
چشمہ حساب	۳/
مختصر جغرافیہ جہاں ذاکر حسین	۰۲/
رسالہ ترکیب فارسی	۰۳/
محمود المصادر	۱/
ترجمہ و فرہنگ پیارے چرن حصہ اول	۱۲/
" حصہ دوم	۱۰/
" حصہ سوم	۲/
" حصہ چہارم	۰۲/
ترجمہ پیارے چرن حصہ دوم	۲/
" حصہ سوم	۳/
" حصہ چہارم	۲/
فرہنگ ڈکنس ریڈر	۳/
نقشہ پنجاب	۰۲/
نقشہ ہند	۰۳/
نقشہ ایشیا	۰۳/